میرا معمول ہے :۔ گلقند عسلی ۴ تولہ ۔ بادرنجبویہ ۶ ماشہ ۔ اسطوخودوس ۹ ماشہ ۔ سنقہ ۲۱ عدد
پرسیاوشان ۴ ماشہ کا جوشاندہ پلاکر بعد منضج حب النیل بریاں و مقشر ۳ ماشہ ۔ تربد ۶ ماشہ برگ سنا
۶ ماشہ ۔ پوست ہلیلہ زرد ۴ ماشہ ۔ زنجبیل ۱ ماشہ روغن بادام میں چرب کرکے عرق گاؤزبان و عرق
بادیان کے ہمراہ مسہل کراتا ہوں ۔ یا یہ گولیاں جو ہمیشہ میرے مطب میں موجود ہوتی ہیں دیکر جلاب
کراتا ہوں ۔ مغز بیدانجیر نارجیل ۔ بادام ایک ایک تولہ سہاگہ شگفتہ ۔ ریوند چینی ۔ مغز
حب السلاطین مدبر ۹ - ۹ ماشہ ۔ گولی بقدار نخود بنادیں ۔ اور مسہل کے بعد عرق گاؤزبان ۵ تولہ
شربت بنفشہ ۲ تولہ ہمراہ تخم بالنگو ۔ بطور تبرید دیتا ہوں یا لعاب تخم کنوچہ عرق کیوڑہ میں نکالکر
شربت اسطوخودوس ۔ تخم فرنجمشک (درام تلسی کے بیج کو کہتے ہیں) بھنکا کر پلاتا ہوں ۔

ہمارے استاد صاحب حکیم ضیاء الدین صاحب مرحوم جنکا لاہور میں بہت بڑا مطب
تھا ۔ جلاب کے لئے یہ گولیاں مطب میں رکھا کرتے تھے ۔ مغز حب الملوک ۴ تولہ ۔ زنجبیل تولہ
صمغ عربی تولہ ۔ آملہ خشک ۴ تولہ ۔ آب لیمون کاغذی میں گولیاں بنادیں ۔ تربد ۶ ماشہ بادام ۹ ماشہ
خیارین ۹ ماشہ گھوٹ کر پلانا عمدہ مسہل ہے

ہم نے حب[1] مسکین نواز کو کھلایا اور اسی گولی کو رگڑ کر پیشانی پر لگایا اور بلغمی دردسر میں بہت
مفید پایا ۔ دیگر افیون ماشہ ۔ لونگ ۴ عدد ۔ زنجبیل ۱ ماشہ اجوائن خراسانی ۲ ماشہ کا ضماد بھی
مفید ہوتا ہے ۔ دیگر برگ سنا مکی ۶ ماشہ ۔ ترپھلہ ۱۰ تولہ ۔ کوٹ کر شہد میں ملاکر رات کو ماشہ یا
ڈیڑھ ماشہ کھلانا ۔

ایسے امراض میں طبیب جو نسواریں دیتے ہیں ان کے اصولی اجزاء عموماً یہ ہوتے ہیں :۔ بندال
تخم اندرائن ۔ نکچھکنی ۔ مرچ سیاہ ۔ کائپھل ۔ تماکو ۔ تخم شریۃ ۔ زنجبیل ۔ ریٹھہ ۔ گل اسطوخودوس
یہی دوائیں ہیں ۔ جن کی نسواریں بنتی ہیں ۔

بلغمی سردرد میں ہماری یہ نسوار نہایت مفید اور مجرب ہے ۔ گل کنیر خشک ۔ برگ کنیر سفید خشک
کچور برابر پیس لیں اور نسوار کی طرح سونگھیں ۔

مجرب اور ہمیشہ معمول :۔ دانہ گندم یا خاکستر یا چکد شتی یا چاول سرخ ان میں سے ہر ایک کو
شیر آک میں سات دفعہ مدبر کرکے اور پھر پیسکر نسوار بنالو ۔ اونٹ کی لید جلاکر چار دفعہ شیر آک میں
مدبر کرکے نسوار دینا علی العموم دماغی بیماریوں میں مفید ہے ۔

[1] حب مسکین نواز یا سنیاس کا نچوڑ یا گھوڑے چڑھی یا حب گیسو دراز یا حب سیاہ یا کانیاں کلب بوٹیوں کی مرکب گولیاں یا حب مسیحا صادق یا مسیحا عالم یا چمرا اکسیر یا محبوب غریب نواز یا حب اکسیر غرض ان گولیوں کے بیشمار نام ہیں جو پرانی طبی کتابوں اور حال کی اشتہاری حکیموں کے اشتہاروں میں پائے جاتے ہیں ۔ ان گولیوں کے بنانے کی ترکیب حسب ذیل ہے :۔ آملہ سار ۔ میٹھا تیلیا ۔ ہڑتال ۔ دار فلفل ۔ فلفل سیاہ بہمن سرخ ۔ بہمن سفید ۔ پارہ ۔ زنجبیل ۔ پوست ہلیلہ زرد ۔ پوست بلیلہ ۔ چترے کی جڑ کا چھلکا ۔ دو دو تولے ۔ مغز حب السلاطین مدبر ۱۶ تولے ۔ پارہ اور آملہ سار کو ملاکر دو روز تک کھرل کریں ۔ ہڑتال اور فلفل سیاہ کو الگ کھرل کریں کہ ذرہ نظر نہ آئے پھر ایک سیر گوبر گاؤ میش فوزائیدہ میں تھوڑا پانی ملاکر چار گھڑے ڈالکر خوب جوش دیں پھر نکالکر سوکھا لیں اور ہر ایک جز کو نصف میں سے چیر کر اس کے اندر کا پتہ نکالکر پھینکدیں پھر سب ادویہ کو گھوٹ چھانکر آب چھنڈہ میں ۲ دو ہفتہ تک کھرل کریں ۔ حب بقدر موٹھ بنا لینا ۔

لاہور کے مشہور خاندانی حکیم عالیجناب فقیر حکیم حسام الدین و حکیم ضیاء الدین و حکیم شجاع الدین صاحبان کی عادت تھی کہ یہ نسوار بنا کر اپنے پاس سے دیا کرتے تھے۔ کائپھل الائچی خورد تخم ریحان نونو ماشے زنجبیل چھڑیلہ۔ کچور۔ تمال پتر۔ برگ کشمیری بالچھڑ۔ کلونجی۔ ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ باریک غبار کی طرح پیس لو۔ دیگر برگ کشمیری۔ سنبل گل خطمی۔ گشنیز کائپھل۔ شگوفہ کنیر سفید خشک الائچی خورد گل سرخ۔ باریک پیسکر نسوار بنا۔ دیگر نمک شیشہ ایک سیر۔ شب یمانی ۸ تولہ۔ توتیا سبز ۸ تولہ ایک سیر نیم کے پتوں کو نیچے اوپر دیکر اور پیر برگ نیم تازہ ایک سیر اور لیکر ان کو گائے کے پیشاب میں گھوٹ کر سب کا غلولہ بناؤ۔ اور ایک من کی تیز آگ دو۔ یہ بھی نسوار آکر جو کیڑوں رناسور۔ پھپھڑوں اور زخم ناک کے لئے اکسیر ہے۔ دیگر کلونجی گھگر ول تماکو کی نسوار بھی بڑی تیز ہوتی ہے۔

فائدہ:۔ تخم ہالیہ دارچینی عاقرقرحا۔ زنجبیل کا ضماد بھی درد کو آنا فانا دور کرتا ہے۔

فائدہ:۔ بعض طبیب روغن بابونہ بھی دو تین قطرے ناک میں ڈال لیتے ہیں۔ روغن قسط اور روغن فرفیوں کا لیپ بھی کرتے ہیں۔ عاقرقرحا۔ زنجبیل۔ رائی۔ دارچینی جوش دیکر اسمیں سکنجبین ڈالکر غرغرہ بھی کراتے ہیں۔ دیگر۔ تخم تالوں کو گرم پانی میں پیسکر پیشانی پر خوب غلیظ ضماد کرنے سے خواہ کتنے ہی دنوں کا سردرد ہو۔ منٹوں میں جاتا رہیگا۔

فائدہ:۔ فلفل سرخ آٹھ پہر پانی میں تر رکھو۔ اسکو نکال لیکر سر درد میں ماتھے پر لگانا مفید ہے۔ بعض طبیب تنقیہ کے لیے حب قوقایا دیتے ہیں۔ جس کا نسخہ یہ ہے:۔ صبر سقوطری تولہ۔ عصارہ افسنتین تولہ۔ مصطگی تولہ سقمونیا ۶ ماشہ۔ شحم حنظل چھ ماشہ گرم پانی میں گولیاں بنا دیں۔

غذا:۔ چوزہ۔ تیتر۔ کبوتر۔ بٹیر۔ کباب آب نخود

صداع سوداوی

تعریف:۔ وہ درد سر جو خلط سودا کی زیادتی سے پیدا ہو۔

اسباب:۔ پرانا پنیر۔ پرانا سرکہ۔ باقلا۔ (جسکو ہندی میں روآں کہتے ہیں) مسور کی دال بیگن گائے یا بھینس کا گوشت۔ اخروٹ خرما خشک یعنے چھوہارے۔ پیاز۔ رائی۔ گرم مصالح اور بہت گرم ادویہ جنگلوں کا سفر موسم خصوصاً موسم گرما میں کثرت سے استفراغ ہونا روزہ بہت رکھنا۔

علاج صداع یابس یعنے خشکی والی سردرد کا علاج مدنظر رکھو۔ اور پہلے منضج کرو پھر مسہل دو۔ بھروہی بلغمی سردرد والی دوائیاں کفایت کرینگی منضج کے لئے۔ بسفائج۔ بادرنجبویہ۔ نیلوفر۔ لسوڑیاں۔ بیخ بادیان بیخ کاسنی۔ منقہ۔ ملٹھی سب کو جوش دیکر اور اسکے خوشاندہ میں سکنجبین ملاکر چند روز پلاؤ۔ جب قارورہ بالکل سیاہی اور گاڑھا ہو جائے تب مسہل حب ایارج۔ ترنجبین۔ شاہی۔ املتاس۔ ریوند عصارہ مہیلہ کا دو۔ تیز مسہل ایسے بیماروں کو قطعاً نہ دو۔ دودھ کا پلانا اسمیں بہت مفید ہے۔ اور کبھی کبھی

فصد بھی فائدہ کرتا ہے۔ گلقند گل کپاس ۲ تولہ اور معجون نجاح ۶ ماشہ بھی بہت مفید ہوتی ہے کبھی کبھی مختصر تدابیر سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً بادرنجبویہ۔ گاؤزباں۔ ابریشم کو بطور منضج کے پلانا۔ کسٹر آئل اور دودھ سے مسہل دینا۔ اطریفل اور شربت افسنتین بھی خوب منضج ہے ایسے بیماروں کو ماءالجبن سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

یادداشت:۔ ایسی بیماریاں جب پرانی ہو جائیں تو مالیخولیا۔ آتشک۔ اور جذام میں جو دوائیاں تحریر ہیں۔ اُن کا استعمال کرانا چاہیئے۔

پرانی سر دردوں میں چاول یا گندم شیر آک میں سات دفعہ تر کر کے اس کی نسوار دینا بہت مفید ہوتی ہے۔

سر کی مو تراشی کرا کر حلوہ باندھو۔ مگر گرم گرم نہ ہو۔ بکری کا دودھ سر پر لگاؤ اور جلدی سے دھو ڈالو۔ مکھن تالو پر رکھو۔ روغن لبوب سبعہ سر پر لگاؤ۔ روغن لبوب سبعہ کا نسخہ یہ ہے:۔ مغز پستہ۔ مغز بادام۔ مغز فندق۔ مغز کنجد۔ خشخاش۔ مغز چلغوزہ۔ مغز کدو کا ملا کر تیل نکالو۔

ایضاً:۔ مغز کدو۔ مغز خیارین۔ مغز تربوز۔ مغز پیٹھہ۔ خشخاش۔ مغز بادام۔ کاہو کا ملا کر تیل نکالو۔

مطبوخ۔ برگ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان۔ ابریشم خام۔ بادرنجبویہ۔ پوست بیخ کاسنی بادیان۔ پرسیاوشان۔ شاہترہ۔ گل سرخ۔ سب عرق گاؤزبان۔ عرق کیوڑہ میں بھگو کر علی الصباح قدرے جوش دے کر چھان لیں۔ اور گلقند آفتابی ملا کر پلا دیں۔ اسی طرح سات آٹھ روز پلا کر بعد ازاں مسہل دیں۔ ہلکے سے مسہل کے واسطے ترنجبین۔ شیر خشت۔ مغز فلوس خیار شنبر اور روغن بادام منضج میں ملا کر آرد ترید سفید ٹمراں کر پلا دیں۔ اگر زیادہ اسہال کی ضرورت ہو تو حب ایارج کا مسہل دیں۔

شربت افتیمون بنا کر پینا۔ شاہترہ سبز کو پانی میں گھوٹ کر اسکو جوش دو اور آب زلال لیکر شربت انار شیریں ملا کر پلاؤ۔ اطریفل زمانی کھلاؤ۔

سلہ ماءالجبن اسطرح کراتے ہیں: اول بیمار کو یہ شربت بنا دیتے ہیں۔ عناب ۵ تولہ۔ گاؤزبان ۲ تولہ گل گاؤزبان ۴ تولہ۔ افتیموں در پوٹلی ۴ تولہ ابریشم خام مقرض ۲ تولہ صندل سفید ۴ تولہ۔ صندل سرخ ۴ تولہ۔ آملہ ۵ تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۵ تولہ۔ پوست بلیلہ ۵ تولہ۔ ہلیلہ زنگی ۵ تولہ۔ گل سرخ ۵ تولہ۔ بسفائج ۵ تولہ۔ پوست بیخ شیطرج ۲، ۱ تولہ۔ تخم بالنگو ۲ تولہ۔ نیلوفر ۲ تولہ۔ سرپھوکہ ۲ تولہ۔ شاہترہ ۲ تولہ۔ مصری دوچند شربت بنالو۔ پھر شیر سرخ بکری کا دودھ ایک پاؤ سے شروع کیا جائے۔ اور ہر روز ایک چھٹانک دودھ بڑھایا جائے یہانتک کہ ۲ سیر تک دودھ پہنچ جائے۔ پھر اسکو اسی مقدار سے گھٹانا شروع کریں۔ جب وہ اپنی پہلی مقدار پر آجائے کہ جس مقدار سے شروع کیا تھا۔ پھر اسے ترک کر دیں۔ دودھ کو اس طرح پینا چاہیئے کہ تازہ تازہ دودھ کسی قلعی دار برتن میں ڈالکر اُسے جوش دیں۔ جب جوش آنے لگے تو خالص انگوری سرکہ کا ایک چھوٹا چمچہ اسمیں ڈال دیں۔ بس دیکھتے دیکھتے پانی الگ اور پنیر الگ ہو جائیگا۔ اس پانی کو نتھار کر ٹھنڈا کر کے شربت ملا کر پی لیویں اور پنیر میں مسکہ ملا کر بدن پر مالش کریں۔ شربت کی مقدار ۲ تولہ سے ۱۰ چھٹانک تک ہے۔ جتنا دودھ بڑھتا جائے اتنا شربت بھی بڑھاتے جائیں۔ ۴۰ روز میں یہ ماءالجبن ختم ہوتا ہو۔ اس عرصہ میں دو یا تین مسہل حسب حال مریض دیئے جاتے ہیں۔ اور غذا سوائے سقوی اور زود ہضم کے اور کوئی نہیں دیجاتی۔

غذا:- چقندر۔ گاجر۔ کدو۔ دودھ۔ چوزہ۔ حلوے۔ انڈے۔ دودھی۔

صداع ریحی یعنے عصبی

کیونکہ ہر درد عصبی کو ہمارے ملک میں بادی کا درد کہتے ہیں۔
ریح کبھی مادہ حار سے پیدا ہوتی ہے اور نفخ پیدا کرنے والی چیزیں بھی ریح پیدا کرتی ہیں۔

علامت:- درد ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتا رہتا ہے۔

علاج:- بادیان ۶ ماشہ۔ انیسون ۴ ماشہ۔ زیرہ سفید ۶ ماشہ۔ گلاب عرق بادیاں میں جوش دیکر پلاؤ۔ ریوند۔ گلقند۔ عرق الائچی کے ساتھ دو۔ **دیگر** ترپھلہ ۱ تولہ۔ سنا کی ۶ ماشہ شہد ملا کر دو۔ دیگر حب شبیار کھلانا ایک گولی تول۔ اور اطریفل زمانی تولہ فائدہ کرتا ہے۔ **دیگر** بادیان ۶ ماشہ۔ انیسون ۴ ماشہ کا جوشاندہ اور گلقند ۲ تولہ بہت مفید چیز ہے۔ **دیگر** سبوس گندم اور نمک کی ٹکور بھی فائدہ مند ہے۔ دیگر تخم حالیہ کا ضماد پیشانی پر فائدہ کرتا ہے۔ **دیگر** روغن گل عنبر مشک موسیائی ناک میں ٹپکانا فلفل سیاہ کی نسوار دینا۔ مصطگی اور روغن گل ملا کر پیشانی پر لگانا مفید ہے۔ منتھال لگانا۔ کلورل ہائیڈریٹ اور کافور ملائیں۔ جب وہ تیل کی طرح ہو جاوے تو پیشانی پر لگانا +

صداع بخاری

اسباب:- یہ درد سر بخارات کی وجہ سے ہوتا ہے جب معدہ میں غذا عمدہ طرح سے ہضم نہیں ہوتی یا معدہ میں ایک پرانا سو ہضم ہوتا ہے تو عام طور پر پٹھوں پر ایک ایسا صدمہ ہوتا ہے جس سے کاہلی اور کسل اور جمائیاں اور انگڑائیاں اور ڈکار رہتے ہیں۔ اسکو پرانے طبیب معدہ کی تبخیر کہتے ہیں۔

علاج:- خلط کے مطابق تنقیہ کرو۔ مسہل دو۔ مدرات دو۔ قے کراؤ۔ ازالہ اسباب کے بعد مقویات دو۔ **دیگر** خمیرہ خشخاش ایک تولہ کھلاؤ۔ ہلیلہ جات تولہ۔ ادرگشنیز ۶ ماشہ کا خیساندہ دو۔ علی الصباح دو تین لقمہ ہمراہ آب انار ترش یا آب انگور ترش کھاوے۔ **دیگر** سیب۔ بہی۔ انار۔ ناشپاتی کھلانا **دیگر** اسپغول ۶ ماشہ ادرگشنیز ۳ ماشہ بعد غذا گرم مزاجوں میں دینا۔ **دیگر** روغن گل ۶ ماشہ سرکہ ۲ تولہ گلاب ۵ تولہ کی اچھے پر پٹی رکھو۔ دیگر اطریفل سنا کھلانا۔ مربہ ہلیلہ ایک عدد۔ مربہ املہ ایک عدد کے ہمراہ گشنیز کا کھانا مشترک طور پر سب حالتوں میں عموماً مفید پڑتا ہے۔

صداع عرضی کی اقسام

۱- صداع ضعفی:-

تعریف:- جو سر درد ضعیف آدمی کو بوجہ ضعف کے ہوتا ہے +

اسباب:- سوء مزاج سادج یا مادی یعنی سردی گرمی تری خشکی صفرا سودا بلغم یا خون کی زیادتی غم فکر دل کی بیماریاں معدہ کی بیماریاں بے خوابی پرانی بیماریاں نوازل یعنی نزلہ کی بیماری بہت ہونا۔ کثرت جماع حیض کثرت جریان استفراغ بہت ہونا جیسے قے یا دستوں کی بیماری کا عرصہ تک رہنا یا بار بار دستوں کا لینا یا فصد بار بار کھلوانا یا کثرت محنت و مشقت یا بدن کی رطوبات کا تحلیل ہونا +

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱۸

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ

حکیم حاذق

علوم طبیہ کا ماہواری رسالہ

فہرست مضامین

(۱) طبی دنیا کی خبریں۔
(۲) ہماری بیاضیں اور مطب کے معمولات
(۳) ولایتی طبی رسالوں کا انتخاب۔
(۴) مراسلات۔
(۵) میری نوٹ بک
(۶) بیاض مرہم عیسے
(۷) مختلف حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجربات
(۸) سوال وجواب۔
(۹) معذرت اور التماس

قیمت سالانہ ایک روپیہ مع محصول ڈاک پیشگی یا بذریعہ ویلیو پے ایبل

ایڈیٹر حکیم محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسے۔ نولکھا۔ لاہور

جلد ۳ | بابت ماہ فروری و مارچ ۱۹۰۸ء | نمبر ۲ و ۳

طبی دُنیا کی خبریں۔ اخبار سائینس سفٹنگ لکھتا ہے۔ کہ قابل ڈاکٹروں کی رائے یہ ہے کہ جن لوگوں کو امراض سینہ کی شکایت ہو۔ اُن کو کتاب زور سے پڑھنے میں بہت نفع ہوتا ہے۔ اگر شکایت شدید نہ ہو۔ تو بالکل آرام ہوجاتا ہے۔ پھیپھڑے کی جملہ شکایات میں اُس سے نفع ہوتا ہے۔ کیونکہ کسی ایسے کام سے جس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں ہوا خوب بھر جائے اور پھر باہر نکل جائے۔ پھیپھڑے سینہ کے اعصاب اور گلا مضبوط ہوجاتا ہے۔ کتاب زور سے پڑھنے میں تفریح بھی ہوتی ہے اور نفع بھی مگر کتاب اس طریقہ میں پڑھنی چاہیئے۔ کہ نہ تو زور پڑے اور نہ تکلیف ہو۔ پڑھتے وقت آواز صاف رہے۔ اور جسم کو تکلیف نہ ہو سینہ باہر کو نکلا رہے اور جسم جھکا نہ رہے۔ اور بلا زور لگائے سانس بھی اُسی آسانی کے ساتھ لی جاسکے۔ جس آسانی کے ساتھ کہ قدرتی طور پر لی جاتی ہے +

فرانس میں ایک ڈاکٹر ایم اے کروزل نامی نے بنزول (یہ ایک انگریزی مرکب دوا کا نام ہے) سے زخموں کی مرہم پٹی کرنے کا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ وہ زخم کے اندر سے پیپ وغیرہ نکال دیتا ہے۔ اور پھر روئی کے برش سے زخم پر بنزول لگا دیتا ہے۔ بنزول میں کسی قسم کی سمیت نہیں ہے۔ اور وہ اجرام کو بھی فنا کرتا ہے اور لگانے کے بعد اُڑ جاتا ہے اُس وقت اُس سے زخم میں ایک ٹھنڈک پڑ جاتی ہے +

ایک ڈاکٹر صاحب۔ اخبار میڈیکل پریکٹیشنر میں لکھتے ہیں۔ کہ جن کارخانوں میں قہوہ بھونا اور دلا جاتا ہے وہاں لوگ تمباکو کی جگہ قہوہ چباتے اور کھاتے ہیں۔ بھنے ہوئے قہوے کا ذائقہ خوشگوار رہتا ہے۔ اور اُس میں سے ایک محرک خوشبو نکلتی ہے۔ اُس سے بھوننے والے کو دو گلاس بئیر یا ایک جام وسکی کا نشہ ہوجاتا ہے۔ مگر اُس سے صحت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ ضعف اعصاب پیدا ہوتا ہے۔ کھال پیلی پڑ جاتی ہے۔ دانت سیاہ ہوجاتے ہیں۔ اور بھوک مر جاتی ہے۔ بعض قہوہ خوروں کو تو علاج سے بھی کوئی نفع نہیں ہوتا ہے +

لنڈن کے طبی اخبار لنسٹ میں ڈاکٹر ٹامسن ڈٹن لکھتے ہیں۔ کہ یہ اُن کا ۲۵ سالہ تجربہ ہے۔ کہ پھیپھڑے کی شکایات میں دودھ اور رم ملا کر دینے سے بہت ہی نفع ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں خوب حل ہوجاتی ہیں۔ اور جلد ہضم ہوجاتی ہے +

اگر بنزول اور ویسلین کو ۵ فیصدی کے حساب سے پانی میں حل کر لیا جائے اور پھر اُس میں فولادی آلات کو تھوڑی دیر کے لئے ڈبو دیا جائے تو اُن میں زنگ کبھی بھی نہیں لگتی +

رسالہ کی قیمت کا روپیہ حکیم احمد الدین صاحب جائنٹ ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق کے نام شاہدرہ لاہور کے پتہ پر بھیجنا چاہیئے

معذرت اور ضروری التماس

خاکسار ایڈیٹر حکیم حاذق علیل رہا اسلئے رسالہ حکیم حاذق وقت پر شائع نہیں ہوسکا۔ چونکہ طبیعت ابھی تک نہایت کمزور ہے اور نہایت تکلیف ہی ہے اسلئے رسالہ حکیم حاذق کیلئے اور زیادہ مضامین تیار نہ ہوسکے بصد مشکل خدا خدا کر کے دو مہینے کا رسالہ مرتب کیا۔ براہ کرم سب صاحبان اپنے ذمہ کی واجب الادا قیمت بہت جلد ارسال کریں نہایت ضرورت ہے بار بار کارڈ لکھنے اور رسالہ میں تقاضا کرنے کی تکلیف نہ دیں ایک روپیہ کی کیا حقیقت ہے جو سال تمام کیلئے معہ محصول ڈاک دینا پڑتا ہے مگر تعجب ہے کہ باوجودیکہ اسقدر مدت گذر جانے اور تقاضا نہ کرنے پر بھی اکثر صاحبان نے ابھی تک رسالہ کی قیمت ارسال نہیں فرمائی + اڈیٹر

ہماری بیاضیں مطب کے معمولات اور طب جدید کی مجرب ادویہ

معمولات مطب حکیم حاذق استاذی مفتی حکیم سلیم اللہ صاحب

حب جواہر :۔ فادزہر حیوانی ۳ ماشہ۔ مروارید ۳ ماشہ۔ بسد ۳ ماشہ۔ لاجورد مغسول ۱ ماشہ۔ یاقوت ۱ ماشہ۔ زمرد ۱ ماشہ فیروزہ ۱ ماشہ۔ عقیق ۱ ماشہ۔ ورق نقرہ ۱ ماشہ۔ مصطگی ۱ ماشہ ورق طلا ۱ ماشہ۔ جدوار ۳ ماشہ۔ مشک ۶ سرخ۔ عنبر ۳ سرخ۔ مومیائی ۶ سرخ۔ کہربا ۱ ماشہ۔ نارجیل دریائی ۶ سرخ۔ افیون مصری ۳ سرخ۔ عطر کشمیری ۶ سرخ۔ زعفران ۱ ماشہ در گلاب حب بقدر دانہ ماش و عدس بہ بندند یک حب ہمراہ عرق عنبر بخورانند۔ **نسخہ عرق عنبر**۔ مشک ۵ ماشہ۔ عنبر ۹ ماشہ۔ مصطگی ۹ ماشہ۔ گل کرنا ۲ تولہ۔ ززنباد ۲ تولہ۔ عود غرقی ۲ تولہ۔ کبابہ خندان ۲ تولہ۔ اشنہ ۲ تولہ۔ سنبل الطیب ۲ تولہ۔ بہمنیں ۴ تولہ۔ شقاقل ۲ تولہ ساذج ہندی ۲ تولہ۔ دارچینی ۲ تولہ۔ زعفران ۲ تولہ۔ قرنفل ۲ تولہ۔ بوزیدان ۲ تولہ۔ گلسرخ ۲ تولہ۔ طباشیر ۲ تولہ۔ الایچی خورد ۲ تولہ۔ خس ۲ تولہ۔ پوست ترنج ۲ تولہ۔ ابریشم خام ۲ تولہ۔ صندل سفید ۲ تولہ۔ برگ ریحان تازہ ۲ تولہ۔ سعد ۲ تولہ۔ قرفہ ۲ تولہ۔ کشنیز خشک ۲ تولہ۔ گل گاؤزبان ۲ تولہ۔ انیسوں ۲ تولہ۔ درونج عقربی ۲ تولہ۔ پوست بیرون پستہ ۲ تولہ۔ آب سیب کشمیری نیم سیر آب بہی یک سیر آب انار ترش یک سیر بید مشک دو نیم سیر عرق گاؤزبان دو نیم سیر عرق بادرنجبویہ دو نیم سیر گلاب قسم اول ۵ سیر دواہائے کوفتنی نیم کوفتہ ہمہ را باعرقہا یکجا کردہ شب نگاہدارند صبح آب سیب وغیرہ میوہ داخل کردہ در دیگ انداختہ عنبر و مشک در نیچہ بستہ عرق بقدر ۱۵ سیر بکشند۔ **ضماد چشم**۔ مازو ۲ تولہ رسوت ۲ تولہ کوکنار ۲ تولہ پوست انار ۲ تولہ پوست ہلیلہ زرد ۲ تولہ تمر ہندی ۲ تولہ افیون ۶ ماشہ شب یمانی بریان ۲ تولہ زعفران ۶ ماشہ ضماد تیار سازند و در چشم کشند و بالائے چشم نیز ضماد نمایند۔ **طلاء**۔ عقرقرحا ۲ تولہ قرنفل ۲ تولہ خراطین ۲ تولہ جند بیدستر ۲ تولہ بیربہوٹی ۴ ماشہ ملخ ماہی روہو ۴ عدد شنگرف ۴ ماشہ مغز جمالگوٹہ ۴ ماشہ چربی شیر ۳ تولہ موم خام ۳ تولہ پارہ ۲ تولہ خوب کھرل کرکے طلا بناویں۔

حبوب طاعون (العیاذ باللہ) صندل سرخ ۲ تولہ گیرو ۲ تولہ کافور ۲ تولہ ہمراہ بید مشک ۲ تولہ عرق بہار ۲ تولہ عرق صندل ۲ تولہ گلاب ۲ تولہ کیوڑہ ۲ تولہ شربت صندل ۲ تولہ۔ **ایضاً**۔ برگ نیم ۲ تولہ مہرہ خطائی ۶ ماشہ مرکی ۶ ماشہ کالی مرچ ۶ ماشہ حب بقدر نخود۔ **حبوب آتشک**۔ سیماب ۹ ماشہ۔ سم الفار ۹ سرخ اجواین ۹ ماشہ بآب کوار گندل کھرل کردہ حب بقدر دانہ ماش بندند۔ یکحب صبح یک حب شام بدہند انشاء اللہ ضرور صحت حاصل شود۔ **ایضاً**۔ کٹکی ۲ تولہ کور ۲ تولہ مرچ سیاہ ۲ تولہ در گلاب حب سازند یکحب صباح یکحب شام بغیر از قلاع و اسہال و قے مریض شفا یابد انشاء اللہ۔

حب سرفہ اطفال۔ کاکڑا سنگی۔ ملٹھی۔ کچور۔ سہاگہ بریان۔ باٹرنگ۔ مرچ سیاہ۔ گاؤزبان سوختہ۔ مغز ہلیلہ سوختہ خاکستر بچھ کندہ۔ نمک سیاہ مساوی الوزن حب بقدر دانہ ماش و عدس **ایضاً**۔ ایلوہ سہاگہ مرکی حب بقدر دانہ عدس یکحب ہمراہ شیر مادر دہند **حب اسعال**۔ افیون ۱ ماشہ صمغ عربی ۴ ماشہ میعہ سائلہ ۴ ماشہ کندر ۴ ماشہ رب السوس ۴ ماشہ مرکی ۴ ماشہ حب بقدر دانہ موٹھ۔ یک یا دو حب حسب حاجت وقت شدت سعال استعمال باید کرد۔ **نمک ہاضم غذا** نمک سانبھر ۲ تولہ نمک سنگ ۲ تولہ نوشادر ۱ تولہ تخم کرفس ۲ تولہ نانخواہ ۲ تولہ فلفل گرد ۲ تولہ زنجبیل ۱ تولہ زیرہ سیاہ ۲ تولہ معصفر ۲ تولہ باریک کردہ نیم سیر سرکہ انگوری خالص انداختہ جوش دہند و بر آتش او را خشک نمودہ باز سائیدہ در شیشی نگہدارند خوراک ۴ سرخ۔

ولایتی طبی رسالوں کا انتخاب

مسٹر ٹی۔ اے۔ اڈیسن کا مقولہ ہے کہ انسان کے لئے ۶ گھنٹے بلا خلل سونا کافی ہے۔ لیکن ہم میں بہت ایسے ہیں جو آٹھ اور دس گھنٹے روزانہ سوتے ہیں۔ یہ فضول ہے۔ مگر ڈیلی میل میں ایک تجربہ کار حکیم نے اس کی تردید کی ہے وہ کہتا ہے کہ صحت کے لئے جتنا سویا جائے اتنا ہی مفید ہے اس سے جسم اور دماغ مضبوط ہوتا ہے۔ کم خوابی صحت کے لئے سخت مضر ہے اکثر جاندار بھوک سے اتنا نہیں مرتے جتنا نہ سونے کے سبب سے جان گنواتے ہیں اہل چین میں نہایت بیرحمانہ طریقۂ قتل یہ ہے کہ مجرم کو سونے نہیں دیتے ہیں۔ جگا جگا کر مار دیتے ہیں۔ مجرم مخبوط الحواس ہو کر ہم اروز کے اندر مر جاتا ہے۔ انسان کی نیند کا معیار اُس کی روزانہ محنت اور عمر پر ہے۔ عام اصول یہ ہے کہ بچہ ۱۲ گھنٹے روزانہ جوان آٹھ گھنٹے اور بوڑھا چھ گھنٹے سے بھی کم سوتا ہے بحالت خراب انسان کا بچہ زیادہ نشوونما حاصل کرتا ہے۔ اگر تم بچوں کو زیادہ سونے نہ دو گے تو وہ بڑھ نہ سکینگے۔ درختوں کے پودے بہ نسبت دن کے رات میں زیادہ بڑھتے ہیں۔ ایک تجربہ کار ڈاکٹر کا قول ہے کہ دس برس سے کم عمر بچہ کیلئے ۱۱ گھنٹے سونا ضروری ہے ۱۲ سال سے کم کے لئے ۱۰½ گھنٹے ۱۵ سال کے لئے ۱۰ گھنٹے ۱۷ سال کے لئے ۹½ گھنٹے ۱۹ سال کے لئے صرف ۹ گھنٹے مردوں کی بہ نسبت عورتیں زیادہ سوتی ہیں۔ بہر حال جوان کے لئے آٹھ گھنٹے سے زیادہ اور چھ گھنٹے سے کم سونا نہ چاہئے۔

نباتات کے برتن

لوگوں کو یہ مدت سے معلوم تھا کہ لوکی پیٹھا۔ اور ناریل کے خشک پھل پانی یا دیگر رقیق اشیاء کے رکھنے میں کام میں لائے جاتے ہیں۔ لیکن عام طور پر لوگوں کو یہ خبر نہ تھی کہ اُن چیکیلی چیزوں سے جو نباتات میں سے نکالی جاتی ہیں۔ مشرق میں پیالے رکابیاں اور گھڑے بھی بنائے جاتے ہیں۔ چنانچہ مسٹر ڈیوڈ ہوپر نے ایک مراسلہ میں جو ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے نام روانہ کیا تھا۔ یوں لکھا ہے کہ بعض درختوں اور پھلوں کے بعض حصوں میں مٹی کی سی شکلی خاصیت پائی جاتی ہے اور ان حصوں کو دھوپ میں خشک کر کے ایسے برتن بنائے جاتے ہیں جن میں پانی بھر دیا جاتا ہے۔ مگر ٹپکتا نہیں اور اگر ان برتنوں کو زمین پر گرایا یا پھینکا جائے تو وہ ٹوٹتے نہیں۔ مسٹر جیمس مارٹن نے قصبہ تمگاؤں ضلع رائپور۔ واقع متوسط ہند سے گورنمنٹ کو ایک رپورٹ روانہ کی تھی کہ مینے ایک عجیب برتن دیکھا ہے جسے اس ضلع کے بنجارے۔ آنولہ سے بناتے ہیں آنولہ کو خشک کر کے پانی میں جوش دیتے ہیں یہانتک کہ وہ نرم اور پسنے کے قابل ہو جاتا ہے اس میں سے گٹھلی نکال کر پھینک دی جاتی ہے۔ اور پھر اُسے پیس کر گوندھا جاتا ہے جس سے اُس میں ایک قسم کا رس پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک گھڑا یا کوئی اور برتن لیکر اُس پر آنولے کا میدہ چڑھایا اور دھوپ میں خشک کر لیا جاتا ہے۔ جب وہ بالکل خشک ہو جاتا ہے تو اندر کا گھڑا یا برتن توڑ دیا جاتا ہے اور پھر اسے تیل یا گھی بھرنے کے کام میں لایا جاتا ہے اس کی قیمت ۴ روپے ۸ ر تک ہوتی ہے اس قسم کے برتنوں کی اُس ضلع میں بڑی ہی قدر ہوتی

ہے۔ کیونکہ ان کے اندر جو شے بھری جاتی ہے وہ سڑتی نہیں۔ ایک اور درخت جس سے برتن بنائے جاتے ہیں وہ ایک قسم کا سوسن ہوتا ہے جسے انگریزی زبان میں **اسفوڈل** کہتے ہیں۔ اس درخت کی جڑیں گودے دار ہوتی ہیں۔ اُن کو ریت کے اندر رکھکر خشک کر لیا جاتا اور پھر پیس کر آٹا بنالیا جاتا ہے۔ اور جب اس آٹے کو گرم پانی سے گوندھا جاتا ہے تو اس میں لس پیدا ہو جاتی ہے۔ مسٹر جے۔ ای۔ بی۔ ایجین لکھتے ہیں کہ اہل فارس اس آٹے کو گوندھ کر ایک خالی سانچہ کے اوپر جس پر کپڑے کی ایک تہ چڑھی ہوتی ہے کئی تہ چڑھا دیتے ہیں۔ اور خشک ہونے پر اُس کے اندر کا سانچہ توڑ دیا جاتا ہے اور برتن کے اوپر بکری کے بالوں کا بنا ہوا غلاف چڑھا دیا جاتا ہے تاکہ وہ محفوظ اور ثابت رہے۔ کیونکہ وہ پانی میں ڈالنے سے گھل جاتا ہے اور پھر اُس میں تیل اور گھی رکھا جاتا ہے +

ڈاکٹر الفریڈ سایس پروفیسر جرمنی نے ریاضت کا نیا طریقہ ایجاد کیا ہے اور ان کا بیان ہے کہ اس طریقہ سے جسم چند دنوں میں ہی نہایت فربہ اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک تار کو پہاڑ کی چوٹی پر باندھا ہے اور اس کا دوسرا سرا دوسری پہاڑی پر ہے اس تار پر ایک جھولا لٹکایا ہے جس کو تین میل فی منٹ کی رفتار سے دوسری پہاڑی کی طرف دوڑایا جاتا ہے۔ انسان اگر نیچے کی طرف خیال کرے تو پانچ چھ میل گہرا غار ہے جس میں ندیاں نالے بہ رہے ہیں سبزہ زار کی کیفیت نظر آتی ہے یہ طریقہ ریاضت گو مفید صحت ہو لیکن اندیشہ سے خالی نہیں ہے۔ اگر تار ٹوٹ گیا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ڈاکٹر صاحب کی نعش کے ٹکڑے ٹکڑے نظر آئینگے بہرحال ڈاکٹر صاحب کی اولوالعزمی قابل داد ہے +

پہلے ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ کوبرا (ایک قسم کا زہریلا سانپ جو ہندوستان میں پایا جاتا ہے) کے زہر سے جو اموات واقع ہوتی ہیں وہ زہر کے اثر سے اعضائے تنفس میں رعشہ پیدا ہو جانے کے باعث ہوتی ہیں لیکن اب ڈاکٹروں کا خیال یہ ہے کہ ایسی اموات خون میں سرعت اور تیزی پیدا ہونے سے واقع ہوتی ہیں۔ کیونکہ زہر کے اثر سے نازک ولطیف لیفات میں ایک قسم کی سکڑن پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے دوران خون میں ایک قسم کی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور اس رکاوٹ سے لیفات سکڑنے لگتی ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ موت ہوتا ہے +

مصنوعی غذا۔ یہ بات مسلّمہ ہے کہ انسان کے جسم کی پرورش کے لئے ایک خاص غذا کی جسے **البیومن** کہتے ہیں سخت ضرورت ہوتی ہے البیومن انڈے کی سفیدی کی مانند ایک مادہ ہوتا ہے جو خوراک کے ذریعے جسم انسان میں پیدا ہوتا ہے اُس سے اعصاب کو طاقت ملتی ہے۔ بہت سے سائنس دان مدت سے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح مصنوعی البیومن پیدا کیا جائے۔ پروفیسر ایمل فشر نے قدرتی **البیومن** کے اجزا کو الگ الگ کیا اور جن اجزا سے وہ مرکب تھا اُن کو مصنوعی طریقے میں بنایا

اور ان کے اشتراک سے مصنوعی البیومن بھی بنا لیا اس مرکب کا نام اُس نے **پولی پیپٹائیڈ** رکھا ہے۔ اُس میں قدرتی **البیومن** کے زیادہ تر خواص پائے جاتے ہیں +

آجکل کی طرز معاشرت میں انسان کو بہت سے تفکرات کا سامنا رہتا ہے اور لوگ کھانا بڑی عجلت کے ساتھ کھاتے ہیں۔ ڈاکٹر جی ایم وڈکاک صاحب کی رائے ہے کہ اس سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے۔ اور لوگوں کا ہاضمہ خراب ہو جانے سے درد سر قبض اور صفراوی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ اگرچہ دوا سے عارضی افاقہ ہو جاتا ہے لیکن طرز معاشرت کی خرابی سے اور زیادہ محنت کرنے سے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں جگر میں بھی خرابی آجاتی اور رفتہ رفتہ خون میں خرابی پیدا ہو کر مرض گنٹھیا اور دیگر قسم کے ایسے ہی امراض پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے طرز معاشرت میں فکر اور عجلت پسندی کو داخل نہیں کرنا چاہئے +

اگر کسی شخص کے ہاتھوں میں رعشہ ہو یا اینٹھن پڑتی ہو تو اُسے اکثر موقعوں پر جبکہ کام کرنا ہوتا ہے۔ بیکار ہی رہنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا شخص محرر یا نقشہ نویس ہے تو اس کا کام خراب ہو جاتا ہے نہ حرف درست ہوتے ہیں اور نہ خط سیدھے لگتے ہیں یہ بات صرف بعض اعصاب سے کام لینے سے اور بعض سے بالکل نہ لینے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اگرچہ گرم غسل اور ادویہ سے صحت ہو جاتی ہے لیکن عارضی صحت۔ اگر دو آہنی حلقے اس قدر اونچے لگا دیئے جاویں کہ جب انہیں ہاتھ سے پکڑ کر جھولا جائے تو پاؤں زمین سے اونچے رہیں۔ اسی ترکیب سے آدھ منٹ تک لٹکے رہنے اور جھولنے کی مشق کرنے سے کامل صحت ہو جاتی ہے +

بعض لوگ آفتاب یا دھوپ کی تپش سے بیمار پڑ جاتے ہیں۔ اس مرض کا نام انگریزی زبان میں **سن اسٹروک** ہے وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو آفتاب کی حرارت سے اضمحلال کا پیدا ہو جانا جو اُن لوگوں میں نمودار ہوتا ہے جنکو دھوپ کی زد تو بہت نہ پہنچی ہو مگر حرارت آفتاب سے پژمردہ ہو گئے ہوں ایسے مریض کی کھال چپلی مگر سرد پڑ جاتی ہے اور نبض کمزور ہو جاتی ہے اور اکثر کر کے مریض ہلاک بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر علاج کیا جائے تو تندرست ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض کو سایہ میں رکھنا چاہئے اور اسکے سر اور سینے پر سرد پانی کی دھار چھوڑنی چاہئے اور اسپرٹ آف امونیا اس کے نتھنوں سے لگانی چاہئے اور بعض اوقات کوئی محرک شے تھوڑی تھوڑی مقدار میں دینی چاہئے۔ دوسرے حرارت آفتاب یا دھوپ کا صدمہ۔ اس سے مریض کے چہرے کا رنگ ذرا سرخ اور آنکھیں بالکل سرخ ہو جاتی ہیں رگیں پھول جاتی یا ورم کر آتی ہیں اور کھال خشک اور بہت گرم ہو جاتی ہے۔ اگرچہ یہ شکایت ہمیشہ موجب ہلاکت نہیں ہوتی تاہم دماغی قوت کمزور اور خراب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دماغ اور حرام مغز یعنے ریڑھ کی ہڈی والے گودے پر برا اثر پڑتا ہے۔ ایسے مریض کا دماغ اس قدر مجروح ہو جاتا ہے کہ حرارت کے برداشت کرنے کی قوت جو کھوپڑی کی پشت میں ہوتی ہے اور جسمانی حرارت کی منظم ہوتی ہے وہ بالکل خراب ہو جاتی ہے اور جسمانی حرارت بڑھتے بڑھتے ۱۱۰ درجہ تک پہنچ جاتی ہے اور

مُراسلات

حیرت انگیز

یہ امر ہے کہ ہر قسم کی کوششوں پر بھی ہندوستانی بگڑتے جاتے ہیں۔ سنبھلتے نہیں۔ اور اگر سنبھلتے بھی ہیں یا اُن کی حالت ترقی کر رہی ہے جیسا کہ بعض اخبار نویسوں کا خیال ہے تو یہ سب انگریزی روش پر ❖

سانپ کے کاٹنے کے لئے میں نے حال کے سفر شملہ میں تمباکو یا شیر عشر۔ یا مرچ سرخ کو اُن تمام ادویات سے مفید پایا جو کہ زمانہ حال کے ڈاکٹر برسوں کی کوشش سے بھی دریافت نہ کر سکے۔ ایک بندر کو سانپ نے کاٹا۔ تمام بندر جمع ہو کر اُس کے منہ میں ارنڈ کے پتوں کا عرق نچوڑ کر ڈالنے لگے اس کو آرام ہوا۔ ایک طبیب بھی موجود تھا اس نے بھی تجربہ کیا اور مفید بتلایا۔ میں نے ایک گاؤں میں ایک پہاڑی کو دیکھا کہ وہ سانپ کے کاٹنے کی جگہ افیون مرچ سرخ اور تمباکو کو شگاف دیکر داخل کر رہا ہے۔ اس سے فوراً بیہوشی مارگزیدہ کی دور ہو گئی۔ اُس نے کہا کہ قدیم سے ہمارے یہاں یہی علاج چلا آتا ہے۔ شیر کی زبان کے بھی پہاڑی نے حیرت انگیز افعال و خواص بتلائے۔ جس کو ڈاکٹر بھی نہیں جانتے مجھے ان پر بھی اعتبار آ گیا ❖

اب ڈاکٹروں کی تحقیقات سنئے کہ [illegible]ء میں بمقام فرانس ایک بڑا ذخیرہ سانپوں کے زہروں کا جمع ہوا اور سیرم تیار ہوئے۔ برٹش میڈیکل جنرل میں رپورٹیں شائع ہوئیں۔ مگر مذکورہ بالا ادویات سے زاید ایک بھی دوا مفید ثابت نہ ہوئی ❖

جیسے مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست کولاپور نے کہا کہ تمباکو سانپ پر ڈالنے سے سانپ کو ہلاک کر دیتا ہے۔ وہ خود تجربہ رکھتے ہیں۔ زمانہ قدیم کے بزرگ اطباء سانپ کے گوشت کو مارگزیدہ کے لئے تریاق لکھتے ہیں۔ اور اسی طرح زہرہ مار یعنی سانپ کا پتہ بھی افعی گزیدہ کے لئے مفید بتلایا ہے مگر ان صدہا سال کی بنی ہوئی باتوں پر کسی نے بھی آجتک اعتبار نہ کیا۔ مگر ۱۸۹۷ء میں **برٹش میڈیکل جرنل** میں شائع ہوا کہ پتہ سانپ کا مارگزیدہ کا تریاق ہے ❖

یونان کے علوم و فنون جب **اسکندریہ** میں آ گئے تو یہ تحقیقات علماء قدیم سے ساتویں صدی عیسوی میں چیچک کا وہی علاج ایک طبیب نے دریافت کیا جس پر زمانہ حال کے ڈاکٹروں کو اب اعتبار آیا ہے ❖

افسنتین کو زمانہ حال کے ڈاکٹر جانتے بھی نہیں کہ اسمیں کیا کیا عجیب و غریب خاصیتیں موجود ہیں۔ بہت سے امراض معدہ اور عورتوں کے مرض میں بھی اسکی ایسی عجیب و غریب تاثیر دیکھی کہ صدہا لوگ اور ڈاکٹر حیران و ششدر رہ گئے۔ اب ڈاکٹروں کو بھی تلاش ہوئی ہے اور اسکے افعال و خواص کا تجربہ ہو رہا ہے۔ **آرٹی میشیا** کی قسمیں اور ایبسن تھیم یعنی افسنتین کی تحقیق انگلستان میں شائع ہو چکی ہے۔ اور بہت سے ڈاکٹروں کے نسخے اور یونانی نسخے بھی شائع کر دیئے ہیں جسکو تحقیق مطلوب ہو وہ استفادہ دیکھے مگر اس وقت تو یہ ظاہر کرنا ہے کہ صدہا ادویات قدیمہ کو بالضرور انگریزوں تک پہنچانی چاہئیں۔ اس طریق عمل سے صدہا فواید مخلوق خدا کو پہنچینگے ❖ سید محمد حسین طبیب مہاراجہ محمود آباد

میرے مشفق و مکرم جناب اڈیٹر صاحب سلمہ اللہ العزیز

السلام علیکم مزاج اقدس۔ حسب الارشاد سامی چند ایک اپنے صدریہ مجربات حاضر خدمت ہیں کسی موقعہ پر حکیم حاذق کے کسی گوشہ میں انہیں مسطور فرماویں عنایت ہوگی ❖

چونکہ مرض اسہال دنیا کے ہر پہلو میں سرایت کر چکا ہے جسکی

مختلف حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجربات

نسخہ برائے قوت باہ از حضرت ابوذر ساکن کوٹھہ حضرت اللہ
سم الفار ۲ تولہ۔ کچلہ ۲ تولہ۔ افیون ۳ تولہ۔ زعفران ۲ تولہ
تباشیر ۳ تولہ۔ نکچھکنی ۵ تولہ۔ سنبل الطیب ۱ تولہ۔ قاقلہ صغار
۶ ماشہ۔ قاقلہ کبار ۶ ماشہ۔ سلیخہ ۶ ماشہ۔ بسباسہ ۶ ماشہ۔
بزرالبنج ۶ تولہ۔ دار فلفل ۲ تولہ۔ فلفلگرد ۲ تولہ ہمہ را سودہ در
شہد خالص حب بقدر موٹھ بستہ یکحب خوردہ باشند۔ فایدہ
بسیار میکند ❊

روغن شنگرف شنگرف خالص (۲ تولہ) کو اٹھارہ روز تک
آکھ کے دودھ میں کھرل کریں۔ بعدہ چار تولہ خالص
موم پگھلائیں اور شنگرف کھرل شدہ کو اسمیں ڈالکر نرم
آگ پر پکاویں یہانتک کہ بالکل حل ہو جاوے بعدہ
ایک آتشی شیشی میں ڈالکر حکمتی مٹی کا لیپ کر دیں پھر ایک
دوسری شیشی آتشی لیکر اسکے منہ سے ملاویں اوپر والی
شیشی کو قریب گردن کے سوراخ کر کے اسمیں ایک نلی
کانچ کی لگا کر بطریق تیزاب تیل نکالیں۔ روغن تیار ہونے پر
حسب ضرورت استعمال میں لاویں یہ روغن زخم آتشک پر سالم ہم
ایک ڈرام میں چار پانچ قطرے ملا کر لگاویں اور ایک قطرہ بتاشہ میں
ڈالکر صبح و شام کھلاویں ضعف باہ کیلئے بھی نہایت مفید ہے
وجع مفاصل مزمن میں اس روغن میں کپڑا تر کر کے عضو ماؤف پر رکھیں
جس سے آبلہ پڑ جاویگا۔ بعد آبلہ پھوٹ جانیکے اسپر مکھن لگاویں اگر
آتشک کی وجہ سے گنٹھیا ہو تو اس روغن کو اندرونی طور پر استعمال کریں
ایک اشتہاری ڈاکٹر صاحب کی خاص اشتہاری ادویہ جو بڑے
دعوے کیساتھ پبلک میں پیش کیگئی ہیں:-

حبوب ذیابیطس پینکریٹین ۱ گرین۔ ارسنک $\frac{1}{4}$ گرین
فولاد ۱ گرین۔ کونین ۱ گرین۔ بروبین $\frac{1}{4}$ گرین۔ سٹرکنین $\frac{1}{64}$ گرین
کوڈین $\frac{1}{4}$ گرین۔ ایکسٹراکٹ بلاڈونا $\frac{1}{4}$ گرین کی گولی نہایت مفید اور
اکسیر ہے۔

حبوب مقوی ضعف دماغ۔ قلب۔ اعصاب۔ معدہ۔
ضعف باہ۔ جریان۔ سرعت۔ اولاد نہونا۔ استرخا۔ فالج۔ ضعف
مثانہ۔ نسیان۔ اوداسی۔ ضعف سستی۔ ناطاقتی۔ اختلاج۔ غش
استرخاء قضیب۔ کثرت پیشاب۔ سلسل البول۔ ذیابیطس۔ دلکشی
دمہ۔ ضعف بصارت۔ سم الفار (۱ گرین) سٹرکنین (۱ گرین) کونین (۱ گرین) فولاد
کی گولی روزانہ کھانا کھانے کے بعد ایک دوپہر ایک شام ❊

حبوب کرم کش تقالل و جغح کدودانہ۔ حیات۔ دھنیہ۔ چلونہ
ہر قسم کے کیڑے جو انتڑیوں میں پڑ جاتے ہیں صبح پانی کے ساتھ
ایک گولی کھائیں۔ دوسری دوپہر کو شام تک غذا مطلق نہ کھائیں
پئیں اگر ایک یوم میں تمام کیڑے صاف نہ ہوں تو تین تین دن
کے وقفہ سے پھر کھاتے رہیں۔ سنٹونین (۱ گرین)۔ تھائی مال۔
جیلاپین $\frac{1}{2}$ گرین۔ کیمبوج $\frac{1}{2}$ گرین کی گولی بنا لیں ❊

حبوب بخار نوبتی و وبائی۔ سل و دق۔ بخار یومیہ و تیجاو چوتھہ و
پنجروزہ۔ طاعون۔ ٹائیفس۔ ٹائیفائڈ۔ خسرہ۔ چیچک۔ دق۔ کھانسی
کالرا خناز یر یعنے کنٹھ مالا۔ انگرین۔ نیوموونیا۔ شقیقہ۔ صداع
وجع القلب۔ عرق النسا۔ خوراک دو حبوب روزانہ کھانیکے بعد
اگر بخار و نکے موسم میں یا وبائی امراض کے ایام میں یہ زمرہ کھائی جائیں
تو پھر یہ امراض ہونے نہ پائینگے سل والے خاندان کے لوگ
اور خناز یری بچہ اگر یہ حبوب ہمیشہ کھاتے رہیں تو سل ہونے
نہ پائیگا۔ ان گولیوں کے اجزا یہ ہیں۔ کونین (۱ گرین)۔ سنکھیا۔ گایاکول
کافور کی گولی بنا لیں۔ ایام طاعون میں دو گولی روزانہ
کھانا طاعون کو روکتا ہے۔ اگر طاعون ہو جاوے تب بھی
یہ حبوب چار بار روزانہ کھائیں اور گلٹیوں پر طلاء طاعون
ایک بار روزانہ لگائیں۔ طلاء طاعون کا نسخہ یہ ہے۔
کافور کاربالک ایسڈ آیوڈین اور سپرٹ ❊

حبوب تسہیل ولادت۔ ان گولیوں میں ایکا کوانا اور کونین مساوی
الوزن لیکر ایک ایک رتی کی گولی بنا دیں خوراک ایک گولی
شروع درد میں دیگر دوسری گولی دو گھنٹہ بعد گرم دودھ کیساتھ
ولادت کے سرو رحم میں دیسکتے۔ رحم کا منہ آسانی سے کشادہ
ہو کر جلدی بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور پھر رحم قوت کیساتھ سکڑ جاتا ہے جس سے جریان خون بھی اعتدال پر ہوتا ہے اور بعد کے نقصانات نہیں ہونے پاتے ❊

سوال - انقطاع الطمث کی بیماری ہے یعنے حیض مدت ایک سال سے بالکل بند ہے عمر ۱۲ سال ہے ماہواری ایام کے دنوں میں شکم کے زیرین حصہ میں اور کمر میں درد ہوتا ہے مگر خون بالکل نہیں آتا + خریدار -

علاج - ٹنکچر آئل سابین دیئے ایپل و ہو بیر کے تیل کا ٹنکچر ایکسٹریکٹ وائیکا ۲ ڈرام - الٹرس کارڈیل ۱۷ اونس ایک چمچہ کی مقدار میں ۴ دفعہ - دنبیں ایام معمولہ کے وقت سے ۴ دن پہلے دینا شروع کریں حیض کھلکر باقاعدہ آنا شروع ہو جاتا ہے - میرا بارہا کا تجربہ ہے اس سے ضرور ہی حیض جاری ہو جاتا ہے اور عورتوں کیلئے سچ مچ یہ نسخہ آبحیات کا کام دیتا ہے +

سوال - مدت سے جریان کا مرض ہے - دماغ کمزور ہے قوت باہ کیلئے تو ترستا ہوں سست الوجود ہو گیا ہوں - خریدار

جواب - یہ گولیاں بنا کر کھاویں یا بنی بنائی ہم سے منگوالیں مرکب فولاد دو کونین جدوار مشک مروارید افیون کافور گولیاں بقدر نخود بنا دیں - ایک گولی روزانہ کھایا کریں - مقوی بدن و دماغ و مقوی باہ ہ مزیل کسل ہیں +

سوال - نفخ ضعف ہضم ضعف جگر - درد گردہ امراض اعضائے بول کیلئے کوئی جامع تجویز فرما کر بذریعہ رسالہ مشتہر فرمایئے گا + خریدار نمبر ۱۰۹

جواب - زیرہ سیاہ - شبت - بادیان - چرائتہ - نیم - جنطیانا - سنبل الطیب - ۵ سیر عرق نکالیں - ۳ تولہ ۶ تولہ تک پیویں - اور پھر اطلاع دیں +

سوال - کافور بھیم سینی کیا ہے اور کہاں سے ملتا ہے +

جواب - کافور بھیم سینی خود بنایا جاتا ہے اور بازار میں مغشوش ملتا ہے - اسکے بنانیکی ترکیب حسب ذیل ہے - کستوری - زعفران - خس - والا - کچور - صندل - لونگ دارچینی - زیرہ سیاہ - زیرہ سفید - کشنیز - جائفل - جلوتری - دیودار - خوب کلاں - چیکب - تیزپات - الائچی خورد - الائچی دانہ - اگر - تگر - کول ڈوڈہ - ہلدی - دار ہلد - کنول کے پھول

پھر گڈی - کچھ - کنکول - عقرقرحا - منقراں - جمانہہ - کافور سب کو بیج کیلہ کے پانی میں تر کر کے دو روز کھرل کریں پھر خشک کوزہ گلی میں محفوظ رکھیں ۴ تولہ اسمیں سے لیکر پیتل کے تھال میں رکھیں اور پھر پیالہ چینی کا میدہ خمیر کردہ سے منہ بند کریں یا پارچہ تر کر کے پیالہ کے اوپر رکھ چھوڑیں اور تھال کے نیچے فتیلہ کلاں دیسی تیل کا روشن کریں دو گھنٹہ تک آگ دیں سرد کر کے دوائی نکال لیں اور شیشی میں بند اور بحفاظت تمام رکھ چھوڑیں +

سوال - میرے ایک دوست کو آتشک ہے - علاج تو بہت ہوئے مگر فائدہ نہیں ہوا +

جواب - علاج آتشک میں منہ آنا قے کرانا اسہال کرانا اور ادرار بول اور اعرق - مگر پہلے مریض سے دریافت کیا جاوے کہ وہ کیا علاج کر رہا ہے - پہلے معالجوں نے مواد کو جس طرف متوجہ کیا ہو کوشش کرنی چاہئے کہ مواد کو اسی طرف سے دفع کیا جائے ورنہ خلاف کرنے سے مواد کو جھگڑا آتا ہے اور بیماری طول پکڑتی ہے جامع تدبیر اور کامیاب علاج اگر کرنا ہو تو یہ دوا بنا کر دو چوب چینی - بسفائج - ترپھلہ - نرکچہ - گل گاؤزبان - گلسرخ - عشبہ - باریک پیسکر ۳ - ۳ ماشہ کی پوڑیاں بنالیں ایک پوڑیہ صبح ایک شام کھا کر اوپر سے ایوڈائڈ آف پٹاسیم ۵ گرین پانی میں گھول کر پی لیں مجرب اور آزمودہ ہے - اس علاج کو ایک سال تک کرتے رہنے سے زہر کلیتاً بدن سے نکل جاتا ہے اور رونہ میں اولاد کو نہیں پہنچتا +

... روغن مصطگی کے نکالنے کی ترکیب کیا ہے - بابو عبدالمجید

جواب - شکرتری مصطگی - زعفران ایک ہانڈی روغنی میں شکرتری نیچے بچھا کر اسکے اوپر مصطگی روغن الدین اور ایک پیالہ لوہے چینی کا بیچمیں رکھکر اور اسکے اوپر سرپوش جو گاؤدم ہو دیں اور اسکا منہ بند کر کے پانی سے بھر دیں مگر پوٹلی زعفران کی سرپوش کے ساتھ اسطرح باندھیں کہ وہ پیالہ کے عین محاذ میں واقع ہو - ۲ گھنٹے تک نرم آگ دیں - نہایت عمدہ تیل برآمد ہو گا - اسکا فائدہ یاد رہے ہمنے یہ تجربہ کیا ہے کہ اس سے دودھ سیروں ہضم ہوتا ہے - اور سنگرہنی

لڑکے اپنے اعضائے تناسل کیونکر خراب کر لیتے ہیں؟

افسوس ہے کہ لڑکے نادانی کے زمانے میں ایسی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس سے وہ اپنے ہاتھوں اپنے جسم کو ناپاک اور ذلیل کرتے اور صحت جسمانی اور قوے عقلی کو بگاڑ لیتے ہیں۔ نادانی کے زمانے میں بعض بدقسمت لڑکے اپنے عضو کو اس طور پر پکڑ کر اس کے ساتھ کھیلتے ہیں جس سے، یہ تھوڑی دیر کے لئے کسی خاص قسم کا لطف و احساس اُٹھاتے ہونگے۔ مگر آخر کار انکی اخلاقی عقلی اور جسمانی طاقتوں کو نہایت نقصان پہنچتا ہے۔ پھر ناواقفیت کی وجہ سے نوعمر بچے بھی بگڑ جاتے ہیں۔ بہت سے صاف دل اور معصوم لڑکوں نے یہ عادت نہایت بھولے پن میں سیکھی ہے۔ ابتدا میں کبھی ان کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا۔ کہ اس بدی کے نتائج ایسے خراب اور نقصان دہ ہونگے۔ بعض اوقات لڑکے ایک دوسرے کو دیکھ کر اس ناکردنی گناہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں یا یوں ہی کبھی اتفاق سے عضو کو ہاتھ میں پکڑنے سے ایک خاص قسم کی حس کا احساس کرتے ہوئے اس عادت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یا کبھی لڑکے گھوڑے کی سواری میں ایک خاص قسم کی حس عضو تناسل میں معلوم کرتے ہیں یا اُن کے عضو مخصوص کی غلاظت کے باعث ایک قسم کی کھاج ہوتی ہے جس کے فرو کرنے کے لئے وہ اس عضو کو ملتے ہیں۔ بعض اوق[illegible] کے نچلے حصّے میں چھوٹے چھوٹے کرم پیدا ہوجانے سے [illegible]یع الحس ہوجاتا ہے۔ بعض وقت مثانہ کی خراش یا پتھری سے لڑ[illegible]ادت میں گرفتار ہوجاتے ہیں اور بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ کبھی کبھی ایک لڑکا دوسرے کو یہ عادت سکھا دیتا ہے۔ چھٹپنے میں دایہ چھوٹے چھوٹے بچوں کا جی بہلانے اور اُن کو سلانے کی خاطر اُن پر اس قسم کا عمل کرتی ہے۔ اُس کو کیا معلوم ہے کہ اس حرکت کے نتائج کیسے خوفناک ہونگے۔ کیسا غضب ہے کہ بعض نوجوان مجرد مرد بھی گندے اور ضرر رساں طریقے سے اس بدی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جب یہ مذموم عادت ایسی عام ہے تو ہمیں اپنے بچوں کی حفاظت اور پوری نگہداشت رکھنی چاہیئے۔

لڑکو! اس بات کو بھی یاد رکھو کہ ہمارا جسم نہ فقط بیرونی طور پر ہاتھوں کے ذریعے ناپاک ہوسکتا ہے۔ بلکہ ہماری عقل اور خیالات اور دل نامناسب چیزوں اور فحش تصاویر کے دیکھنے اور بلاضرورت بازاروں میں پھرنے سے بھی ناپاک

ہو جاتے ہیں۔ عشقیہ ناولیں اور فسانے پڑھنے اور کانوں کے ذریعے گندے قصے۔ غلیظ الفاظ اور بُرے منصوبے سننے سے بھی اسی قسم کی اندرونی ناپاکی پیدا ہوتی ہے۔ شرابی۔ کبابی اور نشہ باز لوگوں کی صحبت بھی خراب کرتی ہے ✣

جو لڑکا اپنے عضو کو ہاتھ میں لے کر کھلونے کی طرح اس سے کھیلتا ہے وہ آخر کار سخت نقصان اُٹھا کر اپنی جان پر کھیل جاتا ہے۔ شاید کوئی لڑکا شروع میں اس کو معمولی بات سمجھے۔ مگر وہ اس فعل کو اپنے دل میں ضرور عیب سمجھتا اور جانتا ہے کہ وہ بہت بُرا کام کر رہا ہے۔ اسی وجہ سے جو لڑکا اس عادت میں مبتلا ہو وہ گوشۂ تنہائی کو زیادہ پسند کرتا ہے اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ تیز طبیعت لڑکے جن کے دماغ اور ذہنی طاقتیں دوسرے لڑکوں سے بڑھ کر ہیں کُند ذہن اور غبی لڑکوں کی نسبت بہت جلد اس عادت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ جب کسی لڑکے کی سیرت میں تغیر واقع ہو جاتا ہے اور جو لڑکا پیشتر تیز طبع۔ صاف گو۔ بشاش اور فرمانبردار تھا اب بدمزاج۔ چڑچڑا۔ کند ذہن۔ اور گھنا ہو جاتا ہے اور گفتگو کرتے وقت لوگوں کے چہرے کی طرف صفائی کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا۔ بلکہ لوگوں کی ملاقات سے جی چڑاتا ہے اپنی آنکھوں کو چھپاتا اور مجرموں کی طرح چھپ کر چلنا پسند کرتا ہے۔ اس لڑکے کی عقلی اور جسمانی حالت میں ضرور فرق آ جاتا ہے ✣ (باقی آئندہ)

ہماری پاکٹ بک کی یادداشتیں۔

زیرہ ... سرکہ) سلیخہ۔ نانخواہ۔ کرفس۔ الائچی ... قل دراز۔ مصطگی۔ پوست ... مرغ۔ باریک پیس کر شہد یا قند سفید ملا کر کھانا ضعیف معدہ کو قوی کرتا ہے۔ اور ہاضم غذا اور سنگ رہنی کے لئے مفید ہے ✣ **زعفران** ۔ خراطین مصفا۔ کستوری۔ روغن بھوج پتر۔ روغن دارچینی۔ جوہر کچلہ۔ اکسٹرکٹ جنشن کی آدھی رتی کی گولی ازحد مقوی باہ ہے ✣ **ہڑتال ورقی** ۔ خالص روغن چنبیلی میں دس روز تک دھوپ میں رکھ کر بالوں میں لگانا بالوں کو خاطر خواہ لمبا کر دیتا ہے **غنچۂ آک** ۔ فلفل۔ دار فلفل۔ نمک سیاہ۔ زنجبیل۔ جلوتری۔ لونگ۔ جائفل۔ افیون۔ ادرک کے پانی میں ایک ایک رتی کی گولی بناویں۔ ہیضہ میں مفید ہے۔ ایسا ہی ہینگ۔ مرچ سرخ۔ افیون۔ کافور۔ کی گولی ✣ **تھائی مل** ۔ السی کا تیل ۳ اونس لائم واٹر ۳ اونس ملا کر جلے ہوئے مقام پر لگانا مفید ہے ✣

سلسلہ کے لئے دیکھو حکیم حاذق نمبر ۶ صفحہ ۷

حمل میں رکھ رکھاؤ } حاملہ کو چاہیئے کہ ذرا خبرداری سے رہے اور قبض نہ ہونے پائے۔ کیونکہ جس عورت کو ہمیشہ قبض رہتی ہے وہ بچہ جننے کے وقت بہت تکلیف اُٹھاتی ہے بچہ کا سر جلدی نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ جب معدہ میں میلا جمع ہوتا ہے تب جس رستہ سے بچہ باہر آتا ہے وہ بھی آنتوں میں فضلہ جمع ہونے کے سبب تنگ ہو جاتا ہے۔ قبض سے زچہ کے بدن میں طاقت نہیں پھرتی۔ بھوک اچھی طرح نہیں لگتی۔ قبض دور کرنے کے لئے یا تو تھوڑا کسٹر آئل یا بادام روغن اور شربت بنفشہ پلا دینا چاہیئے۔ اس کے سوائے اور کسی قسم کا جلاب دینا منع ہے لیکن جس زچہ کو ہمیشہ قبض رہتی ہو اُس کا علاج ہر روز جلاب دینا تو نہیں، وہ اگر ہر روز تھوڑا تھوڑا پکا ہوا ارنڈ خربوزہ کھا لیا کرے تو قبض رفع ہو جاتی ہے جسم کو طاقت بھی ہوتی ہے اور خون بھی صاف ہو جاتا ہے یا کسکرا سکریڈا پی لیا کرے۔ جن زچوں کی خوراک زیادہ تر حیوانی مثلاً گوشت مچھلی انڈے وغیرہ کی ہوتی ہے اُن زچوں کے لئے جیسا قبض کا نہ ہونا ضروری ہے ویسا ہی پیشاب کا درستی سے آنا بھی ضروری ہے۔ جس زچہ کو پاخانہ پیشاب کھل کر درستی سے آتا رہے تو اُس کو بچہ پیدا ہوتے وقت کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ پیشاب میں ۱۸ قسم کے زہر ہوتے ہیں۔ اگر پیشاب کم آئے تو یہ زہر بدن میں رہ جاتے ہیں۔ جب زچہ کے پورے دن ہو جاتے ہیں تو دردزہ سے پہلے یا دردزہ اُٹھنے کے ساتھ ہی اچانک زچہ کو کوئی سخت بیماری ہو جاتی ہے۔ حمل کو جوں جوں زیادہ مہینے ہوتے جاتے ہیں۔ تیوں تیوں پیٹ بڑا ہوتا جاتا ہے اور بچہ بھی بڑا ہوتا جاتا ہے اور پیٹ کے اندر جو آلات ہیں اُن پر بوجھ پڑ جاتا ہے اس لئے زچہ کو پیشاب کم آتا ہے۔ اور جب آنتوں پر بوجھ پڑتا ہے تو قبض ہو جاتی ہے۔ تازہ دود یا بکری کے دود کی کچی لسی کا ایک کٹورا بھر کر صبح پی لیا کرے یا زیرہ سفید یا کوئی ٹھنڈائی گھوٹ کر پینے سے پیشاب کھل کر آ جاتا ہے۔ اسی طرح اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنے سے تندرست رہتی ہے اور سردی سے بچنے یعنی جسم کو سرد ہوا لگنے سے بھی زچہ کو بچنا چاہیئے۔ بدن کو صاف رکھنا جاڑے میں کپڑا اوڑھنا برسات میں بارش میں نہ بھیگنا۔ جسم کو سرد ہوا کے لگنے سے محفوظ رکھنا۔ یہ باتیں کچھ ایسی مشکل نہیں کہ زچہ خود اس کو نہ کر سکے۔ مشکل جان کر جو بات نہ

کی جائے وہی مشکل ہو جاتی ہے اور آسان کام مشکل جان کر چھوڑ دئے جاتے ہیں ایسا ہی کھانے پینے کی چیزوں میں خبرداری کرنا ضروری ہے زچہ کی غذا ہمیشہ ہلکی زود ہضم اور مقوی ہونی چاہئے جیسے شوربا۔ دود کابلی چنوں کی رسا چاول۔ کھچڑی۔ دال مونگ گیہوں کی روٹی ڈبل روٹی مکھن اور دال ماش شوربا یا دال۔ تازہ سبز ترکاری۔ ہاں اگر ہاضمہ یا جگر میں کوئی خرابی ہو تو کاغذی لیموں کی رسا نچوڑ کر دے سکتے ہیں۔ کھانا کھاتے وقت بار بار پانی پینا یا کھانا کھا کر اُٹھتے ہی زیادہ پانی ایک ہی دفعہ پینا اچھا نہیں اس سے کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا پیٹ بھاری ہو جاتا ہے اور بھوک گھٹ جاتی ہے۔ پانی ہمیشہ کھانا کھانے کے کچھ دیر بعد پینا چاہئے اور کھانا کھانے کے بعد اُسی وقت سونا بھی مضر ہے۔ بدن سست ہو جاتا ہے اور کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا کبھی کبھی تو صبح نے وقت اٹھتے ہی بھوک لگتی ہے اُس وقت کوئی ہلکی سی چیز ضرور کھلا دینی چاہئے اگر دودھ پی لیوے تو اچھا ہے نہیں تو کوئی اور لذیذ گھر کی عمدہ بنی ہوئی شے جیسے حلوا یا چاء اور نان ختائی کھالے۔ زچہ کو کپڑا ہمیشہ ستھرا اور کھلا پہننا چاہئے ازاربند وغیرہ بہت کس کر نہیں باندھنا چاہئے۔ اور کوئی گیلا کپڑا بدن پر نہیں رہنا چاہئے۔ زچہ گھر کے کام دھندے اتنے بھی نہ کرے کہ تھک جائے اور نہ ہی پلنگ پر سارا دن چڑھی بیٹھی رہے جو زچہ حمل کے دنوں میں برابر اندازہ سے کام کرتی ہے اور ہاتھ پیر ہلاتی رہتی ہے یعنی گھر کا کام خود کر لیتی ہے وہ آرام سے رہتی ہے۔ اور دائی کے پہنچنے سے پہلے آرام سے جن بیٹھتی ہے اور جو عورتیں حمل کے دنوں میں نزاکت کی ماری نکمی بیٹھی رہتی ہیں انہیں کو بچہ جننے کے وقت مشکل ہو جاتی ہے +

کسی کسی کے پیٹ کا چمڑا ڈھیلا ہوتا ہے اُن کے حمل ہوتے ہی پیٹ لٹک پڑتا ہے ایسی عورتوں کے لئے پیٹی جو کہ انگریزی دوا فروشوں سے ملسکتی ہے باندھنی چاہئے۔ بعض بعض عورتوں کو جب پہلی دفعہ حمل ہوتا ہے۔ تو جوں جوں پیٹ بڑا ہوتا جاتا ہے پیٹ کا چمڑا تن جانے کی تکلیف سے سلوٹیں پڑ جاتی ہے اور وہ ناریل کے تیل کو آہستہ آہستہ ملنے سے دور ہو جاتی ہے +

زچہ کو اکیلے کہیں جانے نہ دینا چاہئے شاید کہیں سے کسی طرح ڈر نہ جائے۔ کیونکہ بعض وقت حاملہ کے اچانک خوف کھا جانے سے ایسا صدمہ ہو جاتا ہے۔ کہ حمل ساقط ہو جائے اسی واسطے گھر کی بڑی بوڑھی عورتیں حمل والی کو اکیلے کہیں جانے نہیں دیتیں

(باقی آئندہ)

اس نقشے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کسی دوا کی خوراک ۲۱ سال کے عمر کے آدمی کے لئے ایک اونس ہے تو اُسی دوا کی خوراک ایک بچہ کے لئے جس کی عمر ایک اور چھ مہینے کے درمیان ہوگی ۲۴ گرین یا ۲۴ منم ہوگی اور ایک بچہ کے لئے جو ۵ سال سے اوپر ہو دو ڈرام ہوگی اور دس سال سے اوپر عمر کے بچے کے لئے آدھا اونس ہوگی یا اگر ایک نوجوان آدمی کے لئے کسی دوا کی مقدار خوراک ایک سکروپل یا ۲۰ قطرے ہے تو اُسی دوا کی خوراک ۷ سال کے بچے کے لئے ۷ گرین خشک اور ۷ قطرے سیال دوا کے ہونگے اور ایک مہینے کے بچے کے لئے ایک گرین یا ایک قطرہ +

اس نقشے میں دوائیوں کی خوراک کی مقدار جو بتلائی گئی ہے - یہ ایک معمولی درجے کے قوی بچّوں کے لئے ہے لیکن جب کبھی کمزور بچّوں کے لئے دوا کی خوراک کا اندازہ کرنا ہو تو قرین مصلحت یہ ہوگا کہ دوا کی مقدار ایک سال کی عمر کے بچے کے لئے چھٹا حصّہ اور ایک برس سے لیکر دس سال کی عمر کے بچّے کے لئے آٹھواں حصہ کم کر دیا کریں +

ایک جوان مرد اور ایک نازک عورت کی خوراک کے درمیان جو فرق اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اُس کے علاوہ اور باتیں بھی ہیں جن کو دوا کی خوراک کے تجویز کرنے کے لئے دیکھنا ضروری ہے مثلاً عادت - بیماری - آب و ہوا - طبیعت - مزاج - قومیت اور جبلت (خواص فطری) مثلاً بچوں میں افیون کا اثر بہت جلد ہو جاتا ہے نہایت تھوڑی مقدار سے بھی شیر خواروں میں موتیں واقع ہوئی ہیں - بدقسمتی سے بہت سے مسکن مفرح اور خوشگوار شربتوں؎ میں اعلےٰ جز افیون ہوتی ہے - اس کتاب میں افیون کے مرکبات نہایت کم اور نہایت احتیاط سے بچوں کے لئے تجویز کئے گئے ہیں - عادت کے سبب سے بعض آدمی افیون اور سنکھیا وغیرہ کی بڑی بڑی مقدار کھا سکتے ہیں بعض امراض مثلاً کسی ناعل گنگرین یعنی (آکلہ شیخوخت) میں افیون کی بڑی بڑی خوراکوں سے بھی بہت کم اثر ہوتا ہے - گرم ممالک میں بعض دفعہ اُن جلابوں کا دینا نامناسب ہوتا ہے جن کو سرد ملکوں میں بلا خوف دے سکتے ہیں اور خصوصاً اُس وقت جبکہ ہیضہ پھیلا ہوا ہو پارہ کی گرم ممالک میں اچھی طرح برداشت ہو سکتی ہے - کیونکہ زیادہ پسینہ اس کو جسم سے باہر نکال دیتا ہے حالانکہ افیون کی زیادہ برداشت گرم ملکوں میں نہیں ہو سکتی - کیونکہ گرمی کے باعث دوران خون سر کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے وہ محرکات بھی جن میں شراب پڑتی ہے اسی قاعدے کے ماتحت ہیں جو کہ ٹھنڈے ملکوں کی نسبت گرم ملکوں میں زیادہ مضر ہیں - خاص خاص مزاج کے لوگوں کا علاج ایسی مستعدی سے نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ عام مزاج والے آدمیوں کا - ہندوستان کے اصلی باشندوں کو عام طور پر یورپین لوگوں کی نسبت کم مقدار دوا کی ضرورت ہوتی ہے - جبلت (یا فطری خواص) کی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ بعض کو پارہ کی تھوڑی سی خوراک سے بھی منہ آجاتا ہے (دیکھو نوٹ نسخہ ۲۳) اور آئیوڈائڈ پٹاسیم کے استعمال سے سر میں خشکی کی علامت پیدا ہو جاتی ہیں (دیکھو نوٹ نسخہ ۲۱) اور کونین کے استعمال سے گلے پڑ جاتے ہیں اور جلد ترق جاتی

؎ یعنی سوودنگ سیرپ اور کارڈیل جو بچّوں کے لئے انگریزی دوا فروشوں کے ہاں فروخت ہوتے ہیں +

ہے یا پھنسیاں نکل آتی ہیں اور بہرہ پن اور نابینائی اور بہتری تکلیفیں ہو جاتی ہیں دیکھو صفحہ ۱۵ - اور ہیٹنگ سے بعض اوقات ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو کر غشی کی سی حالت ہو جاتی ہے دیکھو صفحہ ۱۸ - اور اپیکاکوانا سے کھانسی ہوتی ہے چھینکیں آتی ہیں اور آنکھوں اور ناک میں سے پانی جاری ہو جاتا ہے دیکھو صفحہ ۱۲ - اور سنٹونین سے کئی دفعہ سرخ رنگ کا پیشاب آتا ہے او- ہر ایک چیز سبز یا زرد دکھائی دینے لگتی ہے اور پالن (زردی گل) کے سانس کے ساتھ اندر جانے سے خشک دمہ ہو جاتا ہے دیکھو صفحہ ۵۵ - اور بعض لوگوں کو انٹی پائیرین سے چھپاکی نکل آتی ہے - یہ بات صرف دوائیوں تک ہی محدود نہیں ہے جو خاص طبیعت کے آدمیوں پر ایسے غیر معمولی اثر پیدا کرتی ہیں بلکہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ سٹیری سل+ فش اوٹ میل کیکس (ولائتی جو کی میٹھی روٹی) سٹرابری (ایک قسم کا بیر) سیب - کھنب اور کھیڑے ککری نہیں کھا سکتے اگر کھائیں تو ان کو قولنج ہو جاتا ہے یا پتی اچھل آتی ہے - بعض لوگ ایسے بھی ہیں - جن کو دودھ - انڈے - گوشت گوسفند اور لحم خنزیر موافق نہیں آتا اور بعض ایسے بھی ہیں جب وہ شیری استعمال کرتے ہیں تو انہیں کھٹے ڈکار آنے لگتے ہیں - اور بعض دفعہ نہایت تھوڑی مقدار پورٹ وائن کی نقرس کے قسم کا درد پیدا کر دیتی ہے کہتے ہیں کہ مسٹر گلیڈ سٹون گاجر نہیں کھا سکتے تھے +

دوائیوں کا بیان

وہ دوائیاں جو صندوقچہ میں رکھنی چاہئیں

اس باب اور امراض کے علاج میں نسخوں کے نمبر کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ تتمہ کتاب باب نسخہ جات میں مندرج ہے +

ا - ایرومیٹک اسپرٹ آف امونیا یا سال وولے ٹلی (سپرٹس امونیا ایرومیٹی کس) یہ دوا پانی کی طرح بیرنگ ہوتی ہے جس کی بو تیز امونیا کی سی اور مزہ بھی بہت تیز ہوتا ہے یہ ایک قوی محرک دوا ہے اس سے جوف معدہ میں گرمی کا احساس ہوتا ہے اور تمام جسم میں خوش آئند فرحت معلوم ہوتی ہے - اختناق الرحم (باؤ گولہ) درد سر - عصبی بیماریاں - دوران سر - خفقان - غشی - بدہضمی کی بعض حالتیں مثلاً چھاتی جلنی - نفخ (اپھارا) اور معدہ کی ترشی میں استعمال کی جاتی ہے یہ بچوں کے لئے بھی نہایت مفید ہے خصوصاً ان شیر خوار بچوں کے لئے جو بسا اوقات خراب یا زیادہ کھا لینے کے سبب معدہ میں نفخ پیدا ہونے یا پیٹ میں درد ہو جانے کے باعث سخت تکلیف اٹھاتے ہیں +

جوان کے لئے اس دوا کی مقدار خوراک نصف سے ایک ڈرام تک - آدھے یا ایک اونس پانی میں ملا کر - بچوں کے لئے - ایک سے تین مہینے کی

× دقیق الشوفان - + کرفس بستانی - + اطوم

* ایمونیا کا خوشبودار ست : Sal Volatile or Ammonia, Aromatic Spirits of.

ھ جب امونیا کی بھاپ سونگھی جائے - تو ناک اور ہوا کی نالیوں پر خراش ہونے لگتا ہے - اس کی بھاپ بہت تیز معلوم ہوتی ہے +

یہ یاد رہے کہ قطرے ہمیشہ منم کے برابر نہیں ہوتے کیونکہ سیال چیزیں رقیق ہونے میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں مثلاً تیل اور پانی کے قطرے میں فرق ہوتا ہے شیشی کے منہ کے بڑے اور چھوٹے ہونے یا سیال ٹپکانے کے انداز سے بھی قطرے کے حجم میں فرق پڑ جاتا ہے۔ سب سے عمدہ طریق یہ ہے کہ قطرے ناپنے کے لئے ایک ڈرا پر یعنی قطرے ٹپکانے والی نلکی یا شیشی لے لی جائے جس سے کہ نہایت صحت کے ساتھ قطرے نپ سکتے ہیں۔ سیال دواؤں کے ماپنے کے لئے ہمیشہ منم مژر استعمال کرنے چاہئیں سوائے اُس صورت کے کہ دوا کی بہت ہی تھوڑی مقدار درکار ہو +

حسب ذیل دوا سازوں کے پیمانے سیال چیزوں کے عام طور سے ماپنے کے لئے لکھے جاتے ہیں یہ پیمانے معمولی نسخوں کی خوراکیں پینے کے لئے مستعمل ہیں جن کے کہ تیز اجزا کافی مقدار پانی میں حل کرکے ہلکے کئے ہوئے ہوں۔ مگر ان کو دوائیں بنانے اور خالص حالت میں اپنے کے لئے ہرگز نہیں استعمال کرنا چاہئے کیونکہ چمچوں کے حجم خواہ وہ ایک ہی قسم کے کیوں نہوں ماپنے میں کچھ نہ کچھ کم و بیش ضرور ہوتے ہیں :-

ایک چاء کا چمچہ	برابر ہے	ایک ڈرام کے
ایک نقل کا چمچہ	برابر ہے	دو ڈرام کے
ایک خوانچے کا چمچہ	برابر ہے	چار ڈرام یا آدھے اونس کے
ایک ×وائن گلاس یعنی چھوٹا ڈنڈی دار شیشے کا گلاس	برابر ہے	قریباً دو اونس کے

دوائی بنانے میں ہمیشہ آب مقطر استعمال کرنا چاہئے اگر یہ دستیاب نہ ہو سکے تو وہ پانی استعمال کرنا چاہئے جو (فلٹر) خوب چھان کر اور جوش دیکر صاف کیا گیا ہو (دیکھو انڈکس یا باب ۶- پانی کا بیان اور دوائی ماپنے کے پیمانے چھڑیاں نہایت صاف اور مصفّا رکھنی چاہئیں +

× فنجان النبیذ

دوائیوں کی خوراکوں کی مقدار

تاوقتیکہ خاص طور پر نہ لکھا جائے وہ خوراکیں جو کہ اس کتاب میں امراض کے بیان اور نسخوں کے باب میں (دیکھو تتمہ کتاب) لکھی گئی ہیں وہ ایک معمولی قوی جوان آدمی کے لئے ہیں۔ چھوٹے بچوں اور کمزور مریضوں کے لئے ان کی خوراک کم ہوا کرتی ہے نازک عورتوں کو قوی عورتوں کی نسبت دوائی کی کم خوراک دی جاتی ہے اور نیز مردوں کی نسبت عورتوں کو کم +

مندرجہ ذیل نقشے سے مختلف عمر میں دوائیوں کی خوراک کا اندازہ معلوم ہو سکتا ہے خشک دوائیوں کے تولنے کے لئے ترازو اور بٹے استعمال کرنے چاہئیں جیسا کہ صفحہ ۴ پر دوا سازوں کے پیمانے اور وزن کے بارے میں بیان ہو چکا ہے اور سیال دوائیوں کے ناپنے کے لئے منم بجائے گرین کے استعمال کریں :-

عمر	مقدار خوراک ایک اونس	مقدار خوراک ایک ڈرام	مقدار خوراک ایک سکروپل
۱ مہینہ	۲۴ گرین	۳ گرین	۱ گرین
۶ مہینہ	۲ سکروپل	۵ گرین	۱ ۳/۴ گرین
۱ سال	۱ ڈرام	۸ گرین	۲ ۱/۲ گرین
۲ سال	۱ ۱/۴ ڈرام	۹ گرین	۳ گرین
۳ سال	۱ ۱/۲ ڈرام	۱۳ گرین	۴ گرین
۵ سال	۲ ڈرام	۱۵ گرین	۵ گرین
۷ سال	۳ ڈرام	۲۰ گرین	۷ گرین
۱۰ سال	۱/۲ اونس	۱/۲ ڈرام	۱/۲ سکروپل
۱۲ سال	۵ ڈرام	۴۰ گرین	۱۴ گرین
۱۵ سال	۶ ڈرام	۴۵ گرین	۱۶ گرین
۲۰ سال	۷ ڈرام	۵۰ گرین	۱۸ گرین
۲۱ سال	۱ اونس	۱ ڈرام	۱ سکروپل

دوا کا پیمانہ (دیکھو صفحہ ۴) جب ۵ منم سے کم ہو تو دوا قطروں کے حساب سے دینی چاہیئے (دیکھو صفحہ ۵) +

عمر تک ۱ سے ۲ قطرے۔ تین مہینے سے چھ مہینے کی عمر تک ۲ سے ۵ قطرے چھ مہینے سے ایک برس کی عمر تک ۵ سے ۸ قطرے اور پانی کا ایک چھوٹا چمچہ یا حسب ضرورت اس قدر پانی ڈالکر جس سے دوا کی تیزی کم ہو جائے اور آسانی سے پیئی جائے۔ اس کو ہمیشہ بلوری کارک کی شیشی میں بند رکھنا چاہیئے*

۲۔ بروما ئیڈ آف پٹاسیم۔ (پٹاسی برومائیڈم) یہ سفید چھ پہلو قلمیں ہوتی ہیں۔ بلا بو۔ تیز نمکین مزہ۔ پانی میں گھل جاتی ہے۔ چونکہ نمی کا اثر اس پر بہت جلد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو بلوری کارک کی شیشی میں رکھنا چاہیئے۔ اس کے استعمال سے اعصاب پر عموماً آرام دہ اثر پڑتا ہے۔ خاص کر اُن پٹھوں پر جو مُنہ کے پچھلے حصّے گلے اور حلقوم کی ابتدا میں واقع ہیں۔ جو لوگ زیادہ کام کی تکان۔ تردد۔ فکر۔ نامیدی اور بیداری (بیخوابی) میں مبتلا ہوں۔ اُن کے لئے اور شرابخوروں کے ہذیان میں اس دوا کے دینے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے۔ باؤ گولہ۔ مرگی۔ تشنج اور رات کی خوفناک خوابیں جو اکثر بچوں کو آتی ہیں۔ اُن میں یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ حاملہ عورتوں کی قے روکنے۔ دمہ۔ کالی کھانسی اور عصبی درد سر یا شقیقہ کے لئے بہت نافع دوا ہے۔ کزاز (ٹے ٹے نس) اور اسٹرکنیا (جوہر کچلہ) کے زہر کی تشنجی حالت کو کم کرنے کے لئے اس دوا کا دینا نہایت مناسب ہے۔ ان کے سوا بعض دفعہ غدودوں کی سوجن میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بہت بڑی مقدار میں یا بار بار خوراکوں کے دینے سے قوت جسمی گھٹ جاتی ہے۔ اور اکثر دل کی حرکت اور طاقت کم ہو جاتی ہے۔ دماغی کمزوری۔ نیند کا غلبہ۔ پست ہمتی پیدا ہوتی ہے۔ حلق میں خشکی اور درد کی تکلیف نمودار ہوتی ہے اور گلے کی حس زائل ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات سرخ قسم کے دانے پیشانی اور چہرے پر نکل آتے ہیں جن میں بعد میں مواد پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ جب اس دوا کے اثر سے یہ علامتیں پیدا ہوں تو اس کو اصطلاح میں برومیزم کہتے ہیں یعنی۔ برومائیڈ سے زہر کی علامات کا پیدا ہونا + مقدار خوراک جوان کے لئے ۱۰ سے ۳۰ گرین۔ ۱۔ ۲ یا ۳ اونس پانی میں گھول کر ۱۰ گرین اُس وقت جبکہ دوا دوبارہ پینی ہو۔ اور ۳۰ گرین اُس وقت جبکہ فوراً تشنج کو روکنا ہو + بچوں کے لئے اس کی خوراک اگر متواتر دینی ہو تو ایک سال کے بچے کے لئے ۲ گرین تک اور ۴ سال کے بچے کے لئے ۴ گرین تک دو یا تین چمچے

پانی میں گھول کر دیں - اور فی سال عمر کے لحاظ سے نصف گرین بڑھاتے جائیں + تشنجی حالت یا مرگی میں اس خوراک کی سہ چند مقدار دی جا سکتی ہے بچوں کو اس کے ہموزن نمک ملا کر کھانے کے ساتھ دے سکتے ہیں - تاکہ بچے کو یہ اشتباہ پیدا نہ ہو کہ یہ دوا ہے +

۱۴ - کلورل (کلورل ہائیڈریٹ) یہ ایک سفید رنگ کی قلمیں ہوتی ہیں - اس کے عموماً مٹر کے دانہ کے برابر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہوتے ہیں - لیکن بعض وقت بڑی بڑی تہوں یا قلموں کی شکل میں بھی ہوتی ہے - اس کی بو نہایت تیز ہوتی ہے - ٹھنڈا اور کڑوا مزہ - زبان پر فوراً حل ہو جاتی ہے - تھوڑی مقدار میں اس دوا کے اثر سے نظامِ جسمانی پر نہایت تسکین بخش تاثیر پیدا ہوتی ہے - زیادہ مقدار میں یہ منوم ہے - اور عموماً اس دوا کھانے کے بعد نصف گھنٹے کے اندر اندر (نیند) غلبہ کر آتی ہے - اور یہ اکثر راحت بخش تازہ دم کرنے والی اور گہری نیند ہوتی ہے - لیکن ایسی گہری نہیں جو غذا کھانے یا کھانسی کے ہونے سے بھی آدمی جاگ نہ سکے - بہت سی حالتوں میں افیون کی بجائے نیند لانے کے لئے اس کو دیا جاتا ہے - لیکن افیون میں اور اس میں یہ تفاوت ہے - کہ اس کے استعمال سے نہ تو نظامِ عصبی میں تحریک ہوتی - اور نہ جاگنے کے بعد دورانِ سر - درد سر - عصبی بیچینی - بھوک کا مرنا یا قبض کا ہونا جیسا کہ اکثر افیون کھانیکے بعد ہوتا ہے - اس میں نہیں پائی جاتی - مگر پہلی چند خوراکوں سے کسی قدر متذکرہ علامات معلوم دیتی ہیں - مگر جب مریض اس کا عادی ہو جاتا ہے - تو یہ علامات پھر پیدا نہیں ہوتیں - کلورل افیون پر ایک اور بھی فوقیت رکھتا ہے - وہ یہ کہ اس کی مقدار خوراک نیند لانے کے لئے بڑھانی نہیں پڑتیں - یہ عصبی درد - گٹھیا - جہازی بیماری - تشنج - دمہ - کھانسی - کزاز - شرابیوں کے ہذیان کی بیماری - اعصاب کی ذکاوت حس اور کل تشنجی امراض - اور جب دماغی تکان کے باعث سے نیند نہ آئے - اور ایسی بیماریاں جن میں بیقراری اور بیخوابی ہو - استعمال کی جاتی ہے +

کلورل سے چونکہ مسموم ہو جانے کے کئی حادثات ہو چکے ہیں - اور بسا اوقات بعض لوگوں میں اس کا اثر دوسروں کی نسبت زیادہ پڑتا ہے - اس لئے اس کو نہایت احتیاط سے برتنا چاہئے + امراض ششش میں جبکہ بلغم

کثرت سے خارج ہوتی ہو تو اس دوا کا استعمال بکمال احتیاط سے کرنا چاہئے کیونکہ اگر یہ دوا زیادہ مقدار میں دیجائیگی - تو منوم ہونے کی وجہ سے مریض بلغم خارج نہیں کر سکیگا - جس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ تنفس میں نہایت دقت واقع ہوگی - دل کے کمزور ہونے کی حالت میں کلورل کا استعمال نامناسب ہے - آرام دہ فائدے کے لئے معمولی خوراک ایک نوجوان کی ۵ سے ۱۰ گرین تک نیند لانے کیلئے ۱۵ سے ۳۰ گرین تک - ہر بیس گرین کے بعد خوراک کو نہایت احتیاط سے ۵-۵ گرین کے انداز سے حسب ضرورت ۳۰ گرین تک بڑھانا چاہئے + شرابی کے لئے بہ نسبت غیر شرابی کے اس کی زیادہ خوراک درکار ہوتی ہے - نقیہ اور کمزور آدمیوں کے لئے خواہ وہ کسی وجہ سے ضعیف ہو گئے ہوں - اس دوا کی خوراک بہ نسبت ایک طاقتور آدمی کے کم ہونی چاہئے نہایت عمدہ طریقہ اس دوا کا پانی میں چینی ڈال کر پینے کا ہے - ایک نہایت عمدہ مرکب سیرپ آف کلورل ہے - جو کہ انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتا ہے - اس کے ایک ڈرام میں ۱۰ گرین کلورل ہوتا ہے - بچوں کے لئے عموماً ایک گرین یا سیرپ کے ۷ قطرے جس میں کلورل ایک گرین ہوگا سال بھر کے بچے کے لئے کافی ہے - بچوں کو اس کی خوراک فی گرین فی سال دینی چاہئے - بعض مرتبہ خصوصاً بچوں میں ایک ہی خوراک سے جلد پر سرخ دانے مثل اری تھیما کے نکل آتے ہیں - یہ نشانات دوا کھانے کے نصف گھنٹہ یا کچھ عرصہ بعد نمودار ہوتے ہیں - لیکن ان کا کوئی ہرج نہیں +

کلورل کا زہرناک اثر - کلورل ایسی دوا نہیں ہے - کہ جس کو عادتاً بغیر کسی بد نتیجہ کے استعمال کیا جائے کلورل پینے والوں کی عادت روز بروز ایسی ترقی کرتی جاتی ہے - کہ وہ بغیر اس دوا کے سو نہیں سکتے - اور مریض کی ایسی قابل رحم حالت ہو جاتی ہے - جیسا کہ عام طور پر افیونی اور شرابی کی ہوتی ہے - اس کا عادی کمزوری اور تکان کا شاکی ہوتا ہے - دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے اور چلنے پھرنے میں سانس چڑھ آتی ہے - ہمت کم ہو جاتی ہے - اور مالیخولیا بڑھتا جاتا ہے - سُرخ دھبے جلد پر نمودار ہوتے ہیں - خصوصاً چہرے اور ناک کے گرد جس کو اصطلاح میں کلورل ایش کہتے ہیں - بعض مرتبہ جسم کے اور حصوں پر بھی اسکروی (احتراق خون) کے مشابہ آثار پیدا ہو جاتا ہے - دوا کی زیادہ خوراک کا اثر یہ ہوتا ہے - کہ سر میں چکر آتے ہیں اور منہ لال ہو جاتا ہے - آنکھیں بند اور بہت سرخ ہوتی ہیں - ٹانگوں میں تشنج ہوتا ہے - اگر اس سے بھی زیادہ خوراک ہو - تو آدمی کے بدن کی حالت ایسی ہو جاتی ہے - کہ اُس میں حس کی طاقت بالکل نہیں رہتی - نبض تیز - چہرہ سرخ اور بعد میں نیلا - پتلیاں سکڑی ہوئیں - اور دم خراٹے سے لیتا ہے - اس کا علاج رائی سے قے کرانا دیکھو نسخہ نمبر ۳۵ - بشرطیکہ مریض نگلنے کی طاقت رکھتا ہو

ورنہ حلق میں ایک مرغی کے پر سے خراش پیدا کرنی چاہیئے۔ جیتا کہ قے آوے۔ پنڈلیوں پر رائی کا پلستر لگانا چاہیئے۔ پاؤں کے تلوے ہتھیلیاں اور ہاتھوں کو خوب ملنا چاہیئے۔ جسمانی حرارت کو قائم رکھنے کے لیئے مریض کو کمبل اُڑھا دینا چاہیئے۔ اور مصنوعی تنفس جس کا ذکر صفحہ پر ہے۔ عمل میں لانا چاہیئے۔ اور فوراً ایک طبیب کو بلانا چاہیئے +

۴۔ **کلوروڈین** (کلوروڈین) ایک سیاہ رنگ کا گاڑھا سیال ہے جس میں مارفیا کلورو فارم اور انڈین ہمپ۔ ہائیڈرو سیانک ایسڈ۔ پیپرمنٹ اور سپرٹ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ خوش ذائقہ۔ معمولی شکائتوں کے رفع کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ مثلاً تشنج معدہ۔ نفخ معدہ۔ قراقر۔ کھانسی اور ضیق النفس کی بیماری میں بھی نہایت مفید ہے۔ کلوروڈین کے استعمال کرنے سے پیشتر مریض کی عمر اور مرض کی حالت اور علامات اور جس اثر پیدا کرنے کے لئے یہ دوا دی جائے خیال کر لینا چاہیئے + مفصلۂ ذیل نقشہ میں جو مقدار خوراک درج ہے وہ نوجوانوں کے لئے ہے +

تسکین دینے اور پسینہ لانے کے لئے ۵ قطرے سے ۱۵ قطرے تک۔ کھانسی زکام۔ انفلوئنزا (　　) تپ لرزہ میں +

آرام دینے اور تشنج دفع کرنے کے لئے ۱۰ سے ۲۵ قطرے تک۔ ضیق النفس برنکائٹس (سوزش حنجرہ) تشنج (کرل) جہازی بیماری میں +

قابض اثر پیدا کرنے کے لئے ۱۵ قطرے سے ۵، قطرے تک۔ ہیضہ پیچش۔ اسہال۔ قولنج میں +

بچّوں کے لئے

عمر	مقدار خوراک	عمر	مقدار خوراک
ایک مہینے سے ۳ مہینے تک	۱ سے ۲ قطرے تک	۳ سال سے ۵ سال تک	۳ سے ۸ قطرے تک
۳ 〃 ۶ 〃	۲، ۴ 〃	۵ 〃 ۸ 〃	۴ ۔ ۱۰ 〃
۶ 〃 ۱۲ 〃	۲، ۵ 〃	۸ 〃 ۱۲ 〃	۸ ۔ ۱۲ 〃
۱ سال سے ۳ سال تک	۳، ۶ 〃	۱۲ 〃 ۱۶ 〃	۱۰ ۔ ۲۰ 〃

کلوروڈین پانی۔ چاء یا کسی اور عرق کے ساتھ دیجا سکتی ہے یا تھوڑی خوراک میں اس کے قطرے مصری پر ڈالکر استعمال کر سکتے ہیں اور (قلیل مقدار میں) جب دوائی کو بار بار پینا ہو تو ہر دو یا تین گھنٹے کے بعد پی سکتے ہیں تا وقتیکہ حسب دلخواہ اثر پیدا نہ ہو +

تنبیہ - کلوروڈین کی شیشی کو نہایت اچھی طرح کاگ لگا کر بند رکھنا چاہئے اور استعمال سے پہلے اس کو خوب ہلا لینا چاہئے - ورنہ گاڑھا حصہ دوا کا تہ نشین ہو جائیگا - اور دوا کی کافی مقدار خوراکوں میں نہیں آئیگی ✣

۵ - کمپونڈ پاؤڈر آف اپیکا کوانا اینڈ اوپیم جس کو ڈورس پاؤڈر (کمپونڈ اپیکا کوانا پوڈر ریوس اپیکا کوانا کمپازیٹا) کہتے ہیں - یہ دوا ڈورس پاؤڈر کے نام سے بہت مشہور ہے - اور خالص اپیکا کوانا کے سفوف سے (جو صفحہ میں درج ہے) صرف اسی نام کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے - ڈورس پاؤڈر ایک ہلکا خاکی رنگ زردی مائل بھورے رنگ کا سفوف ہے - جو اپیکا کوانا اور افیم اور سلفیٹ آف پوٹاس سے مرکب ہوتا ہے - یہ مختلف امراض میں مفید پایا گیا ہے - خصوصاً امراض سینہ اور اُن بیماریوں میں جیسی کہ وجع المفاصل ہے - جن میں کہ معرّق دوا دینے کی ضرورت ہوتی ہے - اپیکا کوانا اور افیم دونو ایک دوسرے کے جُداگانہ اثر کو مدد دیتے ہیں - ملیریا کے موسم یا جگہ میں جبکہ امعا میں نقص ہونے کی وجہ سے بدن پر بخار رہتا ہو - تو ڈورس پاؤڈر اور کونین کو ملا کر دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے - ڈورس پاؤڈر کے کھانیکے بعد مریض کو گرم رکھنا چاہئے - اور متلی روکنے کے لئے جس کا موجب اپیکا کوانا ہے - کوئی سیال چیز کچھ عرصے تک نہیں پینی چاہئے - جوان کے لئے اس کی خوراک اگر دو بارہ یعنی - دوا دو یا تین دفعہ استعمال کرنی ہو تو پانچ گرین تک ہے + ۱۰ گرین اس وقت جبکہ دوا دیر کے بعد دینی ہو - تین مہینے کے بچّے کے لئے چوتھائی سے نصف گرین تک ایک سال کی عمر کے بچّہ کو ایک گرین - اور اسی طرح ہر سال کے لئے چوتھائی گرین بڑھاتے جائیں - ۱۰ گرین ڈورس پاؤڈر میں ۱ - گرین افیون اور ایک گرین اپیکا کوانا ہوتی ہے - اس لئے جس مقدار میں اس کی ضرورت ہو نہایت احتیاط سے وزن کرکے دینا چاہئے - نسخہ ۱۷ اور ۱۸ میں ڈورس پاؤڈر شامل ہے ✣

۶ - سپرٹ آف نائٹرس ایتھر (سویٹ سپرٹ آف نائٹر) سپرٹس ایتھرس نائٹروسائی - ایک شفاف ہلکا زردی مائل سیب کی مانند خوشبودار میٹھا تیز اور ٹھنڈا ذائقے کا عرق ہوتا ہے - جلد کو تحریک کرتا ہے - اور پسینہ زیادہ لاتا ہے - گردوں پر اس کا اثر پیشاب زیادہ لانے کا ہوتا ہے - اس لئے ایسی شکائتوں میں یہ مفید ہوتا ہے - جیسے زکام - بخار اور سوزشوں میں

اور جب جلد خشک اور پیشاب کم آتا ہو۔جوان کی خوراک ۳۰ سے ۶۰ قطرے۔چھ مہینے کے بچّے کے لئے ۳ سے ۵ قطرے تک یکسالہ بچہ کے لئے ۶ سے دس قطرے تک +

۷-**سٹرانگ ٹنکچر آف جنجر** (ٹنکچورا زنجبرس فورٹیر) اس کو ایسنس آف جنجر بھی کہتے ہیں۔چمکیلا قدرے زرد رنگ کا ہوتا ہے۔زیادہ استعمال اس کا مقوّی معدہ کے طور پر ہوتا ہے۔اور اسہال نفخ قولنجی درد میں بھی مفید ہے۔خصوصاً جبکہ باؤگولہ یا عصبی شکایات پائی جائیں۔سرد دوائیوں کے ساتھ بھی اس کو دیتے ہیں جیسے حموضات۔گلے پڑ جانے میں اس کے ایک حصّہ میں تیس حصّے پانی ملا کر غرغرہ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔خوراک ۵ سے ۲۰ قطرے تک۔یک سالہ بچّہ کے لئے ایک قطرہ سے ۴ قطرے تک +

۸-**اپیکا کوائنا پوڈر** (پلوس اپیکا کوائنا) اپیکا کوائنا کے درخت کی جڑھ کا سفوف ہے۔یہ ایک مٹیالہ بھورے رنگ کا سفوف ہوتا ہے۔اس میں ہیک لانے والی بو ہوتی ہے۔یہ ضروری ہے۔کہ اس کا سفوف تازہ ہو۔کچھ عرصہ رکھنے سے یہ جلد خراب ہو جاتا ہے۔زیادہ خوراک میں یہ نہایت عمدہ بے ضرر بناتی قے آور دوا ہے۔تھوڑی خوراک میں اس کا اثر پسینہ لانے کا ہوتا ہے۔اور ہوا کی نالی اور وہ چھوٹی نالئیں جو کہ شُش میں جاتی ہیں۔اُن سے بلغم کے اخراج کو زیادہ کرتا ہے۔اپیکا کوائنا اکثر قے لانے کے لئے برتا جاتا ہے۔اور زیادہ خوراک میں پیچش کے علاج کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اور کم مقدار کی خوراک میں کھانسی اور سانس کی نالیوں اور شُش اور باریک ہوا کی نالیوں کے امراض کے لئے دیا جاتا ہے۔اکثر حاملہ کی قے روکنے کے لئے دیتے ہیں۔شاذ و نادر موقعوں میں اپیکا کوائنا کی بو سے (یعنی سونگھنے سے) فوراً کھانسی چھینکیں۔آنکھوں اور ناک سے پانی کا بہنا۔درد سر۔ضیق صدر یعنی چھاتی گھٹی معلوم ہونا محسوس ہوتا ہے۔جوان کے لئے اس سفوف کی مقدار خوراک قے لانے کے لئے ۲۰ سے ۳۰ گرین تک ایک سالہ بچّہ کے لئے ۲½ سے ۳ گرین تک۔اخراج بلغم یا جلد پر اثر پیدا کرنے کے لئے جوان کے لئے ایک گرین۔اور بچے کے لئے ۱/۱۲ گرین +

۹-**اپیکا کوائنا وائن** (وائنم اپیکا کوائنی) اپیکا کوائنا وائن شکل میں شیری سے مشابہ ہے ذائقہ شراب کی طرح اور قدرے تلخ ہوتا ہے۔اس کا اثر مثل سفوف اپیکا کوائنا کے ہوتا ہے یعنی بڑی خوراک میں مقئی۔تھوڑی خوراک میں معرق اور

مخرج بلغم ہے (یعنی۔ پسینہ لانے والی اور بلغم کو نکالنے والی) اس کے ہموزن پانی ملاکر اگر (تنفس کی راہ) معمولی ربڑ کے فوّارے سے فوار لیجائے تو اکثر دمہ اور شُشش کی پرانی بیماریوں میں مفید پائی گئی ہے۔ سیال ہونے کی وجہ سے بہ نسبت سفوف کے بچّوں کے لئے نہایت موزوں ہے جوان کے لئے مقئی خوراک ۶ ڈرام سے ۸ ڈرام تک ۲۰ اونس (ایک پنٹ) گرم پانی میں ملاکر۔ چھ مہینے کے بچّے کے لئے نصف ڈرام تک ایک اونس پانی میں ۱۔سال کے بچّے کو ۱۔ڈرام تک ۲۔اونس پانی میں اسی طرح فی سال عمر کے لحاظ سے $\frac{1}{4}$ ڈرام ٹنکچر کا اور $\frac{1}{2}$ اونس پانی کا بڑھاتے جائیں اور یہ خوراک ہر پندرہ منٹ کے بعد دیتے جائیں یہاں تک کہ قے آجاوے۔ جلد پر اثر پیدا کرنے (یعنی پسینہ لانے) یا بلغم خارج کرنے کے لئے جوان کی خوراک ۱۰ سے ۲۰ قطرے تک ہے ۱۔مہینہ کے بچّہ کے لئے ۱۔قطرہ چھ مہینے کے بچّے کے لئے ۲۔قطرے پھر ہر سال کے لئے ۱۔قطرہ بڑھائیں۔ اپیکا کوائنا وائن کے ۲۰ قطروں میں ۱۔گرین اپیکا کوائنا ہوتا ہے لیکن اس کی طاقت مختلف مرکبات میں مختلف ہوتی ہے اور اکثر سرکاری فارما کوپیا کی مذکورہ طاقت سے زیادہ تیز ہوتی ہے +

۱۰۔ سائٹریٹ آف مگنیشیا گرینولر ایفروے سنٹ (مگنیشیا سائٹراس گرینولر) یہ سفیدی مائل دانہ دار سفوف ہوتا ہے بامزہ اور قدرے ترشی مائل۔ پانی میں ڈالنے سے خود بخود جوش کھاتا ہے ایا ۲ بڑے چمچے کے قدر پانی میں یا زیادہ سے زیادہ نصف گلاس پانی میں ڈالکر پینا ایک ہلکا مگر عمدہ جلاب ہوجاتا ہے۔ کمزور آدمیوں کے لئے ۲۰ قطرے ٹنکچر جنجر کے بھی ملا دینے چاہئیں۔ ایک چاء کے چمچے کے برابر یہ دوا وائن گلاس بھر پانی میں ڈال کر پینا دافع ترشی ہے اور نیز جرعۂ بارد کا کام دیتا ہے آدھے چاء کے چمچے کے برابر یہ دوا اور ۲۰ قطرے سپرٹ آف نائٹرس ایتھر کے اور $1\frac{1}{2}$ اونس پانی میں ملاکر پینا دافع تپ جرعہ ہوگا جو تپ کے حار درجے میں دیا جا سکتا ہے اگر اس کی تھوڑی مقدار گلاس بھر ٹھنڈے پانی میں جس کو مصری سے میٹھا کیا گیا ہو ملاکر پینا ایک سرد اور مفرح شربت کا کام دیتا ہے۔ چونکہ یہ بدمزہ نہیں ہوتا اس لئے بچّوں کے واسطے نہایت پسندیدہ جلاب اور دافع تپ دوا ہے۔ ایک سالہ بچّے کی خوراک متذکرہ بالا خوراک کا آٹھواں حصّہ ہوگی +

۱۱۔ کمفوریٹڈ ٹنکچر آف اوپیم (ٹنکچورا کمفوری کمپازیٹا کم اوپیائی) اس کو عام

طور پر پے ریے گورک کہتے ہیں۔ خوش رنگ سیال ہے جو افیم۔ جوہر لوبان کافور اور انیسوں کو شراب کے ست میں بھگونے سے تیار ہوتا ہے۔ ان ادویہ کا افیم کے ساتھ ملکر نہایت عمدہ اور مفید مرکب بن جاتا ہے جو عموماً کھانسی۔ ہوا کی نالیوں کی خراش۔ کالی کھانسی اور دیگر امراض سینہ میں مستعمل ہے خاصکر اُس وقت جبکہ خشک اور متواتر کھانسی ہو اور بلغم کم نکلتی ہو۔ اس کے ایک اونس ٹنکچر میں ۲ گرین افیم ہوتی ہے اس لئے اس کو نہایت احتیاط سے تاب کر دینا چاہئے جوان کی خوراک ۳۰ قطرے سے ۱۔ ڈرام تک ہے۔ اگر صرف اسی کو دینا ہو تو مصری پر ڈال کر دے سکتے ہیں لیکن دوسرے مرکبات کے ساتھ ہی آمیز کرکے دینا زیادہ موثر ہے۔ مثلاً اسپرٹ آف نائٹرس ایتھر (شورے کا میٹھا ست) اور اپیکا کوانا وائن کے ہمراہ مقدار خوراک ایک مہینے کے بچے کو ۱۔ قطرہ چھ مہینے کے بچے کو ۳۔ قطرے ایک سال کے بچے کے لئے ۶۔ قطرے ایک سال سے بارہ سال تک فی سال ایک قطرے کے حساب سے اور بعد ازاں ۲۰ سال کی عمر تک ۲ قطرے فی سال کے حساب سے بڑھاتے جائیں +

۱۲۔ کمپاؤنڈ پوڈو فائلم ریزن پلز چونکہ پوڈو فائلم میڈیسن کیس میں نہیں رکھی جاتی (دیکھو صفحہ ۲) جس کے بیان کی یہاں حاجت نہیں یہ ایک مسہل دوا ہے جس کا اثر خصوصیت سے جگر پر پڑتا ہے۔ اس لئے قبض میں اور جگر کے سُست پڑ جانے میں اور جگر کی دیگر مزمن امراض میں نہایت مفید ہے۔ یہ کبھی تنہا نہیں دی جاتی۔ بلکہ اس کے ساتھ اور دوائیں بھی ملائی جاتی ہیں۔ جو اس کے اثر کو بڑھا دیتی ہیں + اس چھوٹے دوائی کے صندوق[۱] میں جو اس کتاب کے ہمراہ ہوتا ہے جلاب کی گولیوں میں پوڈو فائلم ریزن کا ملانا بڑی بھاری جز سمجھی گئی ہے جو بہ نسبت دوسری دوائیوں کے جو اس مطلب کے واسطے ہوتی ہیں سب سے بہتر ہے (دیکھو صفحہ ۲ و بیان نسخہ نمبر ا تتمہ کتاب) +

۱۳۔ سلفیٹ آف کونین (کونی نی سلفاس) خالص کونین کی ریشم جیسی ملائم اور برف کی مانند سفید قلمیں ہوتی ہیں مزہ میں نہایت کڑوی۔ پانی میں بہت کم حل ہوتی ہے تاہم پانی کی رنگت نیلگوں کر دیتی ہے یعنی وہ پانی جس میں کونین گھولی گئی ہو خفیف نیلی رنگت مارتا ہے۔

مفصلہ ذیل امتحان سے اصلی یا کھوٹی کونین معلوم ہو سکتی ہے:۔

[۱] یہ دوائی کے صندوق کارخانہ مرہم عیسے نولکھا (لاہور) سے بھی دستیاب ہو سکتے ہیں +

اصلی کونین خالص سلفیورک ایسڈ میں اچھی طرح سے گھل جاتی اور خفیف زردی مائل رنگت کی ہو جاتی ہے ۱۔گرین کونین - ۱۰ قطرے سلفیورک ایسڈ اور ایک اونس پانی سے ایک نہایت شفاف عرق بن جاتا ہے اگر کونین کا سلفیورک ایسڈ کے ساتھ سرخی مائل رنگ ہو جاوے تو سے لی سین کی ملاوٹ ہوتی ہے اور سیاہ رنگت شکر کی آمیزش بتلاتی ہے اگر کونین کو چاقو کی نوک پر رکھ کر اسپرٹ لمپ پر گرم کریں تو یہ بالکل غائب ہو جائیگی صرف ایک سیاہ رنگ کا دھبہ رہ جائیگا ✤

وہ خاص طریقہ جس سے کہ کونین اپنا اثر کرتی ہے ابھی تک اچھی طرح معلوم نہیں ہوا لیکن یہ ۵ فیصدی لوشن کے طور پر اور اندرونی استعمال سے حیوانی یا نباتی اجسام کی پیدائش کو روکتی ہے یہ مقوی اور دافع حرارت تپ بھی ہے ایسا ہی زچہ کے بخار میں اس کا خاص اثر ہوتا ہے بڑی بھاری تاثیر اس کی تپ ملیریا میں ہوتی ہے کیونکہ یہ اُن باریک کیڑوں کو جو خون میں ہوتے ہیں مار ڈالتی ہے اس میں شک نہیں کہ اسی حالت میں خون کے سفید دانوں کو بھی کسی قدر کم کر دیتی ہے مگر اس کا سب سے زیادہ اثر موسمی تپ کے کرم پر ہوتا ہے یہ نظام عصبی کی حس کو کند کر دیتی ہے اور پٹھوں کو ملیریا کا اثر زیادہ محسوس ہونے نہیں دیتی اور کسی قدر جسم کی اوپری حرارت کو بھی کم کر دیتی ہے (یعنی دافع بخار ہے) یہ حیوانی اور نباتی جاندار مادوں کو پیدا ہونے نہیں دیتی اور اسی وجہ سے سڑنے اور گلنے کو روکتی ہے علاوہ اُس اثر کے جو یہ تمام جسم پر پیدا کرتی ہے اس میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ فعل ہاضمہ پر اس کا خاص اثر ہوتا ہے اور معدہ کی رطوبت ہاضم اس سے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور امعا کی رطوبت بھی بڑھ جاتی ہے ✤

کونین کا اثر کبھی کبھی رحم پر بھی ہوتا ہے اس لئے حاملہ عورتوں کو نہایت احتیاط سے دینی چاہئیے اور اُن عورتوں کو تو بالکل نہیں دینی چاہئیے جن کو خاص طور پر کونین کا مندرجہ ذیل بُرا اثر جلد محسوس ہوتا ہو ✤

مختلف طبائع میں کونین کا اثر مختلف ہوتا ہے کئی ایک کو بڑی خوراک میں بھی کچھ برا اثر معلوم نہیں ہوتا اور بعضوں کو اس کی تھوڑی مقدار کھانے سے بھی کم و بیش بڑا اثر ہو جاتا ہے اس کے اثر یہ ہوتے ہیں:- کانوں میں شاں شاں - سر میں شور - بہرہ پن - سر میں درد - منہ سُرخ - کبوتر کی سی لال آنکھیں - دھندلی نظر - جلد پر کیڑے کے کاٹنے کی مثل دھپڑ سے پڑ جاتے ہیں - سانس لینے میں دِقّت اور دست لگ جاتے ہیں - شاذ و نادر ایسا بھی ہوا ہے

کہ ایک گرین کی مقدار دینے سے ہی متذکرہ بالا نتائج پیدا ہو گئے ہیں جو کونین کی ایک بڑی خوراک یا تھوڑی تھوڑی متواتر خوراکوں کے دینے سے پیدا ہوتے ہیں یا ایک ہی خوراک کونین کی زیادہ مقدار میں دینے سے یہ حالتیں پیدا ہو گئی ہیں ان مجموعے اثروں کو جو کونین کی ایک بڑی خوراک یا تھوڑی متواتر خوراکوں کے دینے سے پیدا ہوتے ہیں اصطلاح میں سنکونزم کہتے ہیں یہ علامات چند دنوں میں بالکل جاتی رہتی ہیں لیکن بعض اوقات مستقل طور پر کانوں میں شاں شاں اور قدرے بہرہ پن باقی رہ جاتا ہے ٭

ملیریا کے بخاروں میں۔عصبی درد میں۔ وجع المفاصل میں خصوصاً جبکہ یہ بیماریاں دورے کے ساتھ ہوں یعنے وہ دورے جو مقررہ گھنٹوں یا دنوں کے بعد واقع ہوں اور قوت دینے اور ہاضمہ کو قوی کرنے کے لئے اور کئی قسم کی کمزوری اور سوء ہضمی میں کونین کا خاص استعمال ہوتا ہے۔ آلات انہضام طعام پر جو اثر یہ پیدا کرتی ہے اور سڑاند روکنے کی قوت جو اس میں ہوتی ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے ان ہر دو وجوہ سے کونین اس سوء ہضمی میں نہایت مفید ہے جس میں معدہ کے اندر ترشی بڑھ جاتی ہے اور نفخ ہو جاتا ہے۔کمزوری ہاضمہ کی تمام بیماریوں میں اور خصوصاً اُس نقاہت میں جو کسی سخت مرض کے بعد رہ جاتی ہے نہایت نافع ہے ٭

کونین حفظ ماتقدم کے طور پر ملیریا کے تمام امراض کو روکنے کے لئے مفید ہے۔خراب موسم یا وہ مقامات جہاں ملیریا بکثرت ہوتا ہے اگر لوگ ایک یا دو گرین کونین روزانہ استعمال کریں یا نسخہ ۶۷ و ۶۹ و ۷۶ کو استعمال میں لادیں یا تھوڑی سی شیری میں ملاکر پئیں تو بہت فائدہ ہوتا ہے ٭

عام قاعدہ یہ ہے کہ جب قبض ہو تو تاوقتیکہ قبض کشا دوائی کے ذریعہ سے شکم کی صفائی نہ ہولے کونین نہیں کھانی چاہیئے ٭

تپ میں بھی کونین کا استعمال قبض دور کرنے کے بعد کرنا چاہیئے۔طبیب کی صلاح بغیر اس کو عام طور پر سرد اور گرم درجہ تپ میں نہیں دینا چاہیئے

کونین کا استعمال اسی وقت مناسب ہے جبکہ بخار اتر رہا ہو اور پسینہ آنا شروع ہو گیا ہو اور بدن ٹھنڈا ہو۔اس کو عموماً لیموں کے رس یا گندھک کے تیزاب میں (جیساکہ نسخہ ۶۷ و ۶۹ ہے) دیتے ہیں لیکن جبکہ اس کا کھانا کسی مریض کے لئے نہایت قابل نفرت ہو یا جب معدہ میں خراش ہو تب گولیوں

کی صورت میں جو گوند سے بنائی جاویں دے سکتے ہیں لیکن کونین کی گولی ہمیشہ تازی بنانی چاہیئے کیونکہ ایک ہفتہ سے زیادہ پڑے پڑے یہ سخت اور ناکارہ ہو جاتی ہیں بعض دفعہ یہ واقعہ ہوتا ہے کہ کونین اپنا پورا اثر نہیں کرتی تا وقتیکہ تمام نظام میں کھار نہ ہو اور اس لئے یہ مناسب ہوگا کہ حالت تپ میں کونین اور کھار دوائیاں مطابق نسخہ ۳۵ و ۳۶ یا سٹریٹ آف مگنیشیا متذکرہ صفحہ ۱۲ میں ملا کر دیں۔ جبکہ کانوں میں آوازیں اور شور سنائی دے یا بہرہ پن ہو جاوے تو اس سے معلوم ہوگا کہ کونین کافی مقدار میں دی گئی ہے ایسی حالت میں کونین کی مقدار یا تو کم کر دی جائے یا بالکل بند۔ بخاروں میں جوان آدمی کے لئے کونین کی خوراک ۵ سے ۱۰ گرین تک ہر چار گھنٹے کے بعد دینی چاہیئے یا ۱۵ سے ۲۰ گرین تک ایک ہی دفعہ اسے دے سکتے ہیں جبکہ تپ کی نوبت روکنے کا خیال ہو * بچوں کی خوراک عمر کے مطابق آدھی گرین سے اوپر ہونی چاہیئے جیسا کہ صفحہ ۵ میں مفصل بیان کیا گیا ہے جوان آدمی کی پوری خوراک ۱۰ گرین یعنے $\frac{1}{2}$ ۱ سکروپل کو معیار ٹھہرالیں جبکہ ہاضمہ کی مدد کے لئے یہ دوا دی جائے یا طاقت دینے کے طور پر نقاہت دور کرنے کے واسطے استعمال کی جائے تو اس کی خوراک ۱ سے ۲ یا ۳ گرین نہایت موزون ہے *

سنکونا کی چھال میں [illegible] کے اور بھی اجزا ایسے ہیں کہ جن کا نہایت اچھا اثر ملیریا میں ہوتا ہے ایک مرکب جس کا نام سنکونا فبری فیوج یا مکسڈ سنکونا الکلائڈ ہے ہندوستان میں جو کہ سرکاری سنکونا کے باغات ہیں اُن سے یہ طیار ہوتا ہے اس کو بجائے کونین کے استعمال کر سکتے ہیں صرف نقص یہ ہے کہ بعض لوگوں میں اگر اس کی زیادہ خوراک دی جائے تو متلی پیدا کرتی ہے اس کو گندھک کے تیزاب میں حل کر کے دینا چاہیئے اور نسخہ ۶۰ میں بجائے کونین کے اگر وہ نہ مل سکے تو اسے استعمال کر سکتے ہیں *

۱۴۔ **سلفیٹ آف سوڈا** (سوڈی سلفاس) سلفیٹ آف سوڈا "گلابرز سالٹ" کے نام سے زیادہ تر مشہور ہے اس کی ترچھی شفاف قلمیں ہوتی ہیں۔ لیکن بعض دفعہ جب خالص میسر نہ ہو تو سوئی کی طرح باریک قلموں میں ملتا ہے۔ سلفیٹ آف سوڈا نمکین جلاب ہے جس سے پانی کی طرح پتلے دست آتے ہیں اور گردوں پر بھی اس کا ہلکا اثر پڑتا ہے مثل اور نمکین جلابوں کے جب اس کو زیادہ خوراک میں دیا جائے تو نبض کی حرکت کو کم اور جسم کو کمزور کر دیتا ہے اسی وجہ سے اس کو جلاب بارد کہتے ہیں اور سوزشوں میں جیسا کہ امعا کی

* واقعہ کونین بھی آجکل عام طور پر مل سکتی ہے جس کو "زمر اینڈ کو" نے تیار کیا ہے *

سوزش اور بخاروں میں بھی مفید ہے اس کو سنا کے ساتھ بجائے سلفیٹ آف گمنیشیا یعنی اپسم سالٹ کے جو کہ متلی لانے والا تیز جلاب ہوتا ہے اور اُس مشہور نسخہ کی جا بجا جس کو بلیک ڈرافٹ کہتے ہیں استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ اس کا اثر بہ نسبت اپسم سالٹ کے ہلکا اور اُس سے کم ناگوار ہے یہ زیادہ تر کمزور آدمیوں کے لئے موزون ہے اور اُن موقعوں میں مفید ہے جبکہ ایک ہلکے جلاب کی ضرورت ہو اس کی خوراک زیادہ کرنے سے نہایت اچھا اور بلا نقص اثر بہ نسبت دیگر نمکین جلابوں کے ہوتا ہے اس لئے اس کتاب میں بجائے اور نمکوں کے نسخوں میں زیادہ تر اس کا استعمال کیا گیا ہے - کارلسباڈ - فریڈرک شال اور ہنیاڈی جے نوز کے چشموں کے پانیوں کی کامیابی زیادہ تر سلفیٹ آف سوڈا پر منحصر ہے جو کہ مختلف بیماریوں کے علاج میں مفید پائے جاتے ہیں - اگر چشموں کے پانی مل سکیں تو سلفیٹ آف سوڈا کی بجائے استعمال کر سکتے ہیں خاصکر آخر الذکر پانی بالکل بے ذائقہ ہوتا ہے - سلفیٹ آف سوڈا کی خوراک جوان کے لئے ½ اونس ہے ایک اونس پانی میں گھول کر اور خوش ذائقہ کرنے کے لئے عرق لیموں کی رس کا ایک چھوٹا چمچہ ملا کر یا ۸ سے ۱۰ قطرے پانی ملے ہوئے ہلکے گندھک کے تیزاب کے ڈائلر ٹیکم (۱۰۰) کو بلوری کارک کی شیشی میں رکھنا چاہیئے +

اب اُن دوائیوں کی شناخت - خاصیتیں خوراکیں اور خاص استعمال لکھے جاتے ہیں جو عام طور پر بازاروں سے مل سکتی ہیں :-

۱- ایلم ہندی پھٹکری جبکہ خالص ہو تو بے رنگ قلمدار اور نیم شفاف ڈلیوں کی صورت میں پائی جاتی ہے اس کا مزہ ترش میٹھا اور زبان کو پکڑنے والا ہوتا ہوتا ہے بازاری پھٹکری جب خالص نہ ملے تو اس کو دوا کے طور پر استعمال میں لانے سے پہلے آب مقطر میں چھان لیں اور پھر اس کا پانی خشک کر کے قلمیں بنا لیں یعنے جب بخار بن کر پانی اڑ جاتا ہے تو اُس کی قلمیں باقی رہ جاتی ہیں اگر آب مقطر نہ ملے تو جوش دیا ہوا پانی اس کی جگہ استعمال ہو سکتا ہے پھٹکری بہت بڑی قابض دوا ہے اور جسم کے جس حصے پر اس کو لگایا جاوے اُس کو سکیڑ دیتی ہے اور اس طرح عروق کے کٹے ہوئے سروں اور اُن سوراخوں کو جہاں سے خون یا رطوبت نکلتی ہو بند کر دیتی

ہے اس کو "لوشن" کے طور پر زخموں پر اُن صورتوں میں استعمال کرتے ہیں جبکہ یہ ڈر ہو کہ زخم کا انگور حد سے زیادہ بڑھنے لگا ہے نیز گلا آجانے یا حلق کے زخمی ہونے میں غرغرہ اور آشوب چشم میں قطور کے طور پر استعمال کی جاتی ہے اور سر پستان کو دکھنے کی حالت میں اس سے دھویا جاتا ہے اور اس غرض کے لئے پچکاریوں میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اندرونی استعمال اس کا بہت کم کرتے ہیں لیکن یہ دستوں اور پُرانی قسم کے جاری مواد اور رسنے والی رطوبتوں کو بند کر دیتی ہے +

۲-کلورائیڈ آف ایمونیا اس کو عام طور پر 'سال ایمونئیک' اور ہندی میں نوشادر کہتے ہیں یہ بے رنگ بے بو-قدرے شفاف- سخت طبقدار ٹکڑے ہوتے ہیں جو مشکل سے پیسے جاتے ہیں لیکن پانی میں بالکل حل ہو جاتے ہیں نمکین- ٹھنڈا مزہ اندرونی طور پر ۸ یا ۱۰ گرین روزانہ خوراک میں یہ الٹرےٹو اثر ظاہر کرتا ہے یعنے اس کے اثر سے جسم میں ایسی تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس سے بیمار کی طبیعت حالت اصلی پر آجاتی ہے بڑی خوراک میں یہ محرّک ہے اس کا اثر زیادہ تر غدودوں پر ہوتا ہے یہ تاپ تلی اور جگر کی پُرانی بیماروں اور سر کے عصبی دردوں اور گنٹھیا جیسی بیماریوں اور حیض کے رُک جانے میں مفید ہے۔ بیرونی طور پر اسے حل کرکے بڑھے ہوئے غدودوں اور سوجوں پر لگاتے ہیں زیادہ تر استعمال اس کا اس طرح سے کرتے ہیں کہ شورہ قلمی کے ساتھ آمیز کرکے ٹھنڈک پہنچانے والے لوشن یا برف بنانے والا مکسچر بناتے ہیں (دیکھو نسخہ ۸۳)۔

۳-ایسا فٹیڈا ہندی میں ہینگ کہتے ہیں ایک درخت کی گوند ہے جو ایران اور شمالی ہند میں پیدا ہوتا ہے اس کے بے ڈول ٹکڑے جن کا بعض بعض حصہ سُرخی مائل اور آنسوؤں کی طرح گول اور صاف ہوتا ہے اور اگر پرانے ہوں تو ملگجا اور زردی مائل ہو جاتا ہے ہینگ ایک محرّک اور دافع تشنج دوا ہے جو اختناق الرحم- نفخ اور عصبی امراض زنان میں مفید ہے خوراک ۵ سے ۱۰ گرین مگر عموماً اس کو دوسری دوائیوں کے ہمراہ ملا کر دیتے ہیں شاذ و نادر حالت میں ہینگ سے سر چکراتا یا غشی آجاتی ہے۔ ہینگ نسخہ نمبر ۱۰۵ میں داخل ہے +

۴-بیل ایگل مارملاس اس کو سٹون ایپل بھی کہتے ہیں ہندی نام بیل

یا بینگری ہے یہ درخت ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اس کا پھل دواؤں میں برتا جاتا ہے جو قد میں سنترے کے برابر ہوتا ہے اس کا چھلکا سخت لکڑی کی طرح جس کے اندر ۱۰ یا ۱۵ خانے ہوتے ہیں اور ہر ایک خانے میں بہت سے بیج اور چپچپا شفاف گودا ہوتا ہے اس کا مزہ اور بو تارپین کے تیل سے ملتا جلتا ہے اس میں ٹے نک ایسڈ ہوتا ہے اس وجہ سے یہ قابض ہے مگر ملین بھی ہے یہ ہر دو متضاد اثر صرف چند اور قابض دواؤں میں پائے جاتے ہیں مزمن اسہال اور پیچش میں یہ نہایت مفید ہے اور نیز بچوں کی بے قاعدہ اجابتوں میں بھی جن میں کبھی قبض اور کبھی اسہال ہوتے ہیں بیل کے سب سے عمدہ مرکب جوشاندہ اور شربت ہیں ❖

جوشاندہ اس طرح بنائیں:- ۳ اونس خشک بیل یا اگر مل سکے تو ۱½ اونس نیم پختہ تازہ بیل کو اس کے بیج اور چھلکے کو دور کرکے ۲۰ اونس پانی میں جوش دیں حتےٰ کہ پانی سوکھ کر ۱۰ اونس رہ جائے۔ جوان کے لئے مقدار خوراک ۲ اونس دن میں ۳ یا ۴ مرتبہ۔ بیل کا شربت ۲ اونس پانی ایک ڈرام شکر سفید اور نصف متوسط قد کے ایک بیل کے رس سے جس میں سے ریشے نکال دئے جائیں بنایا جاتا ہے۔ یہ شربت دن میں ۳ مرتبہ پی سکتے ہیں ❖

۵۔ **کسٹر آئل** - (اولیم ریسینی) ہندی میں ارنڈی کا تیل۔ یہ تیل ارنڈ کے بیجوں کو دبا کر نکالا جاتا ہے یہ ہلکا اور نہایت عمدہ جلاب ہے یہ خیال رہے کہ تیل تازہ ہو کیونکہ اگر یہ بدبودار یا گندہ ہو تو اس سے خراش اور مروڑ اور بعض وقت تکلیف دہ اسہال لگ جاتے ہیں جب تازہ اور عمدہ ہو تو مروڑ اور خراش پیدا نہیں کرتا اور اسی لیئے نازک مزاج آدمیوں اور حاملہ عورتوں کے لئے مناسب جلاب ہے یا اُن اشخاص کے واسطے جو اعضائے اندرونی کی ایسی مرض میں مبتلا ہوں کہ جن میں تیز جلاب دینا منع ہو عام قبض کے لئے بھی یہ ایک نہایت عمدہ قبض کشا دوائی ہے کیونکہ اُس کی خوراک جب بار بار لینے کی ضرورت ہو تو رفتہ رفتہ کم کی جا سکتی ہے حالانکہ دوسرے جلاب زیادہ استعمال سے کم موثر ہوتے جاتے ہیں اور ہر دفعہ اُن کی مقدار زیادہ کرنی پڑتی ہے اس کا متلی آور مزہ اولاً تھوڑا سا لیموں کا رس منہ میں رکھ لینے یا اس کو پپرمنٹ کے پانی کے ساتھ ملا لینے یا ہموزن گلیسرین میں آمیز کرکے دار چینی سے خوشبو دے لینے سے رفع ہو سکتا ہے۔ جوان کے لئے ½ اونس سے ۱ اونس تک۔ بچوں کے لئے نصف ڈرام سے دو ڈرام تک ❖

۶۔ **کمفر** (کمفورا) اس کا ہندی نام کافور ہے کافور ایک درخت کا منجمد تیل

ہے جو جاپان اور چین میں پیدا ہوتا ہے۔ سفید۔ کم شفاف ڈلیاں جن کی قلمی ساخت ہوتی ہے۔ تیز بو تیز اور کڑوا ذائقہ جس کے پیچھے منہ میں ٹھنڈ محسوس ہوتی ہے سارے جسم پر اس کا محرک اثر پڑتا ہے نیز جلد کے فعل کو تیز کرتا ہے اور پھر پسینہ لاتا ہے زیادہ خوراک میں یہ مسکن اور دافع تشنج ہے اور بہت سی امراض مثل باؤگولہ۔ دمہ۔ گنٹھیا۔ نقرس۔ ہیضہ۔ زکام۔ کالی کھانسی اور خفقان میں مستعمل ہے لیکن بعض بیماریوں میں اس کا فائدہ مشکوک ہے خوراک جوان کے لئے ۲ سے ۵ یا ۸ گرین تک ؞

کافور کے مرکب جو کہ حسب ضرورت بنائے جاتے ہیں کافور کا پانی (کمفر واٹر) اور کافور کا ست (سپرٹ آف کمفر) ہیں۔ کافور کا پانی اس طرح بنایا جاتا ہے کہ چند کافور کی ڈلیاں آب مقطر کی بھری بوتل میں ڈالی جائیں اور چند گھنٹوں تک اُس میں پڑی رہیں۔ کافور چونکہ پانی میں بہت کم حل ہوتا ہے اس لئے پانی اس کی تھوڑی سی مقدار کو حل کر سکتا ہے۔ کافور کا پانی بجائے خود دوائی کے طور پر استعمال نہیں ہوتا بلکہ دوسری دوائی کے ساتھ ملا کر دیا جاتا ہے جب سادے پانی کی جگہ کافور کا پانی استعمال کرنا ہو تو کافور کے پانی کے ساتھ دوسری دوائیں ملانے سے پانی کے خالص ہونے کی پھر کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ کافور کا ست (سپرٹ آف کمفر) ۱۔ ڈرام کافور کو ۱۔ اونس اور ۱۔ ڈرام رکٹی فائیڈ اسپرٹ میں حل کرنے سے تیار ہوتا ہے۔ اگر سپرٹ آف کمفر (ست کافور) کے ۵ قطرے گھنٹے گھنٹے کے بعد ابتدا ہی میں زکام کے لئے استعمال کئے جائیں تو اکثر اس سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے یہ اور بھی بہت سی بیماریوں کے لئے جب کہ کسی محرک دوا کی ضرورت ہو مثلاً بخار اترنے کے وقت دل دھڑکنے۔ کالی کھانسی۔ دمہ۔ باؤگولہ (ہسٹریا) اور درد کے ساتھ حیض آنے کی حالت میں نہایت مفید ہے یہ باہر بھی لگائی جاتی ہے اور موچ۔ چوٹ۔ پرانے گنٹھیا میں مفید ہے پرانے اور نا اچھے ہونے والے پھوڑوں پر اگر اس کو بار بار لگایا جائے اور خشک ہونے دیا جائے تو یہ اُن کے بڑھنے کو روک دیتا ہے جوان کی خوراک ۱۰ سے ۲۰ قطروں تک ۱۔ اونس پانی میں ملا کر۔ پانی ملانے سے ایک سفید سی تہ پانی کے نیچے بیٹھ جاتی ہے +

۷۔ **سلفیٹ آف آئرن** (فیری سلفاس) جس کا مشہور نام گرین وٹرئیل اور ہندی نام ہیرا کسیس ہے ہیرا کسیس سبز قلمدار ٹکڑے ہوتے ہیں ہلکی بو اور سیاہی کی طرح کا مزہ کل مرکبات فولاد خواہ وہ اپنی طاقت میں کم و بیش ہوں قریباً ایک ہی سا اثر رکھتے ہیں لیکن بعض بعض سے زیادہ قابض ہیں۔ مرکبات فولاد کا خاص استعمال اُس کمزوری میں ہوتا ہے جس میں جسم زرد ہو جائے اور یہ بیماری اکثر عورتوں کو ہوتی ہے خاصکر جوان لڑکیوں کو جس کا نام انیمیا یا کلوروسس یعنے خون کا سفید پڑ جانا ہے۔ خون کا سرخ ہونا اُن سرخ دانوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو کہ خون میں کثرت سے پائے جاتے ہیں اور جن کی

کیمیاوی بناوٹ میں فولاد ہوتا ہے جب یہ سرخ دانے جو خوردبین سے دیکھے جا سکتے ہیں، اپنی اصلی مقدار سے کم ہو جاویں تو وہ فولاد دینے سے بڑھ جاتے ہیں اُن کی زیادتی کے ساتھ خون اپنی اصلی سرخ رنگت پر آ جاتا ہے صحت اور طاقت عود کر آتی ہے فولاد کا بالواسطہ اثر عورتوں کے ماہواری ایام پر ہوتا ہے اس لئے اکثر بے قاعدگی ایام میں اس کا دینا مفید ہوتا ہے - قاعدہ یہ ہے کہ فولاد کے استعمال سے پہلے جلاب دے دینا چاہیئے یہ خوب یاد رہے کہ کل مرکبات فولاد پاخانے کی رنگت کو کچھ نہ کچھ سیاہ کر دیتے ہیں اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ بعض غیر معمولی طبیعت کے لوگوں میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ اگر وہ کسی صورت میں بھی فولاد کا کوئی مرکب کھا لیں تو فتور ہاضمہ یا پیٹ کی درد اور سر کے بھاری ہونے کی ضرور شکایت کرتے ہیں - فولاد کھانے کے بعد جب یہ علامتیں ظاہر ہوں تب اس کی خوراک بہت کم کر دینی چاہیئے یا بالکل بند - مرکبات فولاد کھانے کے بعد منہ کو خوب دھو لینا چاہیئے تاکہ دانت کالے نہ ہو جاویں +

ہیراکسیس اپنے اندر فولادی نمکوں کی تاثیر رکھنے کے علاوہ نہایت تیز قابض بھی ہے لیکن تاہم جہاں فولاد کی ضرورت ہو اس کو دے سکتے ہیں جوان کی خوراک ۲ سے ۵ گرین تک ۲ یا ۳ اونس پانی میں بچے کے لئے ۱/۴ سے ۱/۲ گرین تک تھوڑے سے پانی میں گھول کر دینا چاہیئے یہ کبھی کبھی بیرونی طور پر بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً اُن پھوڑوں پر اس کا اثر کاسٹک (جلا دینے والا) کے طور پر ہوتا ہے جو جلد مندمل نہیں ہوتے ہیں) اور جس میں نرم موٹا اور زرد رنگ کا انگور آ جاتا ہے اگر اس کو پانی میں حل کر کے لگایا جاوے تو کم تیز ہوتا ہے یا زخموں پر صرف محرک اثر پیدا کرتا ہے - ہیراکسیس دافع عفونت اغراض کے لئے بھی مستعمل ہے - (دیکھو تتمہ کتاب نمبر ۱۲۸) +

۸ - **پومے گرے نیٹ** (پونیکا گرے نیٹم) ہندی میں انار کہتے ہیں - انار کے درخت کی دو چیزیں جوشاندہ کے طور پر استعمال ہوتی ہیں یعنی جڑ کی چھال پھل کا چھلکا ہر دو تازہ ہوں یا خشک جڑ کی خشک چھال کی قلم جیسی بھورے زرد رنگ کے ٹکڑوں کی شکل ہوتی ہے اور اندر سے زرد ہوتی ہے - بے بو لیکن زبان پکڑنے والا ہلکا سا کڑوا مزہ - پھل کا خشک چھلکا کچھ کم و بیش مڑے ہوئے ٹکڑوں میں ہلکا بھورے رنگ کا ہوتا ہے - مزہ جڑ کی چھال کی

طرح ہوتا ہے - جڑ کی چھال کا جوشاندہ کدودانہ مارنے اور مزمن اسہال اور پیچش میں قابض اثر پیدا کرنے اور آبلہ دہن میں غرغرہ کرنے کے طور پر خاص کر استعمال ہوتا ہے - انار کے چھلکے کا جوشاندہ پیچش اور اسہال کے لئے زیادہ مفید ہے اور کوا لٹک آنے یا گلے پڑ جانے میں بطور قابض اثر کے بہت اچھا ہے +

جوشاندہ بنانے کا طریق :- انار کے درخت کی جڑ کی تازی چھال ۲ اونس (اگر نہ مل سکے تو خشک چھال ۳ اونس) ۲ پائینٹ پانی میں یہانتک اُبالیں کہ ایک پائینٹ پانی رہ جاوے پھر چھان کر کدودانہ کی مرض میں استعمال کریں دیکھو کدودانہ کا بیان - اسہال اور پیچش کے واسطے دن میں ۱ - اونس سے ۳ - اونس تک پینا چاہیئے - انار کے چھلکوں کا جوشاندہ بھی اُسی طرح بنایا جاتا ہے جس طرح کہ چھال کا - اور اُس کی خوراک ۱ سے ۱½ - اونس تک دن میں ۳ دفعہ ہے بجائے پانی کے اگر دود میں اس کا جوشاندہ بنائیں تو امراض امعا میں بعض دفعہ زیادہ مفید ہوتا ہے - ان جوشاندوں کو بامزہ بنانے کے لئے چند لونگ یا اور دیگر خوشبودار چیزیں ملا دیں یہ ہر دو جوشاندے انتڑیوں کی بیماریوں میں خاصکر دیسیوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے +

۹ - نائٹریٹ آف پٹاش (پٹاسی نائٹراس) جو سالٹ پیٹر کے نام سے مشہور ہے - ہندی میں شورہ قلمی - اس کی سفید قلمیں ہوتی ہیں ذائقہ ٹھنڈا - نمکین - ہندوستان کے بہت سارے حصّوں میں یہ زمین پر اپنی اصلی حالت میں پایا جاتا ہے - معمولی بازاری شورہ اکثر اوقات اس قدر صاف نہیں ملتا کہ دوائی کے طور پر اُس کا اندرونی استعمال کیا جاوے لیکن یہ بڑی آسانی سے اس طرح صاف ہو سکتا ہے کہ گرم پانی میں حل کر کے چھان لیں اور ایک طرف رہنے دیں حتےٰ کہ خشک ہو کر قلمیں بن جائیں - یہ جلد اور گردے کو تحریک دیتا پسینہ - پیشاب زیادہ لاتا ہے لہذا جسم کو سرد کر دیتا ہے - یہ بخاروں سوزش والی حالتوں معمولی زکام - گنٹھیا - برنکائٹز (سوزش حنجرہ) اور بہتری امراض میں مفید ہے جوان کی خوراک ۸ سے ۲۰ گرین تک ہے بچوں کی خوراک صفحہ ۶ کے نقشے کے مطابق جوان کی ۲۰ گرین خوراک کا معیار ٹھہرا لو - اس کا ایک نہایت عمدہ بخاروں میں ٹھنڈک دینے والا شربت ۲ ڈرام شورہ قلمی ۲ لیمو کی رس اور ۲ پائنٹ پانی اور تھوڑی سی مصری ملانے سے بنتا ہے +

۱۰ - سے نالیوز - کے شیا (سے نا الگزنڈرینا فولیا) ہندی سنا مکی - سکندریہ یا مصر کی سنا نہایت عمدہ ہوتی ہے اس کے پتے ایک اینچ لمبے بھورے سبزی مائل ڈنڈی کے پاس سے پتا ایک طرف بڑا ہوتا ہے ایک طرف چھوٹا - ہندی سنا کے پتے (جو "ٹنی ولی" میں پیدا ہوتی ہے) قریباً دو اینچ لمبے ہوتے ہیں بناوٹ میں سخت

اور نیز ڈنڈی کی طرف سے پتّا ایک جانب چھوٹا ہوتا ہے ایک جانب بڑا۔ رنگ سبز اور میٹھا مزہ۔ بسا اوقات برگ سنا میں "سولی نوسٹیما آرجل" (جس کا دیسی نام ارجل ہے) کے پتّے جن پر نظر بہت کم پڑتی ہے ملا دیتے ہیں لیکن یہ سنا کے پتّوں سے موٹے اور کرخت اور ڈنڈی کے پاس سے پتّے دونو جانب برابر ہوتے ہیں اور مزے میں کڑوے۔ ہندوستان کی سنا اور ارجل کے پتّے دونو مصر کی سنا کی طرح دست آور ہیں لیکن یہ پیٹ میں درد اور مڑوڑہ پیدا کرتے ہیں جوکہ سنا مکی نہیں کرتی۔ سنا بے ضرر اور موثر جلاب ہے جو بچوں بوڑھوں حاملہ عورتوں اور ہلکی طبیعت کے لوگوں کے لئے بہت موزون ہے لیکن دود پلانیوالی عورتوں میں اس کا دینا اچھا نہیں کیونکہ اس کا دست آور اثر دود میں چلا جاتا ہے اور بچّے کے لئے موجب قولنج ہوتا ہے۔ سنا کا ذائقہ خیساندہ کو مصری سے شیریں کرنے اور دود ملا دینے سے دور ہو جاتا ہے جبکہ یہ معمولی چاء کی طرح بن جاتا ہے۔ سنا کا خیساندہ ۱۰۔ اونس کھولتے ہوئے پانی میں ۱۔ اونس سنا اور ۳۰۔ گرین سونٹھ کو ایک گھنٹے تک بھگو رکھنے سے تیار ہوتا ہے جس کو پیچھے چھان لیتے ہیں۔ انفیوژن سنا اپسم سالٹ کے ہمراہ پورانے زمانے کا ایک نہایت عمدہ عام مستعمل مرکب ہے جو بلیک ڈرافٹ کے نام سے مشہور ہے +

بچوں کے جلاب کے لئے نہایت سہل اور جلد تیار کرنے کا نسخہ یہ ہے ایک ہچچہ چاء کے برابر سنا کے پتے ۴۔ اونس کھولتے ہوئے پانی میں ۱۰ منٹ تک بھگو دیں چاء کی پیالی میں چھان کر میٹھا کرنے کے لئے چینی ملا دیں اور بچے کو خالی پیٹ علے الصباح پلادیں یہ ۳ یا ۴ سال کے بچّے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں +

۱۱۔ اسٹرامونیم (دہاتورا سٹرامونیم) ہندی دھتورہ۔ دھتورہ کے پتے اور کونپلیں دواءً استعمال ہوتی ہیں۔ پیدائش اس درخت کی ہندوستان میں ہے اس کے تخم زہریلے اور مرچ کے بیج سے نہایت مشابہ ہیں۔ بڑے بڑے اور محربدار گہرے کٹے ہوئے پتے۔ بودار۔ تلخ اور متلی آور مزہ۔ پتے صرف ضیق النفس کے روکنے کے لئے چرٹ کے طور پر پیتے ہیں +

دھتورہ کا ایک مرکب افیون کی زہر میں بطور فاد استعمال کیا جاتا ہے لیکن چونکہ اس کے تیار کرنے میں وقت درکار ہوتا ہے اس لئے سوائے ہسپتالوں یا ڈسپنسریوں کے جہاں کہ یہ بنا بنایا موجودہ رہتا ہے اس کا ملنا مشکل ہوتا ہے +

۱۲۔ سلفر (سلفر سبلی میٹم) ہندی میں اس کو گندھک کہتے ہیں جو گندھک دواؤں میں استعمال ہوتی ہے اُس کو تصعید گوگرد یعنی جوہر گندھک کہتے ہیں اور یہ اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال ہوتی ہے اندرونی طور پر یہ دوا ملین

اور قبض کشا ہے خصوصاً امعا پر عمل کرنے کے لئے اس وقت دی جاتی ہے جبکہ بواسیر ہو یا جلد پر دانے یا دھپڑ نکل آئے ہوں - جوان کی خوراک ۲۰ سے ۶۰ گرین تک - بچوں کے لئے ۲ سے ۵ گرین تک - قرص کی صورت میں اس کا بیرونی استعمال ایسی مرہموں میں ملا کر کیا جاتا ہے - جو خاص کر خارش کے لئے سلفر نسخہ ۹۲ میں موجود ہے +

جن دوائیوں کا بیان ہو چکا ہے وہ ٹکیوں کی صورت میں بھی ولایت سے بنی بنائی آتی ہیں جن کو ٹیبلائڈ کہتے ہیں اور بیروز ویلکم اینڈ کمپنی سنوہل بلڈنگ لنڈن اس کی موجد ہے - اس کمپنی نے مندرجہ ذیل دوائیوں کے ٹیبلائڈ کا ایک صندوقچہ اس کتاب کے ہمراہ رکھنے کے لئے تیار کیا ہے - ٹیبلائڈ عام دوائیوں کی بجائے آسانی سے استعمال کی جا سکتی ہیں :-

برومائیڈ آف پٹاسیم	۵ اور ۱۰ گرین کی ٹکیاں
کلورال	۵ گرین کی ٹکیاں
ڈورس پاؤڈر	۵ گرین کی ٹکیاں
اسینس آف جنجر	۵ اور ۱۰ گرین کی ٹکیاں
اپیکا گوانا	۵ گرین کی ٹکیاں اور شیر خواروں کے لئے ½ گرین کی ٹکیاں +
اوپیم کمفورے ٹڈ ٹنکچر آف (پیے رے گورک)	۱۵ منم کی ٹکیاں
کونین	۱-۲-۳ اور ۵ گرین کی ٹکیاں
سال وے ٹائل	کی بجائے کاربونیٹ آف ایمونیا کی ٹکیاں ٹھیک ہوتی ہیں جو برابر ہیں ایک ڈرام سال وے ٹائل کے +
ایمونیا کلورائڈ	۳-۵ اور ۱۰ گرین کی ٹکیاں
سلفیٹ آف ایرن	۳ گرین کی ٹکیاں
نائٹریٹ آف پٹاش	۵ گرین کی ٹکیاں
سلفیٹ آف سوڈا	½ گرین کی ٹکیاں

———:o:———

متذکرہ بالا ادویہ کا ایک صندوقچہ جس میں ۲۶ دوائیاں ہوتی ہیں اور ۶۶ دوائیوں کا ایک بڑا صندوقچہ جو نسخوں کے باب میں بیان کی گئی ہیں حکیم محمد حسین اینڈ سنز مالکان کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور نولکھا نے اس کتاب کے ہمراہ رکھنے کے لئے تیار کئے ہیں جو اُن سے طلب کرنے پر مل سکتے ہیں +

باب دوم

بیماریاں

تمہیدی ذکر

انسان کے جسم کے اندرونی اعضا یا حصوں کی ترتیب سے عام لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔ اس لئے امراض کی علامات اور علاج کے بیان کرنے سے پہلے ایسی شکلوں کا خاکہ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے جن سے کہ اعضا اندرونی کی جگہ معلوم ہو سکے۔ ذیل کی شکلوں کے دیکھنے سے درد کی جگہ معلوم

ششش (پھیپھڑے) دایاں اور بایاں +
دل اپنے تھیلی نما پردہ کے اندر بند ہوتا ہے اور خون کی بڑی بڑی رگیں اُس کے بالائی حصہ سے نکلتی ہیں +
دایا فرام یعنے وہ پردہ جو چھاتی اور پیٹ کو الگ کرتا ہے +
جگر۔ جس کا کچھ حصہ دایا فرام اور جگر کے نیچے ڈھکا ہوا ہے +
معدہ۔ جس کا کچھ حصہ دایا فرام اور جگر کے نیچے چھپا ہوا ہے +
بڑی آنتیں جو کہ دائیں طرف سے شروع ہو کر آڑی گزرتی ہوئی بائیں جانب چلی جاتی ہیں +
چھوٹی آنتیں +
مثانہ۔ عورت میں اس کے پیچھے رحم ہوتا ہے +
اعور۔ جس کے ساتھ "زایدۃ الدودیہ" نامی تھیلی لگی ہوئی ہوتی ہے (یعنی اس آنت کے زیرین سرے کے درونی اور پچھلی جانب بطخ کے پر کے برابر موٹا کرم کی شکل کا تھیلی نما نکال پایا جاتا ہے جس کو انگریزی میں اپنڈکس ورمی فارمس کہتے ہیں) +

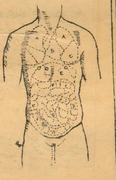

سامنے کی طرف سے جسم کی تصویر

کرنے اور رائے لگانے میں بہت سہولت ہو سکتی ہے ❖
بعض باتیں نبض - تنفس - حرارت جسم اور حالت زبان کے متعلق ایسی

پھیپھڑوں کا موخر حصہ ❖
جگر کا پچھلا حصہ ❖
معدہ کی جگہ ❖
تلی ❖
کے اوپر دایا فرام کی لکیر ہے اور اس کو سامنے سے اُٹھا دیا گیا ہے تاکہ یہ تینوں اعضا اپنی جگہ پر اچھی طرح نظر آ جاویں ❖
گردے ❖
بڑی آنتیں ❖
بڑی شریان اور اُس کی رفتار اور شاہ رگ کی جگہ جو کہ تمام اعضا کو خون پہنچاتی ہے ❖

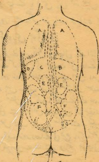

تصویر پشت کی جانب سے

ضروری ہیں کہ کسی مرض کی حقیقت دریافت کرنے اور اُس کے علاج کرنے کے وقت اُن کا خیال رکھنا ضروری ہے ❖

نبض - شریان کے دھڑکنے یا تڑپنے کے باعث جو حرکت ہوتی ہے اس کو نبض کہتے ہیں شریان وہ رگیں ہوتی ہیں جو دل سے خون کو تمام بدن میں پہنچاتی ہیں سہولت کے لئے نبض کو کلائی پر دیکھتے ہیں لیکن گردن - بن ران (جانگ) یا ان جگہوں میں کہ جہاں شریان سطح کے نزدیک ہوتی ہے وہاں بھی نبض کو محسوس کر سکتے ہیں فی منٹ ایک تندرست شخص میں نبض کی حرکت اس کی عمر کے مطابق مختلف ہوا کرتی ہے لیکن عموماً اس طرح پر ہے:-

پیدائش کے وقت سے ایک سال کے اختتام تک	۱۴۰ ضربات فی منٹ
ایام طفولیت میں تیسرے سال کے اختتام تک	۱۲۰ سے ۱۰۰ ضربات "
بچپن میں یعنی چھ سال کے اختتام تک	۱۰۰ " ۹۰ " "
۷ سے ۱۴ سال تک	۹۰ " ۷۵ " "
۱۴ " ۲۱ " "	۸۵ " ۷۵ " "
۲۱ " ۶۰ " "	۷۵ " ۶۵ " "
بڑھاپے میں	۸۵ " ۷۰ " "

اس معیار متذکرہ بالا سے بھی نبض کی تعداد کم و بیش ہو سکتی ہے اور بعض اشخاص میں نبض غیر معمولی سست یا غیر معمولی تیز بھی ہو سکتی

ہے بغیر اس کے کہ صحت جسمانی پر کچھ بُرا اثر ہو لیکن عام طور پر اگر نبض بغیر جسمانی محنت کے رجس سے عموماً اس کی حرکت تیز ہو جاتی ہے) ۸ یا ۱۰ ضربات اس متذکرہ بالا معیار سے زیادہ ہو جائے یا اتنی ہی ضربیں کم ہو جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ نقص ضرور ہے۔ اگر ضربات زیادہ ہوں تو قدرے حرارت ہوگی اگر کم ہوں تو نقاہت اور کمزوری ہوگی +

طبیب کی تجربہ کار اُنگلیاں صرف نبض کے احساس کرنے اور اُس کی چال کے انداز سے ہی بہت سی باتیں معلوم کر لیتی ہیں بغیر اس کے کہ نبض کی سرعت گنی جائے۔ مثلاً ایک (متواتر) سریع نبض جو کہ اُنگلی کو بھری ہوئی اور ملائم معلوم دیتی ہے اس امر کی علامت ہے کہ امراض از قسم تپ لاحق ہونے والے ہیں۔ ایک سریع متواتر سخت ممتلی (پُر) نبض سوزشی امراض میں پائی جاتی ہے ایک نبض جو کھانا کھانے کے بعد سریع یا شام کو تیز ہو جاتی ہے تپ دق پر دلالت کرتی ہے۔ امراض قلب میں اکثر بیقاعدہ جھٹکے دار یا لہر دار نبض ہوتی ہے۔ وقفہ دار نبض بھی امراض قلب میں ہو سکتی ہے۔ لیکن اکثر یہ سوء ہضمی زیادہ چاء یا تماکو پینے سے بھی ہوا کرتی ہے۔ ایک کمزور دھاگے کی طرح باریک نبض اُن امراض میں ہوتی ہے کہ جن سے نہایت درجہ کی کمزوری بہت جلد واقع ہو جاتی ہے مثلاً ہیضہ میں یا سیلان خون میں +

تنفس یا سانس لینا۔ سینے کے پھیلنے اور سکڑنے سے سانس لینے کا عمل ہوتا ہے جس سے کہ ہوا شُش میں اندر اور باہر آتی جاتی ہے۔ سینے کی ہر دو پہلو کی حرکت میں فرق نہیں ہونا چاہیئے تنفس کی حرکت نبض کی طرح ورزش کرنے سے زیادہ ہو جاتی ہے اور دلی جوش سے بھی تنفس پر اثر پڑتا ہے ایک تندرست جوان آدمی جبکہ اُس کا بدن اور دل حالت آرام میں ہوں نبض کی ہر چار ضربات کے عرصہ میں ایک دفعہ دم لیتا ہے لیکن عام طور پر مختلف لوگوں میں ایک منٹ کے عرصہ میں ۱۵ سے ۱۸ دفعہ تنفس کا عدد ہوتا ہے۔ نبض کی طرح بعض لوگوں میں تنفس بھی اس معیار سے کم یا زیادہ ہو سکتا ہے لیکن قاعدہ یہ ہے کہ آرام کی حالت میں جب اس معمولی تعداد کے خلاف وقوع میں آئے تو مرض کی علامت ہوتی ہے اگر زیادہ ہو تو عموماً ایک ایسا مرض موجود ہوگا کہ یا تو خود شُش میں ہوگا یا اُس کا اثر شُش پر پڑتا ہوگا۔ اگر کم ہو تو کمزوری یا نقاہت یا عصبی صدمہ موجود ہوگا +

بچوں کا تنفس جوانوں کے تنفس سے خاص خاص باتوں میں فرق رکھتا ہے ان میں شکم کے عضلات بہ نسبت جوانوں کے زیادہ حرکت کرتے ہیں

اور تنفس جلد جلد ہوتا ہے اور صفحہ ۲۹ میں نبض کی حرکت کا جو حساب لکھا گیا ہے اُس کی مطابقت سے دو سال کا بچہ ایک منٹ میں ۳۵ مرتبہ سانس لیتا ہے ۲ سال سے ۹ سال تک حالت خواب میں ۱۸ مرتبہ اور عالم بیداری میں ۲۳ مرتبہ۔ ۹ سے ۱۵ سال تک حالت خواب میں ۱۸ مرتبہ اور بیداری میں ۲۰ دفعہ تنفس کا عدد ہوتا ہے ؂

بعض امراض کا حال تنفس کی بو سے بھی معلوم ہو سکتا ہے مرض ذیابیطس میں سانس میں سے ہلکی سیب کی مانند خوشبو آتی ہے۔ معدہ کے فتور میں خصوصاً بچوں میں ترش بو آتی ہے۔ بعض اقسام کی بد ہضمیوں میں گندک کے بخار (باد) جیسی بو آتی ہے اور گردے کے امراض میں ایمونیا یا پیشاب کی مانند بو سانس میں سے آتی ہے۔ شراب کے زیادہ پینے سے کھٹی اور شراب جیسی بو ہوتی ہے۔ خراب دانتوں سے بھی بعض مرتبہ سانس بدبودار ہو جاتا ہے ؂

جسمی حرارت۔ حالت مرض میں جسم کی حرارت تھرمامیٹر کے ذریعے جو اسی غرض کے لئے بنایا گیا ہے بہت آسانی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ صندوق ادویہ کے ساتھ ایک مقیاس الحرارت بھی ضرور خرید لینا چاہیئے یہ آلہ خود جسم کی حرارت کو بتلا دیتا ہے۔ پارے کی لکیر کے سرے پر اور اُس سے علحدہ کر کے ایک چھوٹا سا ٹکڑہ پارے کا ہوتا ہے جس کو انڈکس کہتے ہیں۔ جسم کی حرارت دریافت کرنے سے پہلے انڈکس کی قلم کو آہستہ سے جھٹکا دیکر انڈکس کو ۹۶ درجہ پر اُتار لینا چاہیئے یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ تھرمامیٹر کو دہنے ہاتھ میں پکڑ کر بائیں ہاتھ سے اُس ہاتھ کو تھپکیں پارے والے حصّے کے پاس نلکی ایک جگہ سے تنگ بنی ہوتی ہے جس کو گھنڈی کہتے ہیں جس سے کہ انڈکس پارے والے حصے میں جانے نہیں پاتا جب پارہ اوپر چڑھتا ہے تو انڈکس کو اپنے آگے دھکیلتا جاتا ہے اور جب پارہ سکڑ کر نیچے آتا ہے تو انڈکس اپنی اصلی جگہ پر سے نہیں ہلتا اور اس طرح سے زیادہ سے زیادہ درجہ گرمی کا انڈکس کے اوپر کے سرے کے متوازی درجے کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ طریق کہ جس سے تھرمامیٹر پر درجے لگاتے ہیں اور وہ طریقہ کہ جس سے اُن کو پڑھتے ہیں بہت آسان ہے جس کا نقشہ نیچے دکھایا گیا ہے ہر ایک لمبی لکیر ایک درجہ بتلاتی ہے اور سہولت کی غرض سے ہر پانچویں درجہ پر اس درجہ کا نمبر لکھا گیا ہے

ہر درجہ پانچ حصّوں میں منقسم ہے جو کہ چھوٹی لکیروں سے علیٰحدہ کئے گئے ہیں جن تھرمامیٹروں کی سطح پشت کی جانب ہموار ہوتی ہے اُن کے حروف زیادہ آسانی سے پڑھ سکتے ہیں +

انسان کے جسم کی سطح کی اوسط حرارت حالت صحت اور آرام میں ۹۸ء۴ درجہ ہوتی ہے مُنہ میں ۹۹ء۵ درجہ خون کی گرمی ۱۰۰ درجہ جسم کی سطح کی حرارت کا ۹۹ء۵ درجہ سے زیادہ ہونا یا ۹۷ء۵ سے کم ہونا (گر جانا) بیماری کی یقینی علامت ہے بشرطیکہ یہ تبدیلی برابر قائم رہے۔کمی حرارت یا تو نقاہت کے باعث سے ہوتی ہے یا بہت جلد کمزور کر دینے والی امراض یا لمبی بیماریوں یا جریان خون کے سبب سے ہوتی ہے۔حرارت کی زیادتی بخار کو ظاہر کرتی ہے یا ایسے مرض کو جس کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔یہ سب کچھ تھرمامیٹر کی اس تصویر سے ظاہر ہوتا ہے جو دی گئی ہے +

تھرمامیٹر استعمال کرنے سے پہلے قدرے گرم کر لینا چاہئے لیکن اتنا نہیں کہ صحت کے درجہ یعنی ۹۸ء۴ کے درجہ سے اوپر چڑھ جاوے۔ تھرمامیٹر کو مریض کے ہاتھ میں رکھ کر حرارت نہیں دیکھنی چاہئے۔کیونکہ ہتھیلیوں کی گرمی بہت بدلتی رہتی ہے۔ہاتھ (خصوصاً ہندوستانیوں کے) اکثر ٹھنڈے اور نمدار ہوتے ہیں اور اس لئے جسم کی حرارت کی نسبت ہاتھ کی حرارت بہت کم ہوتی ہے سب سے اچھی جگہ جہاں تھرمامیٹر عام طور پر لگایا جاتا ہے بغل ہے بغل کو پونچھ کر خشک کر لینا چاہئے اور تھرمامیٹر کے پارے والا حصہ بغل کے بیچ میں جلد کے ساتھ لگا دینا چاہئے۔ ہاتھ سینے پر مقابل کے مونڈھے کے قریب رہنا چاہئے تاکہ پارے والا حصہ ہر طرف سے جلد میں محیط رہے۔ اسی صورت میں تھرمامیٹر ۳ سے ۵ منٹ تک لگائے رکھنا چاہئے

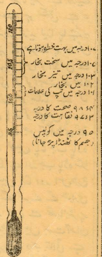

مقیاس الحرارت

اور اس عرصہ میں پنکھا بند کیا جاوے اس کے بعد تھرمامیٹر کو نکال لینا چاہئیے اور پارہ جہانتک چڑھا ہو اُس درجہ کو پڑھ لینا چاہئیے۔ ایسا کرنے میں دیکھنے والے کو چاہئیے کہ پارے والے حصے کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوئے جس سے ممکن ہے کہ ایسے نازک آلے میں پارے میں کچھ فرق پڑ جائے حرارت کا درجہ لکھنے کے لئے ایک نقشہ دار کاغذ جس کو "ٹمپریچر چارٹ" کہتے ہیں استعمال کریں۔ تھرمامیٹر کو ہمیشہ استعمال کرنے کے بعد کاربالک ایسڈ لوشن (نسخہ ۱۱۷) سے یا کسی اور دافع السرایہ (انٹی سپٹک) دواسے دھولینا چاہئیے +

وہ بیماریاں جو ہمیشہ ایک ہی طرح پر واقع ہوتی ہیں جیسے سرخ بخار۔ خسرہ۔ چیچک۔ ٹائیفائیڈ فیور۔ جوڑوں کے درد والا بخار وغیرہ میں کم و بیش بخار ہمیشہ ایک خاص ہی انداز کا ہوتا ہے۔ امتحان کرنے والے کو تھرمامیٹر بیماری میں باقاعدہ لگاتے رہنا چاہئیے اور دوران مرض میں ہر روز وقت مقررہ پر لگانا چاہئیے۔ بہت عمدہ وقت صبح اور شام کے ۸ بجے کا ہے گرمی اور سردی کا احساس جو کہ مریض کو معلوم ہوتا ہے اُس کا مقابلہ اکثر اس امتحان سے مطابق نہیں ہوتا۔ تپ میں سردی لگتی ہے حالانکہ جسم معمول سے واقعی گرم ہوتا ہے اور مریض کو گرمی معلوم ہو سکتی ہے جبکہ وہ واقعی ٹھنڈا ہو۔ عورتوں میں اختناق الرحم (ہسٹریا) کی بیماری اکثر سوزشی امراض کے مشابہ ہوتی ہے لیکن فی الحقیقت اختناق الرحم والی مریضہ کی جسمی حرارت بڑھی ہوئی نہیں ہوتی حالانکہ سوزشی امراض میں ہمیشہ حرارت بڑھ جایا کرتی ہے +

بچوں کی جسمانی حرارت۔ جوانوں کی نسبت قدرے زیادہ ہوتی ہے اس کا خیال رکھنا چاہئیے۔ کبھی بچوں میں جسمی حرارت جلد زیادہ ہو جاتی ہے وہ غالباً معدہ کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے جو کچھ خطرہ کی بات نہیں اس لئے مدنظر رہے کہ ایسے موقع میں حرارت کی زیادتی کو کسی خطرناک بیماری کا نتیجہ نہ سمجھ لیا جاوے اور اکثر اس قسم کی حرارت کا درجہ اتنی ہی جلدی اتر جاتا ہے جتنی جلدی کہ وہ چڑھا تھا البتہ اگر یہ فرق ۱۲ گھنٹے سے زیادہ جاری رہے تو اس امر کا یقین ہو سکتا ہے کہ کسی مرض کا آغاز ہے +

نبض۔ تنفس اور جسمی حرارت کی کیفیت۔ حرارت کے ایک درجہ کے

بڑھنے کے ساتھ نبض کی ۱۰ ضربات اور تنفس ۲ یا ۳ دفعہ فی منٹ بڑھ جاتا ہے مثلاً اگر تندرست حالت میں نبض ۷۵ دفعہ چلے اور حرارت ۹۸،۴ درجہ تک ہو اور تنفس کی تعداد ۱۸ ہو تو اگر حرارت ۱۰۰ درجہ ہوگی تو غالباً نبض کی ضربات ۹۰ یا ۹۵ اور تنفس کا عدد ۲۳ کے قریب ہو جائیگا +

زبان۔ اکثر بیماریوں میں زبان پر ایک خاص تغیر پیدا ہو جاتا ہے مفصلہ ذیل خصوصیتیں یاد رکھنی چاہئیں:۔

۱۔ پھیکی۔ سفید۔ ڈھیلی۔ پھیلی ہوئی۔ کانپتی ہوئی۔ دانتوں کے نشان والی زبان۔ کمزوری۔ نظام جسمانی کی نقاہت اور خون کی رقت جیسا کہ مرض انفے میاد ضُس) میں ہوتا ہے +

۲۔ سرخ رنگ کی زبان افراط خون یا حالتِ نظام کا خون سے پر ہونا ظاہر کرتی ہے۔ جب ہاضمہ میں فتور کی علامات بھی موجود ہوں تو اس کا رنگ معدے کے اندرونی سطح کے رنگ کو ظاہر کرتا ہے +

۳۔ اودی یا نیلی زبان چھاتی کی بہتیری بیماریوں کو ظاہر کرتی ہے جبکہ ششُش کے دوران خون میں رکاوٹ ہوتی ہے +

۴۔ زبان پر ایک پتلی تہ ملائم مثل سمور کے جمی ہوئی ممکن ہے کہ کسی بیماری کا اظہار نہ کرے کیونکہ بعض لوگوں میں حالت صحت میں بھی زبان خصوصاً صبح کے وقت اس قسم کی ہوتی ہے۔ فر دالی زبان منہ کے امراض کے سبب سے بھی ہو جاتی ہے مثلاً خراب دانت۔ منہ یا حلق یا مسوڑے کی سوزش سے۔ جب یہ باعث موجود نہ ہوں اور زبان میلی اور خشک ہو تو امراض حُمّیٰ کی علامت ہوتی ہے۔ نیز سوزشی امراض۔ شدید وجع المفاصل اور بخاروں میں زبان پر ملائی کی طرح میل جم جاتی ہے ان امراض کے شدید ہونے پر ایک بھوری سیاہ موٹی تہ جم جاتی ہے اور زبان خشک ہوتی اور پھٹ جاتی ہے اور لکڑی کی طرح سخت ہو جاتی ہے جب زبان پر تیز سرخ رنگ کے نقطے میں کے اندر سے دکھائی دیں (اور زبان پختہ پھل سٹرابری کی طرح معلوم ہو گویا اس پر سرخ مرچ چھڑکی ہوئی ہے) تو یہ سرخ بخار کی علامت ہے جس کی تشخیص پہلی دفعہ اسی علامت سے ہوئی ہے۔ یرقان میں زبان صفرا کے باعث اکثر زرد ہو جاتی ہے۔ شدید امراض میں مثلاً تپوں میں جبکہ یہ فرآہستہ آہستہ زبان کی

نوک اور کناروں سے صاف ہو جاوے اور زبان کے بالائی حصہ میں پتلی پڑ جائے تو صحت کی علامت ہے۔ جبکہ اس کے ٹکڑے کے ٹکڑے زبان پر سے اترا کریں اور اُن کی جگہ صاف سرخ چمکدار اور گیلی سطح باقی رہ جائے تو کوئی فساد موجود ہے یا مریض باوجود بیماری کے اچھا ہو جانے کے دیر کے بعد کامل طور پر بستر پر سے اٹھے گا ٭

۵۔ زبان جس کے کنارے لال ہوں اور بیچ میں سے اور جڑ کی طرف میلی ہو تو یہ بدہضمی کی علامت ہے۔ زبان مُنہ سے باہر نکالنے کے وقت کانپتی ہوئی نکلے تو یہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ مریض یا تو شرابی ہے یا دواؤں کا نامناسب استعمال کرتا ہے ٭

۶۔ زبان درمیان سے میلی اور کنارے اور نوک سرخ تپ دق کی علامت ہے ٭

۷۔ زبان کی حرکت کی طاقت کا ضائع ہو جانا یا اُس کا منہ سے باہر نکالتے وقت کسی ایک طرف کو کھچ جانا فالج کی علامت ہے ٭

نبض۔ تنفس۔ حرارت جسمی اور زبان سے اطلاع حاصل کرنے کے علاوہ بہت سی علامات ایسی ہیں جو کہ مختلف بیماریوں کی موجودگی پر کم و بیش دلالت کرتی ہیں۔ جن کا کہ وہ نتیجہ یا علامتیں ہوتی ہیں۔ وہ علامتیں یہ ہیں:۔ ۱۔ تھوک کا بند ہونا۔ ۲۔ کھانسی (صفحہ)۔ ۳۔ ہذیان (صفحہ) ۴۔ بخار (صفحہ)۔ ۵۔ دوران سر (صفحہ)۔ ۶۔ درد سر (صفحہ)۔ ۷۔ درد (صفحہ)۔ ۸۔ دل دھڑکنا (صفحہ)۔ ۹۔ کپکپی (لرزہ) (صفحہ)۔ ۱۰۔ گلے آ جانا (صفحہ)۔ ۱۱۔ تشنگی (صفحہ)۔ ۱۲۔ پیشاب کی حالتیں (صفحہ)۔ ۱۳۔ قے (صفحہ) ٭

اگرچہ مذکورہ بالا علامتیں عموماً امراض کی ایسی ظاہر علامات ہیں جن سے کہ اُن کا پتہ چل سکے۔ لیکن تاہم یہ سمجھنا ضروری ہے کہ بیماریاں مختلف اشخاص میں مختلف رنگ میں ظاہر ہوا کرتی ہیں جیسا کہ دوائیوں کا اثر مختلف لوگوں میں مختلف طرح کا ہوتا ہے (دیکھو صفحہ ۶)۔ جنسیت (عورت و مرد)۔ عادت۔ عمر۔ موسم۔ طبیعت۔ قومیت اور جبلت کا اثر ایسا ہوتا ہے کہ وہی بیماریاں مختلف لوگوں میں مختلف طرز پر ظاہر ہوتی ہیں۔ بعض وقت ایک قسم کے علامات زیادہ نمایاں ہوتے ہیں اور بعض دفعہ دوسری قسم کے

خط سرطان اور جدی کے ممالک میں یہ خصوصیت ہے کہ ایک تو تپ پورے طور پر نہیں اترتا اور دوسرے بہت جلدی مریض کی قوت سلب ہو جاتی ہے۔ ان متذکرہ بالا امور سے یہ ظاہر ہے کہ طبیب کا مدعا ہر فرد مریض کے علاج میں اس کی خاص علامتوں کے مطابق جو ظاہر ہوں ہونا چاہیئے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ عام خیال بھی غلط ہے کہ فلانے مرض میں یہ دوا دینی چاہیئے اس لئے پیٹنٹ ادویہ کہ جو کل امراض کو چنگا کرنے کا دعوےٰ کرتی ہیں یا یوں کہو کہ سب آدمیوں کی بہت سی بیماریوں کو مفید ہونے کی مدعی ہیں یقیناً تسلی بخش نتیجہ پیدا نہیں کر سکتیں +

مزاج کے خوفناک دورے:۔ غالباً عوام الناس کی یہ بات کسی قدر ٹھیک معلوم ہوتی ہے کہ بعض تپوں میں ساتواں دن خطرے کا دن ہوتا ہے۔ نیز یہ بھی مشہور ہے کہ طاق عدد کے سال جیسے ۳۔۵۔۷۔۹ جب ۷ سے ضرب دئے جاویں تو انسان کی زندگی میں خوفناک سال ہوتے ہیں۔ خاص کر ۴۹ واں سال عورتوں میں اور ۶۳ واں سال مردوں میں +

علامات موت۔ چند ایسے بھی واقع ہوئے ہیں کہ وہ لوگ جو مردہ خیال کئے گئے تھے زندہ ہو گئے اس لئے مناسب ہے کہ موت کی علامات لکھی جاویں اور وہ یہ ہیں:۔ ۱۔ **دوران خون کا بند ہو جانا** یعنی۔ نبض کا بالکل معلوم نہ دینا۔ دل کی حرکت کا احساس نہ ہونا اور نہ سنائی دینا۔ ۲۔ **تنفس کا بند ہو جانا**۔ سینہ کی حرکت بالکل بند ہو جاتی ہے اگر منہ پر باریک پر رکھا جائے تو وہ نہیں ہلتا۔ آئینہ پر سانس سے غبار نہیں ہوتا۔ لیکن انہیں علامات مندرجہ بالا پر قطعی طور پر بھروسا نہیں ہوسکتا کیونکہ واقعات ایسے گزرے ہیں جن میں لوگوں نے دوران خون اور تنفس کو بالکل بند کر لیا ہے یا اس حد تک مشق کی ہے کہ یہ عمل ایسے خفیف ہوں کہ دوسرے کو معلوم نہ ہو سکیں۔ ۳۔ **جسم کا سرد ہو جانا**۔ اس کا آغاز ہاتھ اور پیروں سے ہوتا ہے یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ ہیضہ کی موت کے بعد جسمی حرارت کبھی زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔ ۴۔ **اعضا کا رفتہ رفتہ سخت ہو جانا**۔ اس پر بھی قطعی طور پر بھروسا نہیں ہو سکتا کیونکہ بعض بیماریوں کے بعد جو موت واقع ہوئی ہے اس میں اعضا دیر میں سخت ہوتے ہیں اور جمود٭ کی بیماری میں بھی اعضا سخت ہو جاتے ہیں ۵۔ **مردہ کی طرح سکوت**۔ یہ بھی کوئی یقینی علامت نہیں۔ کیونکہ ہیضہ کی موت میں اعضا کے اندر کبھی کبھی پھڑکنے کی حرکت دیکھی گئی ہے۔ ۶۔ **آنکھوں کا پتھرا جانا اور چشمخانہ میں دھس جانا**۔ یہ بھی کامل طور پر اعتماد کے قابل نہیں ہے کیونکہ بعض زہرخورانی کی موتوں میں عرصے تک آنکھیں چمکیلی اور روشن رہتی ہیں۔ ۷۔ **جسم کے نیم شفاف حصوں میں سرخ رنگت کا نہ رہنا** مثلاً انگلیوں کے کناروں میں سے جبکہ اُن کو تیز روشنی کے سامنے سے دیکھا جائے سرخی کا نظر نہ آنا۔ ۸۔ **بجلی لگانے سے عضلات کا نہ سکڑنا**۔ ۹۔ **بہت گرم لوہا اگر جسم پر لگایا جائے تو اس سے آبلے کا پیدا نہ ہونا**۔ لیکن لوہا ایسا گرم بھی نہ ہو کہ جس سے جلد جل ہی جائے کیونکہ جب کافی گرمی زندگی کی حالت یا

٭ اس مرض میں حس و حرکت ارادہ واختیار جاتا رہتا ہے۔ مریض دفعتاً بیٹھا یا لیٹا یا کھڑا جس حالت میں ہو اُسی میں رہ جاتا ہے گویا پتھر ہو جاتا ہے +

مرنے کے چند منٹ بعد جلد پر لگائی جائے تو اس سے آبلہ پیدا ہو جاتا ہے جس میں پانی بھرا ہوا اور اس کے گرداگرد ایک سرخ حلقہ ہوتا ہے لیکن استسقا سے فوت شدہ شخصوں کے سوائے موت کے بعد جو آبلہ جسم پر پیدا ہوتا ہے اس میں ہوا ہوتی ہے۔ ۱۰۔ **ورید کو کاٹنے سے بجائے خون کے پانی رسنا**۔ موخر الذکر علامتوں کو صحیح نہیں سمجھنا چاہیئے کیونکہ اُن کے معلوم کرنے اور نتیجہ نکالنے میں غلطی ہو سکتی ہے۔ ۱۱۔ **سڑنے کا آغاز**۔ عموماً امعا کے سامنے یعنے ناف کے قریب پیدا ہوتا ہے اور یہ موت کی یقینی علامت ہے بہرحال معلوم ہو گیا کہ سوائے آخری کے کوئی بھی علامت موت کی اپنے طور پر یقینی نہیں ہے جو زندگی کی نفی کر سکے مگر جب سب علامتوں کو اکٹھا کر لیا جائے تو پھر موت کی یقینی شہادت ہو سکتی ہے ؂

بیماریاں

دنبل[*]۔ یہ ایک ایسی درد اور سوزش والی سوجن ہوتی ہے۔ جس میں کچھ عرصے کے بعد۔ جلد یا دیر سے۔ آلائش زرد رنگ کی ملائی کی طرح جسے پیپ کہتے ہیں پیدا ہو جاتی ہے۔ دنبل جسم کے ہر ایک حصے میں ہو سکتا ہے۔ مسوڑوں کا دنبل۔ انگلی کا پھوڑا (چندرا) اور عورتوں کی چھاتیوں میں دردناک ورم جو دود پلانے کے دنوں میں پیدا ہوتا ہے یہ سب دنبل کی مثالیں ہیں۔ اندرونی اعضا میں بھی ہو جاتا ہے مثلاً دماغ یا جگر۔ دنبل اور پھوڑے میں یہ فرق ہے کہ دنبل کے بیچ میں مردہ گوشت یا وہ سخت حصہ جس کو کیل کہتے ہیں نہیں ہوتا۔ عموماً بیرونی ضرب و زخم کے سبب سے ہوتا ہے۔ لیکن سردی یا کسی نہ معلوم وجہ نیز خسرہ دار مادہ۔ خنازیری۔ آتشکی مادہ یا اور اسی قسم کی کمزور کرنیوالی بیماریاں یا حالتیں بھی اس کا باعث ہو سکتی ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ اُن اورام کا جو کہ بہت سوزش والے۔ بہت درد والے اور بڑھنے والے ہوتے ہیں اُن اورام سے فرق کیا جائے جو کہ آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں اور جن میں درد اور سرخی کم ہوتی ہے۔ پہلے قسم کے اورام کی علامات یعنے شدید سوزشی دنبل کی علامات یہ ہیں:۔ ۲ یا ۳ دن میں بعض اوقات ۶ گھنٹوں میں ایک سوجن بہت گرم دردوالی اور نازک جس کی رنگت سرخ چمکیلی ہوتی ہے جس کا رنگ درمیان میں خاصکر بہت سرخ ہوتا ہوتا ہے۔ جوں جوں سوجن بڑھتی جاتی ہے درد زیادہ ہوتا جاتا ہے اور اُس میں ٹیس پڑنے لگتی ہے اور یہ اس حالت میں زیادہ ہو جاتی ہے جبکہ عضو ؤف کو نیچے لٹکایا جائے۔ جلد اور نیچے کی طرف کے نرم حصے پھول جاتے

[*] عضو یا ساخت میں ریم کے جمع ہو جانے کو "ابسس" (دنبل) کہتے ہیں ؂

ہیں جن کو اگر انگلی سے دبایا جائے تو دباؤ کا نشان تھوڑے عرصے تک باقی رہتا ہے - چونکہ پھوڑے کے درمیانی حصہ میں زیادہ درد اور سوزش ہوتی ہے وہ نرم ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ پک جاتا ہے یعنے اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اب اس جگہ کی جلد پتلی اور بہت اونچی ہو جاتی ہے اور وہ چمکدار سرخ رنگت زائل ہو جاتی ہے اس کی نوک ایک ہلکی زرد یا نیلی رنگ کی ہو جاتی ہے - تمام گلٹی اب نرم ہو جاتی ہے اور ذرا سے دباؤ سے جو کہ دونو ہاتھوں کی انگلیوں کے ساتھ بالمقابل دبانے سے کیا جائے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جلد کے نیچے کوئی سیال مادہ ایک جانب سے دوسری جانب کو دیتا ہے - دنبل آخر کو پھوٹ جاتا ہے اور آلائش جو اس میں ہوتی ہے ایک یا دو سوراخوں کے رستے جو کہ پتلی جلد میں سب سے زیادہ اونچے حصے ہوتے ہیں پھوٹ نکلتی ہے اخراج پہلے پہل بہت زیادہ اور گاڑھا زردی مائل ہوتا ہے اور جوں جوں قعر (گڑھا) دنبل کا سکڑتا جاتا ہے آلائش بھی کم ہوتی جاتی ہے اور اس میں خون ملا ہوا ہوتا ہے اور بعد ازاں آلائش صاف اور رقیق ہوتی جاتی ہے - زخم کے چنگا ہونے کی صورت میں جلد کی وہ بیرونی تہ جو کہ دنبل کے اوپر ہوتی ہے باریک چھلکے کی طرح اتر جاتی ہے - دنبل جب پکتا ہے تو اس کے ساتھ عموماً بخار ہوتا اور علامات وغیرہ ہوتی ہیں جس کی شدت ورم کی مقدار اور سوزش کی تیزی کے مطابق ہوتی ہے - وہ علامات یہ ہیں :- لرزہ - تپ - درد سر - درد کمر - لرزے کا بخار خاص کر پیپ بننے کی علامت ہے جب دنبل جلد سے دور اور بہت گہرا واقع ہوتا ہے خاص کر اس جگہ جہاں جلد سخت ہوتی ہے مثلاً ایڑی کا - یا جبکہ وہ رباط وغیرہ کے نیچے ہو جیسا کہ ایک قسم کے چندرے میں یہ بات ہوتی ہے - تو ایسی حالت میں تکلیف بہت زیادہ ہوتی ہے - پیپ جلد کی سطح پر بہت دیر میں نمودار ہوتی ہے اور وہ حصے جن میں پیپ پڑتی ہے بہت نازک ہوتے ہیں اس لئے ایسے موقع پر لائق سرجن کی ضرورت ہوتی ہے*

علامات دوسرے قسم کے دنبل کی جس کو پرانا یا ٹھنڈا دنبل کہتے ہیں جو شدت میں بہت کم ہوتا ہے - ہلکا تپ اور درد سر اور پیپ پڑنے کے علامات یعنی - لرزہ ممکن ہے کہ نہ ہو یا ایسا کم ہو کہ بے معلوم سا ہو -- ورم نہایت آہستگی سے بڑھتا ہے اور درد بہت کم ہوتی ہے - جلد پر ۶ صد

ایک اُبھار یا سوزش نہیں ہوتی۔ آخر کو ایک ہلکا سرخ یا سرخی نما رنگ ظاہر ہوتا ہے اور شدید دنبل کی طرح پیپ چھوٹے سے سوراخ سے بہ نکلتی ہے۔ اس دنبل کا آغاز اگرچہ نہایت کم بخار سے شروع ہوتا ہے مگر انجام میں یہ حالت نہیں رہتی۔ پُرانے دنبل عموماً بُرے ہوتے ہیں اور جب پیپ زیادہ اور مدت تک جاری رہے تو عموماً تپ دق (دیکھو تتمہ کتاب) کا باعث ہوتے ہیں خنازیر کے مریضوں کو عام طور پر یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ جوڑ۔ ہڈی یا غدود کی بیماریوں سے بھی پُرانے دنبل پیدا ہو سکتے ہیں +

علاج۔ دنبل جبکہ کسی ایذا اور خراش کی وجہ سے ہو مثلاً کانٹے یا خار وغیرہ اگر ممکن ہو تو تمام خراش پیدا کرنے والے اسباب کو دور کرنا چاہئے اور پھر اگر آدمی کی صحت اچھی ہو تو معمولی پانی کی پٹی (نسخہ ۸۵) سے وہ جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ دنبل کی ورم والی سوزش اور درد کے ابتدائی حالت میں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ پیپ نہ پڑنے پائے اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ کتان کا ایک ٹکڑا ٹھنڈے پانی اور سرکہ میں (۱ تولہ سرکہ اور ۲ تولہ پانی) یا ٹھنڈک پہنچانے والے لوشن (نسخہ ۸۳) میں تر کرکے اوپر رکھیں عضو کو نہایت آرام سے رکھیں اور حتے الامکان اُس کو اونچا رکھیں تسکین کے لئے نسخہ ۲ دیں۔ گوشت اور شراب سے پرہیز کریں لیکن اگر مریض کو نرم معلوم ہو یا ٹیس پڑے تو ایسے طریقے استعمال کئے جائیں کہ جن سے وہ پک جائے اور اس کا مُنہ نکل آئے مقامی طور پر لگانے کے لئے پلٹسیں دیگر ہوتی ہیں اور پلٹسیں نسخہ ۷۷-۷۸-۷۹ والی بہت آسانی سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ پلٹس ہر ۴ یا ۵ گھنٹے کے بعد یا جب وہ ٹھنڈی ہو جاوے بدل دینی چاہئے۔ بعض مرتبہ چھوٹے دنبلوں میں گرم پانی کی پٹی (نسخہ ۸۵) یا اسپنج یا ٹِ لین گرم پانی میں بھگو کر لگانا بجائے پلٹس کے مفید ہوگا یا یہ گرم پانی کی پٹی دن کو کریں اور رات کو پلٹس لگاویں پر پلٹس کے بدلتے وقت عضو کو گرم پانی سے خوب دھوویں۔ غذا مقوی زود ہضم جیسے شوربہ یخنی۔ انڈا اور ہلکی پڈنگ دینی چاہئے خصوصاً نقیہ اور کمزور بیماروں میں عمدہ غذا نہایت ضروری ہے +

جب دنبل کسی خراش پیدا کرنے والے اسباب کے بغیر ہو تو کسی جسمانی بیماری کی وجہ سے ہوگا۔ سب سے پہلے خسرہ دار مادے کے زہر کا

احتمال ہو سکتا ہے اگر مسوڑے نرم ہیں یا اُن سے خون بہتا ہے تو یہ سکروی کا نشان ہے یا اگر وہ شخص ایسی جگہ میں ہو جہاں تازہ سبز ترکاری میسر نہیں آ سکتی تو اس کے لئے تازہ سبز ترکاریاں یا اودیہ مانع سکروی (دیکھو صفحہ) استعمال کریں۔ اگر کمیِ خون (انیمیا) کی علامات ہوں (دیکھو صفحہ) تو سلفیٹ آف آیرن (صفحہ) دیں۔ اگر علامات خنازیری مادے کی پائی جائیں یا تپ دق کی علامات موجود ہوں جو کہ اکثر پُرانے اور ٹھنڈے دنبل میں ہوا کرتی ہیں تو وہ دوائیاں جو خنازیر کی مرض کے لئے بیان کی گئی ہیں مثلاً کاڈ لو رائل ایو ڈائڈ آف آیرن (نسخہ ۴۷) دیں یا تپ دق کا علاج کریں۔ اُن پھوڑوں میں کہ جن میں ٹیس پڑتی ہے شگاف دینے سے معاً آرام آ جاتا ہے ✤

اگر مریض کی طبیعت بغیر کسی وجہ کے کمزور ہوتی جائے تو مقویات کا استعمال کرانا چاہئے اور کونین نسخہ ۶۶ و ۶۷ بھی استعمال کر سکتے ہیں بند مکان سے بچنا چاہئے کیونکہ تازہ ہوا پیپ کو جلد پیدا کرنے اور مادے کے خارج کرنے اور زخم کے جلد اچھا ہونے میں مدد دیتی ہے +

اگر کمی خون (انیمیا) کے سبب سے فولاد کی ضرورت پڑے تو سلفیٹ آف آئرن کی بجائے بچوں کے لئے نسخہ ۷۵ اور بڑوں کے لئے نسخہ ۷۱ دینا بہتر ہوگا یا وہ دوائیں جو نسخہ ۷۱ کے حاشئے میں لکھی گئی ہیں اس کی بجائے دے سکتے ہیں دوا کی خوراک کا اندازہ صفحہ ۶ کے نقشہ کے مطابق ہونا چاہئے +

مختلف وقتوں میں دو یا تین دن بعد شدید دنبل اور اس سے زیادہ اور لمبے عرصے میں پُرانے یا ٹھنڈے دنبل میں پیپ پڑ جاتی ہے دنبل اُبھر آتا ہے یا اُس کا منہ بن جاتا ہے تب سب سے اونچا اور سب سے پتلا حصہ ایک صاف تیز نشتر سے چیر دینا چاہئے تب اس طرح سے پیپ نکل جاتی ہے اور عموماً فوارے کی طرح اُچھل کر نکلتی ہے۔ آلائش کو جلدی نکالنے کے لئے اُس جگہ کو زور سے دبانا نہیں چاہئے بلکہ آہستہ آہستہ جتنا کچھ آسانی سے نکلے نکلنے دیں بعد ازاں ایک پتلا سا ٹکڑا تیل سے بھیگے ہوئے لنٹ یا کتان کا سلائی کے کند سرے میں لپیٹ کر چیرے ہوئے سوراخ میں ڈال دیں تاکہ منہ بند نہ ہونے پاوے اور پلٹس لگاویں۔ پلٹس اور لنٹ ۲ یا ۳ گھنٹے کے بعد اُتار لینی چاہئے پھر جاذب روئی کے گالے اور گرم پانی کے ساتھ جتنی آلائش دبا کر بغیر درد کے نکالی جا سکے نکال دیں۔

پلٹس (لیکن لنٹ نہیں) کا برابر استعمال اور دباؤ گا ہے گا ہے کچھ وقفہ کے بعد جاری رکھیں جب تک کہ آلائش بند نہ ہو جاوے اگر کسی وقت شگاف کا منہ بند ہو جائے تو اس مطلب کے لئے سلائی کے کُند سرے کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک گزار دیں (دیکھو ناسور کا بیان صفحہ)- جب تک پھوڑا بہتا رہے- عضو کو ایسی وضع میں رکھنا چاہیئے کہ آلائش خود بخود آسانی سے باہر نکلتی رہے- جب آلائش بند ہو جائے اور زخم کے کنارے میں ابھی گڑھا باقی ہو اور جگہ کو برابر کرنا ہو تو پلاسٹر یا پانی ہی لگانا چاہیئے- (نسخہ ۸۵) +

اگر کاربالک کا تیل دستیاب ہو سکے یا اگر تیل نہ ملے تو کاربالک لوشن (دیکھو تتمہ نمبر ۱۱۹) معمولی پانی کی جگہ جیسا کہ اوپر بیان ہوا استعمال کریں +

جو کچھ بیان ہوا وہ دنبل کے علاج کا ایک سادہ طریقہ ہے- ہسپتالوں میں دافع الغفونت (انٹی سپٹک) مرہم پٹی کی جاتی ہے- جراح بڑے بڑے دنبلوں میں ربڑ کی نالی داخل کر دیتے ہیں جس کو استعمال کے وقت ہمیشہ زخم کے سب سے نچلے حصے میں رکھنا چاہیئے +

دنبل کو چیرنے کے وقت نشتر کو بہت زور سے داخل نہیں کرنا چاہیئے اور نہ ہی بہت آہستہ آہستہ جس سے کہ بہت دیر تک درد ہوتا رہتا ہے- نہایت اطمینان اور سوچ سمجھکر معمولی پھرتی کے ساتھ چیرا دیں اگر شگاف لمبا دینا ہو تو نشتر کا چوڑا حصہ استعمال کرنا چاہیئے اور اوزار کو باہر کی طرف کھینچتے ہوئے جتنا شگاف دینا منظور ہو دیدیں- نشتر کی نوک کو صرف اتنا اندر داخل کرنا چاہیئے جہانتک کہ پیپ ہو- ایسا نہ ہو کہ شریان کٹ جائے +

جب دنبل گردن میں نکل آئے تو یہ ضروری ہے کہ اس کو جلد چیر دیں اور شگاف بھی لمبا دیں (یعنی اُس سمت میں کہ جس میں جلد کی لکیر یا تہیں واقع ہوئی ہیں اور آڑا ہرگز نہ دیں تاکہ زخم کا بڑا نشان نہ پڑے- عورتوں کے پستان میں دنبل کے اندر جوں ہی کہ پیپ بنے فوراً شگاف دینے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے اور زخم کا نشان بے معلوم کرنے کے لئے شگاف بُھٹنی (سر پستان) سے شروع کر کے باہر کی طرف دینا چاہیئے نہ کہ چھاتیوں کے وار پار- ایسی ہی احتیاط چڈے کے دنبلوں یعنی بدھوں میں کرنی چاہیئے جہانتک شگاف جلد کی تہوں کے مطابق ہونا چاہیئے- جب دنبل مقعد کے قریب ہو تو ایک لمحہ کی دیر بھی اس کے کھولنے میں نہیں لگانی چاہیئے کیونکہ دیر کرنے سے بھگندر کے ہو جانے کا خوف ہوتا ہے (دیکھو ناسور مقعد کا بیان صفحہ) سیون کا پھوڑا (دیکھو صفحہ) اور چندرا

(دیکھو صفحہ) یہ سب پھوڑے جتنی جلدی ممکن ہوں کھول دینے چاہئیں ÷ دنبلوں کا اگر جلدی اور احتیاط سے علاج نہ کیا جائے تو ناسور کے بن جانیکا خوف ہوتا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ جلد کے نیچے بھی زخم کی حالت بگڑ گئی ہے۔ دنبلوں کے جلد اور اچھی طرح شگاف نہ دینے یا شگاف کے اس قدر تنگ ہونے سے جن سے کہ پیپ بخوبی خارج نہ ہو سکے انجام کار ناسور پیدا ہو جاتے ہیں اور پیپ جلد کے نیچے مختلف رستے بناتی رہتی ہے یا اس کا یہ بھی سبب ہوتا ہے کہ مرہم پٹی میں احتیاط نہیں ہوتی یا مریض عضو ماؤف کو نامناسب حالت میں رکھتا ہے۔ زخم کو ہرا کر دینے اور شگاف کو اچھی طرح سے کھول دینے سے ناسور بننے سے رک جاتا ہے اور شگاف کے مقام کو ایسی وضع میں رکھیں جس سے آلائش آسانی کے ساتھ بہتی رہے اور مرہم پٹی احتیاط کے ساتھ کریں اور بہت ضروری امر یہ ہے کہ ایک گدی ایسی جگہ رکھکر دباؤ پہنچائیں جہاں کہ یہ خطرہ ہو کہ پیپ تھیلی کی طرح جمع ہوتی رہیگی اور زخم کے منہ کو جلد بند نہ ہونے دیں یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک باریک دھجی زخم کے مُنہ میں شروع ہی داخل کرتے رہیں (دیکھو صفحہ ۴۰) اور بعد میں ہر روز "لنٹ" زخم کے مُنہ میں (دیکھو صفحہ ۴۰) سلائی کے کند سرے سے چوتھائی انچ تک داخل کی جائے۔ تاکہ زخم کا مُنہ کھلا رہے ÷

کھٹاس۔ ترشئ معدہ عموماً بدہضمی کی علامت ہے اور یہ اکثر پُرانے گنٹھیا اور نقرس کی مرض کے ساتھ بھی ہوتی ہے یہ عموماً اُن غذاؤں سے بھی پیدا ہوتی ہے جن میں شکر زیادہ ہوتی ہے اور ہاضمہ کی خرابی سے یہ شکر ترشی میں مبدل ہو جاتی ہے۔ جبکہ ترشی کی مقدار معدہ میں نہایت کم ہو یا عارضی طور پر زیادہ ہو جائے تو علامتیں یہ ہوتی ہیں کہ :- ذرا ذرا چھاتی جلتی ہے، یا نفخ ہوتا ہے یا کھٹے ڈکار آتے ہیں۔ کبھی کبھی شکم سیری۔ سستی۔ بے چینی یا چھاتی میں درد معلوم ہوتی ہے۔ جب ترشی کی مقدار زیادہ ہو جائے تو بے قاعدہ یا متلون اشتہا ہوتی ہے درد سر۔ درد اعضا آنکھوں کے سامنے ذرے اُڑتے دکھائی دینا۔ بیخوابی۔ طاقت کا گر جانا۔ متلی۔ فم معدہ یا بائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے درد۔ جلدی امراض مثلاً سرخ دانے یا لال دھپڑ وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں جب ترشی اس سے بھی زیادہ ہو یا مدت تک رہے تو کھٹے ڈکار یا مُنہ میں کھٹا پانی ڈکار کے ساتھ آ جانے کے باعث دانت بھی

کھٹے ہو جاتے ہیں۔ معدہ کے اعصاب نہایت ذکی الحس ہو جاتے ہیں اور فم معدہ پر درد جلن اور چبھن معلوم ہوتی ہے جو کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے دور ہو جاتی ہے +

علاج۔ غذا کے وہ اجزا جو ترشی پیدا کرنے والے ہیں۔ نہ کھائے جائیں۔ مثلاً کچے پھل گوبھی۔ کھٹی۔ شراب۔ شکر۔ مکھن اور وہ کھانے جن میں بہت نشاستہ ہوتا ہے مثلاً چاول۔ آلو۔ اراروٹ وغیرہ اور اُن دوائیوں کا استعمال کرنا چاہیئے جو ترشی کی مصلح ہوں سب سے اچھا سائٹریٹ آف مگنشیا ہے جو چھوٹے چمچہ کی خوراک میں ۲ یا ۳ اونس پانی میں گھول کر دینا چاہیئے جس میں ا یا ۲ گرین کونین اور ۲۰ قطرے ٹنکچر جنجر (دیکھو صفحہ) کے بھی ملا دئے جاویں یا ۴۰ قطرے ایرومٹک سپرٹ امونیا اور ا یا ۲ گرین کونین ایک اونس پانی میں ملا کر دیدیں یا ایفرویسنگ ڈرافٹ (جوش دار جرعہ) (نسخہ ۳۶) سوڈا واٹر یا صرف ٹھنڈے پانی کا پینا بہت دفعہ تھوڑی دیر کے فائدہ بخش ہوتا ہے۔ بعض اوقات ۱۲۰ اونس گرم پانی کو سرکہ کے ساتھ ۲ یا ۳ مرتبہ دن میں کھانے کے اوقات کے درمیان پینے یا صبح و شام پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر قبض ہو تو سلفیٹ آف سوڈا (نسخہ ۳) تلئین کیلئے استعمال کریں +

بچوں میں ترشئ معدہ ہمیشہ نفخ کے ساتھ ہوتی ہے اُس کا علاج صفحہ دیکھو +

اگر مفصلہ بالا ادویہ سے فائدہ نہ ہو تو ادویہ دافع ترشی جو استعمال کر سکتے ہیں یہ ہیں:- بائی کاربونیٹ آف سوڈا۔ بائی کاربونیٹ آف پٹاش اور بائی کاربونیٹ آف مگنیشیا ہر ایک ۲۰ سے ۳۰ گرین کی مقدار میں کھائیں۔ لیکن سب سے عمدہ طریقہ ان دوائیوں کے استعمال کا وہ ٹکیاں ہیں جو بروز ویلکم لنڈن کی کمپنی کے بنائے ہوئے ہیں یہ یا تو صرف بائی کاربونیٹ آف سوڈا کے بنے ہوتے ہیں یا بائی کاربونیٹ آف پٹاش کے یا بائی کاربونیٹ آف سوڈا اور کاربونیٹ آف امونیا اور پیپرمنٹ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ آخر الذکر قرصوں کا نام سوڈا منٹ ہے۔ یہ ٹکیاں ترشئ معدہ دور کرنے کے لئے خاص کر مفید ہیں۔ جب معدہ میں ترشی کا غلبہ ہو اور قبض کی شکایت نہ ہو تو ۵ قطرے ٹنکچر آف نکس وامیکا کے ۳ مرتبہ دن میں غذا سے پہلے دینے بہت مفید ہیں۔ ترشئ معدہ کی اور قسم بھی ہے جس میں سڑے ہوئے انڈے کی طرح بدبو دار ڈکار آتے ہیں جو صرف حموضات سے رک سکتے ہیں مثلاً نسخہ ۴۴ اور ۴۳ جو کھانے کے بعد دینا چاہیئے اگر جگر میں کچھ خرابی ہو تو نسخہ ۴۳ استعمال کریں لیکن ترشئ معدہ زیادہ تر سوء ہضمی کی علامت ہوتی ہے اور کل جو دوائیاں اس مرض کے لئے صرف عارضی ہوتی ہیں اصل طریق علاج یہ ہے کہ بہت احتیاط کے ساتھ غذا کا خیال رکھا جائے اور تھوڑی بہت ورزش

کی جائے۔سیکرین ٹیبلائڈ چینی کی بجائے استعمال کر سکتے ہیں +

کمئ خون ۔"انے میا" کے معنے خون کی کمی ہے لیکن اصل میں خون پتلا پڑ جاتا ہے۔خون صالح میں بے شمار سرخ رنگ کے دانے ہوتے ہیں جو خوردبین سے نظر آ سکتے ہیں۔انہیں سے خون میں سرخ رنگت ہوتی ہے۔اس بیماری میں یہ سرخ دانے شمار میں کم ہو جاتے ہیں۔پھر ان دانوں کو سرخ رنگنے والا مادہ جس کو ہیموگلوبین کہتے ہیں اور جس میں فولاد ہوتا ہے وہ کم ہو جاتا ہے اس جز میں آکسیجن کو تنفس کے ذریعے جذب کرنے کی خاص طاقت ہوتی ہے اور یہ اُس آکسیجن کو پھیپھڑوں سے جسم کے ہر ایک حصے میں لے جاتی ہے اور خون میں پانی کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور خون کے دیگر اجزا میں بھی تغیر پیدا ہو جاتا ہے +

کمئ خون کے اسباب بے شمار ہیں ان میں سے بڑے بڑے مفصلہ ذیل ہیں:۔غذا کی کمی مگر اتنی نہیں کہ فاقہ کشی تک نوبت پہنچے۔کافی دھوپ کا میسر نہ آنا۔یہ بات سب جانتے ہیں کہ سورج کی روشنی نہ ملنے سے نباتات کا سبز رنگ جاتا رہتا ہے اور وہ زرد ہو جاتی ہیں۔ایسا ہی اس کا اثر حیوانات پر بھی پڑتا ہے۔عادتاً اندھیری کوٹھڑیوں میں رہنا۔کافی تازی ہوا کا نہ ہونا اور ورزش کا نہ کرنا بھوک نہ لگنے اور ناقص پرورش کا موجب ہؤا کرتا ہے۔بہت دیر تک تھکان کا برداشت کرنا جس سے کہ انسان کے جسم کا اس مقدار سے زیادہ مادہ صرف ہو جاتا ہے جتنا کہ آلات ہضم مہیا کر سکتے ہیں۔یہ بھی ایک باعث انے میا (کمئ خون) کا ہے۔عادتی قبض میں فضلے سے جو کہ پیٹ میں عرصے تک پڑا رہتا ہے۔گندے مادے جذب ہوتے رہتے ہیں جو زہر کا کام دیتے ہیں۔زیادہ دماغی محنت جس کے سبب سے بے خوابی اور ہاضمہ میں فتور واقع ہوتا ہے۔رنج۔تفکر اور طبیعت کا مغموم رہنا بھی رخساروں پر زردی پیدا کرنے اور صحت اور زندگی کے تلخ کرنے کا باعث ہوتے ہیں اسی طرح دلدلی زمینوں اور ملیریا والے علاقوں میں رہنا بھی اس مرض کا باعث ہوتا ہے غرضیکہ طریق حفظان صحت کی پابندی نہ کرنا بھی اس مرض کے پیدا ہونے میں بہت مدد دیتا ہے۔کمئ خون (انے میا) مختلف بیماریوں کی حالت میں بھی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً اس۔کر۔وی۔اس بیماری میں خون بگڑ جاتا ہے یا تو خون کے اندر کوئی شے داخل ہو جاتی ہے یا

اُس کے اجزا کا کوئی جز کم ہو جاتا ہے۔ آتشکی مادہ یا کرم کدودانہ کا مرض کے خفیہ اسباب ہیں۔ عورتوں کا جلد جلد بچے جننا اور مدت تک دودھ پلاتے رہنا بھی آخر اس مرض کا موجب ہوتا ہے۔ بہت پُرانی نہایت کمزور کرنے والی بیماریاں مثلاً برائٹس ڈیزیز٭ ۔خونی بواسیر۔ تلی کی بیماری۔ متواتر تپ لرزہ یا کسی اصلی رطوبت کے جریان یا کثرت حیض سے بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے +

بہر حال اُس انے میا (کمئی خون) کا جو مزمن نقاہت پیدا کرنے والی بیماریوں کا نتیجہ ہوتا ہے یہاں ذکر نہیں کرتے بلکہ اُس انے میا کا جو کہ خود ایک الگ بیماری ہے اور خاصکر منطقہ حارہ میں پائی جاتی ہے کیونکہ کمئی خون کے بہت سے اسباب کے علاوہ جو کہ ہر ایک قسم کی آب و ہوا میں اس مرض کا باعث ہوتے ہیں خود گرم آب و ہوا بھی ایک قوی وجہ اس مرض کی ہے۔ منطقۂ معتدلہ کی آب و ہوا میں بھی ایک غیر معمولی گرم موسم کے سبب سے جسم میں سستی اور کمزوری عموماً دیکھی جاتی ہے گرمی کیونکر خراب خون پیدا کرنے میں اپنا مضر اثر ظاہر کرتی ہے یہ چھٹے باب میں حرارت کی سرخی کے نیچے بیان کیا گیا ہے۔ ایک یا کئی اسباب کمئی خون کے جو اوپر بیان ہو چکے ہیں اُن کے ساتھ ساتھ موسم کی گرمی بھی شامل ہے اس لئے انے میا کی بیماری دیسی اور اُن انگریزوں میں جو ہندوستان میں سکونت رکھتے ہیں پھیلی ہوئی پائی جاتی ہے پھر اس کمئی خون کے مریض اور بہت سی گرم ملکوں کی بیماریوں کا شکار بن جاتے ہیں +

علامات۔ جلد پھیکی ہو جاتی ہے۔ کالے لوگوں میں جلد مٹی رنگی ہو جاتی ہے۔ دلیسیوں اور دوغلوں میں جلد کی چمک اور ملاحت جاتی رہتی ہے اور رنگ زیادہ ہلکا اور زیادہ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ ہتھیلی کی معمولی پیازی رنگت بہت سفید ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی سفیدی موتی کی سی ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ پپوٹوں۔ ناک۔ منہ۔ زبان اور ہونٹھوں کی اندرونی سطح گلابی ہونے کی بجائے پھیکی اور ہلکی رنگت کی رہ جاتی ہے۔ زبان کانپتی ہے۔ رخساروں کا گلابی رنگ اڑ کر گل سوسن کی طرح سفید رہ جاتا ہے۔ سانولے چہرہ کی زردی جو کمئی خون سے پیدا ہوتی ہے اُس زردی سے بہت آسانی سے پہچانی جا سکتی ہے جو جگر کی بیماری کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ کمئی خون کی حالت میں زردی بہت

٭ ایک گردے کی ساختی مرض ہے جس میں پیشاب کے ساتھ البیومن خارج ہوتا ہے اور تمام جسم میں ورم ہو جاتا ہے۔ رچرڈ برائٹ صاحب نے اول اس مرض کی تحقیقات کی تھی اسی وجہ سے ان کے نام سے موسوم ہے +

کم ہوتی ہے اور آنکھوں کی سفیدی بالکل زرد نہیں ہوتی جیسا کہ جگر کی بیماری میں علاوہ زرد رخساروں کے چہرہ پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے اور جسم کا وزن گھٹ جاتا ہے۔مریض کو معمولی سردی معلوم ہوتی ہے سست رہتا ہے۔کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔اطراف خصوصاً پاؤں عموماً ٹھنڈے ہوتے ہیں۔اگرچہ بعض اوقات ہتھیلیاں جلتی ہیں۔کل نظام سردی سے ایسا جلدی متاثر ہوتا ہے کہ ذرا سی موسم کی تبدیلی کے باعث گلے میں درد ہونا۔زکام۔ہوا کی نالیوں کے امراض اور دست لگ جاتے ہیں۔اشتہا کبھی کم ہو جاتی ہے اور کبھی بہت زیادہ۔پیشاب عموماً زرد ہوتا ہے اور قبض رہتی ہے سر درد ہوتا ہے خاصکر کنپٹیوں میں یا تالو میں اور مریض اس کو دھڑکنے والی درد بیان کرتا ہے گویا کہ کوئی چیز تالو کو اوپر سے دباتی ہے۔یہ درد کھانا کھانے اور لیٹنے سے کم ہو جاتی ہے اور کھڑا ہونے یا محنت کرنے سے زیادہ ہوتی ہے۔ایک عام علامت یہ ہے کہ یکایک ہاتھ پیروں میں درد شروع ہو جاتا ہے اور کچھ دیر تک رہتا ہے۔عورتوں میں ایام حیض بیقاعدہ۔کم رقیق پانی کی طرح اور درد سے آیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ کثرت سے حیض آنے لگتا ہے (دیکھو صفحہ و)اندام نہانی سے سفید رطوبت کا نکلنا ایک یقینی علامت ہے (دیکھو صفحہ) جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے۔دم چڑھنے لگتا ہے خاصکر کام کرنے مثلاً اونچی جگہ یا سیڑھیوں پر چڑھنے سے دل کا دھڑکنا۔بائیں جانب درد اور غش آ جانا۔کانوں میں باجے بجنا آنکھوں کے سامنے چنگاریاں یا چھوٹے چھوٹے نقطے اُڑتے دکھائی دینا گہری نیند اور بعض اوقات نکسیر پھوٹنا وغیرہ علامات پیدا ہوتی ہیں۔پہلے جو سستی یا کام کرنے سے جی چراتا تھا اب اس کی بجائے حد درجہ کی تکان معلوم ہوتی ہے۔مریض غمگین اور اداس رہتا ہے۔بھوک بہت لیکن جھوٹی (بھوک) ہوتی ہے۔حالانکہ قوت ہاضمہ بگڑ جاتی ہے اور ترشی معدہ (دیکھو صفحہ) اور نفخ سوء ہضم (دیکھو صفحہ) سے تکلیف ہوتی ہے دماغ پر بھی خون کی خرابی سے بد اثر پڑتا ہے جس سے اُس کی کمزوری کے مختلف علامات ظاہر ہوتی ہیں۔مزاج چڑچڑا اور وہم ہو جاتا ہے۔وہ خیالات جو کہ ایک تندرست آدمی کی نظر میں بے حقیقت ہوتے ہیں۔وہ

کے مرض میں نہایت پریشان کرنے والے ہوتے ہیں۔ حافظہ اور خیالات کے جمانے کی طاقت جاتی رہتی ہے۔ مردوں میں مراق اور عورتوں میں اختناق الرحم ہو جایا کرتی ہے۔ جب یہ مرض عرصے تک رہے تو تلی بڑھ جاتی ہے اور پاؤں اور ٹخنے سوج جاتے ہیں اور ورم دن کو زیادہ ہو جاتا ہے اور رات کو آرام کرنے کے بعد تھوڑا اُتر جاتا ہے ٭

یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ تمام علامتیں جو بیان ہو چکی ہیں فوراً ظاہر ہوں یا باقاعدہ یکے بعد دیگرے۔ کیونکہ خون کی خرابی کا سلسلہ مہینوں یا سالوں تک جاری رہتا ہے اور ایک عضو دوسرے عضو کی نسبت پہلے یا زیادہ ماؤف ہو سکتا ہے۔ انے میا (کمئی خون) ہر قسم کی شدت کا ہو سکتا ہے یعنی ہلکے زرد رنگ سے لیکر اس حالت تک جو لا علاج کی حد تک پہنچ جائے اصطلاح میں جس کو پرنے شی اس انے میا کہتے ہیں۔ اُس وقت کل علامات شدید ہو جاتی ہیں اور آدمی مر جاتا ہے غالباً سخت کمزوری یا سکتہ یا فالج سے جو کہ انے میا کا نتیجہ ہوتے ہیں (دیکھو صفحہ   اور   ) کم درجے کی علامتیں جو بیان ہوئی ہیں وہ اُن لوگوں میں بھی پائی جا سکتی ہیں جن کی صحت بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنا معمولی کاروبار خاصی طرح کر سکتے ہیں۔ لیکن اغاز انے میا سے بھی غافل نہیں رہنا چاہئے خصوصاً اُن یورپین کو جو گرم ممالک میں رہتے ہیں کیونکہ کمئی خون سے سوء ہضمی۔ دردِ اعصاب (وطن جانے کی بے حد خواہش) دنبل۔ پھوڑے۔ مزمن اسہال۔ دل اور جگر کا چربی دار ہو جانا وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ کمئی خون کے سبب سے طبیعت سکتہ کے لئے مستعد ہو جاتی ہے اور مریض گرم ممالک کے مخصوص تپوں کا زیادہ شکار ہوتا ہے ٭

انے میا کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بڑی بڑی مفصلہ ذیل ہیں:۔

۱۔ انے میا کی وہ قسم جس کو گرین سِک نس یا کلوروسس کہتے ہیں جبکہ عورتوں میں وہ انے میا جو ایام حیض کے پہلی دفعہ آنے یا اُن کے بے قاعدہ آنے سے تعلق رکھتا ہے اُسے عموماً گرین سک نس یا کلوروسس کہتے ہیں۔ جو معمولی انے میا سے کسی قدر اختلاف رکھتا ہے۔ اس میں جلد کا سبزی مائل زرد رنگ ہو جاتا ہے جو معمولی انے میا کی زردی سے مختلف ہوتا ہے۔ اس میں آنکھوں کے گرد زیادہ گہرے رنگ کے سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔

اشتہا بے حد بڑھ جاتی ہے اور ایسی چیز کے کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے جیسے سلیٹ ۔پنسل اور کچے چاول ۔تالو میں اکثر دھڑکنے والا درد ہوتا ہے ۔ اور بائیں پہلو میں بھی ۔پیشاب پانی کی طرح اور کثرت سے آتا ہے ۔جس میں سُرخ تلچھٹ بیٹھ جاتی ہے اور اختناق الرحم کی علامات اکثر پائی جاتی ہیں ۔قبض کا ہونا ایک نہایت بیّن علامت ہوتی ہے ۔اور بعض اوقات کمزور لڑکیوں میں انیمیا صرف پاخانہ میں دیر تک اندر رہنے اور اُس کے سڑکر خون میں جذب ہونے کے باعث ہوتا ہے ۔یہ اُن صورتوں میں ہوتا ہے جبکہ پیٹ کے کسی جانب درد یا تکلیف بھی ہو خاصکر بائیں طرف ۔ علاوہ ازیں عموماً اس بیماری کے درمیان ایام حیض میں پشت اور کمر میں درد ہوتا ہے اور اکثر پیروں پر ورم ہو جاتا ہے ۔

۲۔لیوکوسائی ٹھیمیا وہ بیماری جس میں سفید دانے یا خون کے سفید کیسے حد سے زیادہ ہوجاتے ہیں اور یہ انیمیا کی وہ سخت حالت ہے ۔جس میں خون کے اندر سفید دانے بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور جسم کے مختلف حصوں میں غدود بڑھ جاتے ہیں اور خصوصاً تلی ۔

۳۔ملیریل کے کگسیا ۔یہ اُس قسم کی انیمیا کا دوسرا نام ہے جو کثرت سے اور مدت تک ملیریا کا بخار رہنے کے بعد ہو جاتا ہے ۔

۴۔ملاسما یا اڈیسن ڈیزیز اس کی علامت یہ ہے کہ روز بروز بلا کسی ظاہری وجہ کے کمزوری بڑھتی جاتی ہے ۔اور اکثر جلد کی رنگت میں ایک خاص تبدیلی واقع ہوتی ہے جو کہ سرمئی رنگ سی ہو جاتی ہے ۔اس حالت میں گردوں کے قریب اُن اعضا میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ۔ جن کو "سپرا نیل کپسول" کہتے ہیں ۔

علاج ۔ہر روز معمولی درجہ کی ورزش اور رہنے سونے اور کام کرنے کے کمروں میں ہوا کی بخوبی آمد و رفت ہونی چاہئے ۔غذا مقوی اور معتدل مقدار حیوانی غذا یعنے گوشت کی بھی دینی چاہئے ۔مگر ایسی چیزیں جو فتور ہاضمہ کا باعث ہوں منع ہیں ۔محرکات جہانتک ممکن ہو کم دینے چاہئیں ۔ تھوڑی سی جو کی شراب جو کہ سب شرابوں سے کم نقصان دہ ہے دے سکتے ہیں ۔ٹھنڈا پانی یا شیر گرم غسل نہایت مفید ہے ۔آب و ہوا اور مقام کی تبدیلی بہت مفید ثابت ہوئی ہے ۔مقوی دوائیں خاصکر فولاد نہایت مفید

علاج الامراض:- دوران سر:- جسکو عربی میں دوّار- انگریزی میں ورٹے گو- ہندی میں بھرم سو رچھا کہتے ہیں- تعریف اس مرض کی یہ ہے- کہ انسان کو تھوڑے عرصہ کیلئے ایک چکر سا آجاتا ہے اور مریض گرنے پر ہو جاتا ہے- اور اسکے ارد گرد کی اشیا اسکو گھومتی نظر آتی ہیں اور مریض اپنے آپ کو قائم نہیں رکھ سکتا ہے اور جب کسی شئے کا اسکو سہارا مل جاتا ہے- تو گرنے سے بچ جاتا اور فوراً بیٹھ جاتا ہے- اور بعد تھوڑے عرصہ کے وہ حالت دور ہو جاتی ہے- اور انسان اپنی پہلی حالت پر آجاتا ہے- پھر جلد یا دیر یہی حالت دورہ کرتی ہے- اور دورہ کا جلد جلد یا دیر سے آنا بیماری کی خفت اور شدت پر دلالت کرتا ہے اور اسکا دورہ عموماً درد سر کے بعد ہوتا ہے کبھی بالعکس بھی-

اسباب:- اس مرض کے حسب ذیل ہیں جب دونوں آنکھوں کی بینائی خط متوازی پر نہیں ہوتی یا جب کانوں میں بیماری ہوتی ہے- اور ایک کان بہرا ہو جاتا ہے تب یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے مگر اکثر اوقات حالت کمزوری میں سر گھومنے لگتا ہے- چنانچہ جب کسی بیماری سے مریض روبہ صحت لانے لگتا ہے تب ایسی حالت کمزوری میں کھڑے ہونے کے وقت بیمار کا سر گھومنے لگتا ہے- اور اسوقت بھی سر گھومنے لگتا ہے کہ جب خون میں کسی قسم کا زہر سرایت کر جاتا ہے- مثلاً زیادہ شراب کا پینا یا افیون کا کھانا یا جب کوئی ایسا شخص تمباکو پیتا ہے کہ جس نے پہلے کبھی نہ پیا ہو- بعض دفعہ جب ہاضمہ بگڑ جاتا ہے- تب بھی سر گھومنے لگتا ہے- اور جگر کی خرابی اور گردہ کی مزمن بیماری اور دل کی بیماری کے سبب بھی دوران سر ہو جاتا ہے- کثرت مجامعت سے بھی آدمی کا سر گھومتا ہے- اور عورتوں کو جب کثرت خون حیض آتا ہے- تب ان کو دوران سر ہو جاتا ہے- اور بچوں کو عرصہ دراز تک دودھ پلانے سے بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے- حاض کر جب ایام ریاضت میں ماہ بماہ حیض جاری رہتا ہو- اور بوڑھوں کو بلا کسی اور علامت کے اکثر نوبت بنوبت دوران سر ہوا کرتا ہے- اور جسم میں جب نقرس کی بیماری کا زہر ہوتا ہے- تب بھی گاہے گاہے سر گھومنے لگتا ہے-

علاج- اگر بیمار طاقتور ہو اور اس کا مزاج بھی دموی ہو اور سر گرم ہو اور سر کی رگیں تڑپتی ہوں اور مریض کے کانوں میں بھن بھن کی آواز پیدا ہوتی ہو تو اس کی غذا کم کر دیں فصد کریں یا گردوں کے پیچھے جونکیں لگوائیں- قبض کی حالت میں مسہل کریں- آملہ- کشنیز- گل نیلوفر- ہلیلہ سرپنکھا کا خیسانده دیں- اور اگر بیمار کمزور ہو خون کی کمی معلوم ہو تو مقوی ادویہ کو کام میں لاویں- مثلاً کاڈلور آیل (روغن ماہی) فولاد کا کوئی مرکب- دودھ کونین- کھلائیں- چرایتہ پانچ تولہ پانی دو سیر میں بھگو رکھیں- صبح صاف کر کے پوست سنگترہ دس تولہ ڈال کر جوش دیں پھر صاف کر کے دانہ الائچی کلاں دو تولہ ڈالیں- اور ایک تولہ صبح و شام پلائیں نہایت مفید اور مجرب ہے- اور نشاستہ ۴ تولہ- مغز بادام مقشر ایک تولہ کا شیرہ گائے کا دودھ ایک سیر مصری ۴ تولہ زردی بیضہ مرغ ۴ عدد- روغن زرد ۴ تولہ- پہلے نشاستہ کو گھی میں بریاں کریں پھر باقی ادویات ڈال کر مثل لیسہ کے پکائیں اور دن میں تین دفعہ نوش کریں- چونکہ عموماً دوران سر کے مریض نقیہ اور کمزور ہی ہوتے ہیں اس لئے مقوی ادویہ عام استعمال کرنی چاہیئے خصوصاً کشتہ فولاد اور خبث الحدید یا کوئی انگریزی فولاد کا مرکب مثلاً ری ڈیوسڈ آف آئرن یا فاسفٹ آف آئرن یا سائریٹ آف آئرن- اینڈ کونین تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں +

راقم حکیم احمد الدین جائینٹ ایڈیٹر رسالہ ہذا
از شاہدرہ- لاہور

حفظ صحت

گذشتہ اشاعت سے پیوستہ

وجہ اس کی یہ ہے کہ چونکہ طبیعت اس کی طرف نہایت لذت اور الفت اور محبت اور رغبت سے بہمہ تن متوجہ ہو جاتی ہے اور معدہ بھی پورے شوق اور ذوق سے اس کو قبول کرتا ہے۔ اس لئے ایسی غذا نہایت عمدہ اور اعلے طور سے ہضم ہو جاتی ہے۔ خواہ اس غذا میں قدرے ردات اور مضرت بھی ہو تو بھی طبع کے خاص میلان اور پوری توجہ سے روبہ اصلاح لے آتی ہے اور وہ خرابیاں مضرتیں تمام دور ہو جاتی ہیں۔ اور اعضا اور ارواح اس سے مستفید اور مستفیض ہو کر حفظ صحت کے لئے ممد اور معاون ہوتے ہیں۔ یعنی جسم انسانی کے تمام قویٰ کما حقہ اس سے بہرہ مند اور متمتع ہوتے ہیں اور اس طرح جو غذا کا اصل اور حقیقی فرض ہے پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ لذیذ اور مرغوب الطبع غذا ہر حالت اور ہر طبیعت میں مفید ہی مفید ہے چاہے وہ کس قدر مضر اور کھانے والے کی مزاج کے مخالف اور متبائن ہی ہو۔ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ اس سے مراد صرف اس قدر ہے کہ قلیل المضرت اشیاء جو لذیذ اور دلخوش کن ہوں۔ ان میں چنداں پرہیز کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کی مرغوبیت طبع مدبرہ بدن کی پوری توجہ کو اپنی طرف مائل کر لیتی ہے اس لئے طبیعت اس میں اچھی طرح تصرف کرتی اور اس کے معمولی نقصانات کو رفع کر دیتی ہے اور بدن کو اس سے متضرر ہونے کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ ورنہ کثیر المضرت چیز خواہ کیسی لذیذ ہو اپنی بد تاثیر کئے بغیر نہیں رک سکتی۔ اور کسی صورت میں بھی اس سے بے خوف اور لاپرواہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ اپنی طبیعت و مزاج کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اس کے مخالف غذا کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیئے بجز اس کے کہ اُس کی اصلاح کی تجویز ہو سکے اور پہلے بندوبست کر لیا ہو۔ اور دوسری مراد اس بیان سے یعنی لذیذ غذا کے اعلے ہونے سے یہ ہے کہ نا پسند اور مکروہ اور پھر بلا خواہش غذا کھانے سے پرہیز کیا جائے۔ اگرچہ وہ غذا فی ذاتہ اعلے اور ارفع اور اقویٰ ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ ایسی غذا سے بجز اندیشہ نقصان کے کسی فائدہ کی امید رکھنی باطل اور غلط ہے اور یہ مشہور عام ہے کہ بعض طبایع میں بعض اغذیہ قدرتاً ناپسند اور مکروہ ہوتی ہیں اور پھر مشاہدہ شہادت دیتا ہے۔ کہ ایسی چیزیں کھانے سے کچھ نہ کچھ ضرر بھی بسا اوقات پہنچ سکتا ہے۔ اور پھر بعض خاص خاص اشخاص کو بعض خاص خاص اشیاء کے استعمال سے خواہ مخواہ تکلیف ہوتی ہے خواہ اس کو وہم قرار دیا جائے یا مزاج کا خاصہ بہر نوع ایسی اشیاء سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے اگرچہ وہ چیزیں فی ذاتہ محمود اور غیر مضر ہوں۔ کیونکہ عام طبایع کے حالات مختلف ہوتے ہیں اور ہمیشہ امور غیر منافی میں ان کی تابعداری ضرور کرنی چاہیئے اور پھر یہ بھی سچی بات ہے کہ عادت کو جسم میں بہت سا دخل ہوتا ہے۔ جو عقلمندوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس لئے ہمت اس کی رعایت ملحوظ رکھنا ضروری اور لابدی امر ہے۔ مثلاً ایک شخص کو عادت ہو چکی ہے۔ کہ وہ دن رات میں دو دفعہ غذا کھایا کرتا ہے۔ اب اس کو ایک دفعہ کے کھانے پر کفایت اور قناعت کرنے کو اگر مجبور کیا جائے تو ضرور ہے کہ یہ امر اس کی ضعف قوت اور نقاہت کا باعث ہوگا اور ایسے شخص کا اگر کسی وقت بر تقدیر ہاضمہ خراب ہو جائے یا کمزور ہو جائے۔ تو حکیم حاذق اس کو کبھی اور کسی صورت میں بھی یہ رائے نہیں دیگا کہ تم بجائے دو دفعہ کے صرف

کے لئے مرتے ہیں خدا ان کی مدد کرتا ہے مگر یہ لوہے کے چنے ہیں ذرا مشکل سے چبائے جاتے ہیں۔ دوسرا وہ ہے جو نفسانی خواہشوں کے ساتھ نکلتا ہے اور ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلتا ہے۔ ان کے دل میں خدا کی محبت نہ خوف ہوتا ہے۔ نہ بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی جس کو خدا کے ساتھ تعلق نہیں وہ بنی نوع انسان کی ہمدردی کے دعوے میں بالکل جھوٹا ہے۔ اسی طرح دو ہی قسم کے حکیم ہیں۔ ایک وہ جو ممّا رزقنٰھم ینفقون پر عمل کرتا ہے دوسرا اس کے برخلاف۔ اول الذکر ضرور کامیاب ہوتا ہے۔ مگر موخر الذکر تھوڑے دنوں کی لذت محسوس کر کے حسرت کے ساتھ دنیا کو چھوڑتا ہے۔

میں ضرور کہونگا کہ سچی ہمدردی کے ساتھ نکلا ہوا حکیم حاذق ملک کے لئے مفید ہوگا۔ جس رسالے میں بے ایمانی دھوکہ بازی نہیں وہ ضرور دوسروں کو فائدہ پہنچائیگا۔ باقی رہا اس کی دلچسپی۔ اس کو دلچسپ بنانا ہر ایک حکیم کا فرض ہے کیونکہ جو رسالہ سچی ہمدردی کے ساتھ نکلے اس کی مدد نہ کرنا معصیت ہے۔ میرے پاس اسوقت رسالہ نمبر ۱۰ جلد ۲ ہے۔

رسالہ کی تقطیع بہت عمدہ ہے اور مفید جو کتاب کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ کاغذ اس کا اچھا ہے نہ بہت بُرا نہ بہت ہی اچھا۔ لکھائی تو اچھی ہے مگر چھپائی میں کچھ نقص ہے وہ ضرور رفع ہونا چاہیے مضامین جو اسمیں درج ہیں بعض ان میں سے بہت اچھے ہیں اور موزون مگر بعض جن کی اشد ضرورت ہے وہ درج نہیں ہوتے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ رسالہ اس طرح ہونا چاہیئے۔

پہلا صفحہ درست ہے۔ صفحہ ۲ بھی درست ہے۔ صفحہ ۳ صریع یا تشخیص الامراض کے لئے علیحدہ کیا ہوا ہے تشخیص الامراض کو علاج الامراض کے ساتھ ملا دینا چاہیئے۔ اور تشخیص الامراض والے صفحہ پر علم المفردات ہونا چاہیئے جسمیں مفردات کی ماہیت خاصیت وزن خوراک وغیرہ پر پوری بحث کی جاوے اس سے بہت سے فواید کی امید ہے۔ صفحہ ۴ بھی درست ہے۔ صفحہ ۶ حفظ صحت اس کے لئے ایک صفحہ بہت کافی ہے۔ حالانکہ یہ حصہ بہت ضروری ہے مگر ہمارے ملک کے لوگ اس کی بہت کم پرواہ کرتے ہیں صفحہ ۷ پر انسائیکلوپیڈیا یا ڈکشنری آف ڈیزیز کے طبی مضامین درج ہوں یا یونانی ویدک اور ڈاکٹری کا مقابلہ۔ صفحہ ۸ درست ہے مگر اس کے لئے دو صفحہ کافی نہیں۔ صفحہ ۱۰ پر متقدمین و موخرین مختلف ڈاکٹروں اور حکما کی لائف کے دلچسپ واقعات درج ہوں۔ اس کے لئے ۲ صفحہ ہوں۔ صفحہ ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ پر علم طب یونانی کی وہ خوبیاں درج ہو جو اس کی دوسری طب پر فوق دلا سکتی ہیں۔ صفحہ ۱۳ پر یا تو حکما کا وہ مضمون درج ہو جو اس بیماری کے متعلق ہو جو ان کے زیر علاج ہے اور یا کسی مطول کا مضمون مثلاً شرح اسباب یا سدیدی یا اکسیر اعظم وغیرہ کا۔ صفحہ ۱۴ پر مختلف حکماء و ڈاکٹروں کے مجربات ہو صفحہ ۱۶ و ۱۵ پر سوالات اور جوابات ہو مگر اس طرز سے ہوں کہ دوسرے حکماء کو بھی اس میں رائے زنی کا موقع ملتا رہے نہ یہ کہ اُن کو آپ خود ہی حل فرماویں ٭ والسلام

خاکسار احمد حسین چنیوٹ بازار لائلپور خریدار نمبر ۱۲۱۹

نوٹ۔ ہم ڈاکٹر صاحب کے نہایت ممنون و مشکور

ہیں اور ان کے تمام ارشادات کی دل سے عزت اور قدر کرتے اور خدا کے فضل سے توفیق پاکر ان پر عملدر آمد کرنے کا پختہ اقرار کرتے ہیں اور سب ناظرین کو عموماً اور ڈاکٹر صاحب کو خصوصاً قوی امید دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ حکیم حاذق اسم بامسمی اور ملک کا سچا خادم ثابت ہوگا۔ اور جہانتک ہماری طاقت اور قدرت مالی بدنی عملی عقلی خداداد ہے رسالہ ہذا کو حسب دلخواہ ناظرین مفید اور دلچسپ بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے۔ ہمارے تمام ناظرین صاحبان کو خصوصاً طبابت پیشہ اصحاب کو چاہیئے کہ وہ بھی رسالہ ہذا کی طرف انشراح صدر اور کھلے دل سے نظر عاطفت مبذول فرماویں۔ اور اس کے جملہ حسن و قبیح کو بہت جلد ہم پر منکشف ہونے کا موقع دیں۔ تاکہ ہم تمام مشورہ جات پر یکجائی نظر کے بعد اپنے فرض کو کامل طور پر ادا کرنیکے قابل ہوسکیں۔ خصوصاً مندرجہ ذیل بزرگوں سے ہم استدعا کرتے ہیں کہ ضرور بالضرور اس عرضداشت کو قبول فرماکر اپنی قیمتی اور سچی راؤں اور قابل قدر مضامین سے حکیم حاذق اور اس کے سرپرستوں اور ہر اہل ملک کو محظوظ فرماویں حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب قادیان دارالاماں۔ حافظ حکیم محمد اجمل خاں صاحب دہلوی۔ حکیم غلام علی شاہ صاحب کراچی۔ حکیم احمد حسین صاحب سرمور ناہن۔ حکیم دوست محمد خاں صاحب اڑمڑ۔ حکیم فقیر محمد صاحب نظامی جگراؤں۔ ڈاکٹر ولی چند صاحب پٹیالہ۔ حکیم مفتی محمد سلیم اللہ خاں صاحب لاہور۔ حکیم ڈاکٹر احمد علی خانصاحب زبدۃ الحکما لاہور۔ حکیم ڈاکٹر احمد حسین صاحب لائلپور۔

راقم حکیم احمدالدین جائنٹ ایڈیٹر رسالہ ہذا
از شاہدرہ۔ لاہور

ایک غلطی کا تدارک یا تلافی مافات

چونکہ اکتوبر کا رسالہ دیر سے چھپنے کی وجہ سے اس کی روانگی میں بہت جلدی سے کام لیا گیا اس افراتفری میں چند چٹیں گم ہوگئی ہیں اور معلوم نہیں کن کن اصحاب کے نام کی چٹیں تھیں اس لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ جس صاحب کو اکتوبر کا رسالہ نہ پہنچا ہو وہ ایک پیسہ کا کارڈ لکھ کر ہم سے منگوا سکتے ہیں۔ نیز ہم معافی کے خواستگار ہیں۔ فقط

حکیم احمدالدین شاہدرہ لاہور

اخبار الکیمیا

اس نام کا ایک پندرہ روزہ اخبار جس کے ذریعہ سے عمل کیمیسٹری کے مردہ علم کو دوبارہ زندہ کرنے کا ذمہ لیا گیا ہے جس میں علم کیمیا مشرقی و مغربی کے متعلق محققانہ بحث ہونے کے علاوہ ہندوستان کے مسلم و مُستند حکماء و اطبا کے مضامین مراسلات بھی درج ہوتے ہیں اور جس کا کام مایوس مریضوں کو مفت مشورہ دینے اور ہر ایک قسم کے طبّی و حکمی سوالات کا جواب لکھنے کے علاوہ کیمیا کے وہ سربستہ و مخفی رازوں کا اظہار کرنا ہے جنکا انکشاف انکے جاننے والے پر شاق گذرتا ہے یہ اڈیٹری حکیم دوست محمد خاں صاحب شیروانی مالیر کوٹلہ سے شائع ہوتا ہے۔ بڑے بڑے علماء و حکماء نے اسکو ایک معزز اور قابل قدر اخبار مانا ہے نمونہ مفت منگوا کر ملاحظہ کریں قیمت صرف عہ معہ محصولڈاک نوٹ ہر خریدار کو کتاب اسرار الکیمیا جسکی قیمت صہ روپیہ کی مفت نذر کی جاتی ہے +

المشتہر
مینجر اخبار ہذا

ایک دفعہ کھایا کرو۔ ہاں تقلیل غذا کے لئے ضرور حکم کریگا۔ کہ بجائے ایک پونڈ یومیہ خوراک کے نصف پونڈ پر مکتفی اور مقنع ہونا چاہیئے۔ اسی طرح اگر بھی شخص بجائے دو دفعہ تناول غذا کے عادی ہونے کے تین دفعہ غذا کھانے کا مرتکب ہو تو اندریں صورت بھی ضرور ہے کہ ضعف اور کسل اور سستی وغیرہ امراض کثیرہ میں مبتلا ہو جائے۔ ہاں اس صورت میں کہ پھر یہ بھی اس کی عادت میں داخل ہو جاوے یعنی تین وقت کھانے کی اس کو پختہ عادت ہو چکی ہو تو پھر کوئی اندیشہ ضرر کا نہیں ہے غرض اپنی عادت اور خواہش طبیعت کا ہمیشہ خیال رکھو یعنی غذا مرغوب اور مطلوب طبع بھی ہو اور نیز عادت اور مزاج کے بالکل منافی اور مخالف بھی نہ ہو۔ ایک اور بات بھی ہے جس کو حافظ صحت کے لئے یاد رکھنا ضروری ہے وہ یہ کہ غذا سادہ ہونی چاہیئے خواہ مخواہ غذا میں ادویہ کی ملاوٹ بطور رسم کے مفید نہیں ہے۔ بلکہ نقصان کا موجب ہے۔ مثلاً خواہ مخواہ زیرہ دارچینی لونگ آلو بخارا الائچی۔ گلقند۔ پیاز لہسن۔ وغیرہ وغیرہ جن کو مصالحہ کہا جاتا ہے ہر طعام میں ملانا اور پھر کثرت سے ملانا نہایت زبون اور مضر ہے۔ مثلاً گرم خشک مزاج کے آدمی کے لئے گوشت اور بینگن کریلا وغیرہ اشیا جو خود ہی مضر ہیں اگر اُن میں گرم مصالحہ بھی افراط سے ڈالا جاوے تو بتلاؤ کہ اس کو کھانے سے بجائے نقصان کے کسی فائدہ کی امید بھی ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں اور بالکل نہیں لیکن دیکھو کہ فی زمانہ کوئی صاحب اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور ایک رسم اور ملکی رواج کے درپے ہو کر اندھا دھند سب رطب و یابس ملائے کھا رہا ہے اور پھر کوئی اہل علم تک بھی خیال نہیں کرتا کہ مصالح تو اصلاح کے لفظ سے نکلا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی چیز کسی طبیعت کے مخالف ہے اور اُس کو

کھانے کا اسے موقع ملا ہے تو دانا آدمی اور حافظ صحت کے لئے ضروری اور لازمی ہے کہ اس وقت سے پہلے کہ جب اس چیز سے اس کو نقصان پہنچے اور وہ اس کا دفعیہ کسی دوا سے کرلے اور خواہ مخواہ کسی طبیب یا ڈاکٹر کی منت اور خوشامد کرے۔ اسی وقت ان ادویہ میں سے جو اس کی اصلاح کر سکتی ہوں اسی غذا میں ممزوج کر کے کھاوے تا اس کے ضرر سے محفوظ اور مامون رہے۔ مثلاً گرم اغذیہ کے لئے سرد ادویہ مثلاً سرکہ۔ دہی۔ کشنیز۔ آلو بخارا وغیرہ ملا لیوے۔ اور سرد اور نفاخ اور دیر ہضم اشیا کے لئے زیرہ وغیرہ گرم مصالحہ کا اضافہ کرلے۔ نہ کہ بے سوچے مصالحجات کو فرض سمجھ کر مقدار سے بھی زیادہ استعمال کرنے لگ جاوے۔ اور عوض فائدہ کے نقصان اُٹھاوے۔ یہانتک مضمون میں لکھ چکا تھا کہ مجھے ایک حکیم صاحب کا مجوزہ نقشہ یاد آگیا جس میں انہوں نے بعض اغذیہ اور ادویہ یا کولہ کے نقصانات کو رفع کرنے کے لئے اس کی مصلح اشیاء کی فہرست دی ہوئی ہے۔ اور چونکہ سب ناظرین کو تمام قوانین حفظ صحت اور جملہ مضرات عام اغذیہ و اشیاء خوردنی کے یاد اور ازبر نہیں ہوتے اس لیے اُن کو اکثر ایسے مواقع پیش آتے رہتے ہیں کہ ایک ایسی چیز کو کھا لیا جس سے بدہضمی یا کوئی اور ضرر نمودار ہو گیا تو بہ سبب نہ جاننے اس کے مصلح دوائی کے۔ اب اُن کو طبیب کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس لئے وہ نقشہ بعینہٖ نقل کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس سے بہت فائدہ اُٹھاوینگے +

گھی سے پیدا ہوا نقص	گرم پانی پینے سے جاتا ہے
تیل ،، ،، ،،	کانجی ،، ،،
ناریل ،، ،، ،،	صاف چاولوں کا دھوون
آم ،، ،، ،،	دودھ ،، ،،

کیلہ سے پیدا ہوا نقص	گھی
گیہوں "	لکڑی
گوشت "	کانجی
نارنگی	قند سیاہ
آلو	کودوں
میدہ کی پوری روٹی	پانی
کھرنی	بلیلہ
اڑد	کھانڈ
تربوز	گرم پانی
دودھ	چھاچھ
مچھلی	آم
شراب	ماء العسل
گھی	لیموں کا رس
لیموں	نمک
نمک	چاولوں کا دھوون
چاول	دودھ و پانی
انار۔ آملہ۔ تال پھل بجورا۔ انبلی	مولسری کے پھل
گولر۔ پیپل۔ آم پاکھر بڑھ کے پھل	باسی پانی سونٹھ گھول کر پینا
بیخ کنول۔ منقہ۔ کھجور سنگھاڑا۔ کھانڈ	ناگرموتھا
مہوا۔ بیل پھل کھرنی۔ کھجور۔ فالہ	نیم کی نمول گھوٹ کر پانی پینا
کھچڑی	سیندھا نمک
بیر	گرم پانی
بیل پھل۔ جامن	سونٹھ

ہرانا آملہ	رائی
کلتھی، ساٹھی کنگنی کے چاول	دہی کا مٹھا
پونڈا گن	خاکستر داکھ پانی میں ملا کر
گھی	لیموں مرچ
گوشت و مچھلی	شراب
پاپڑ	سہنجنا کے بیج
فرنی	قرنفل
لڈو۔ پوڑا چھاچھ کی کڑھی	پیلا مول
کھیر	مونگ کا پانی
پالک۔ کریلہ بینگن۔ مولی میتھی۔ توبنی پرول۔ چولائی	سرسوں کا ساگ
مٹر	سونٹھ
زمین کند	گڑ
آلو	چاولوں کا دھوون
ہر قسم کا ساگ	تل
اڑد	لیموں
پیٹھا۔ کھیرا ککڑی۔	کرنجوہ کا بیج
املی	تھوہر کی کھار
دست آور	سرکہ

راقم حکیم احمد الدین جائنٹ ایڈیٹر رسالہ
حکیم حاذق از شاہدرہ۔ لاہور

رات کو شوربا یا دودھ یا آب سونے کے وقت پلانا اور صبح اُٹھ کر پھر انہی چیزوں میں سے کوئی چیز پی کر ہوا خوری پر جانا اور حاجت ہو یا نہ ہو پاخانہ کے لئے بیٹھ جانا +

غذا۔ نباتاتی اغذیہ۔ پالک۔ شلغم۔ آلوبخارا وغیرہ۔ میوہ جات میں سے۔ الوچہ۔ امرود کھلاویں ہلیلہ سیاہ (۴ ماشہ) بادیاں (۳ ماشہ) شکرتری (۳ ماشہ) باریک پیس کر کھلانا۔ ست صبر (۸ ماشہ) مصطگی (۳ ماشہ) اس کی پیس کر گولیاں بناویں اور ایک گولی ہر روز کھلائیں۔ ریوند (۲ ماشہ) صبر (۲ ماشہ) اس کی بھی گولیاں بناویں۔ دو رات کو کھلانا

اگر ضعف اعصاب سے قبض ہو تو ویلیریانیٹ آف زنک (۱۲ سے ۲۴ گرین) ایکسٹریکٹ بلاڈونا (۳ سے ۶ گرین) اس کی ۱۲ گولیاں بناویں۔ صبح شام دوپہر کو کھلاویں +

اگر جریان از وجہ صرع ہو تو ویلیریانیٹ آف زنک (۵ بوند) ٹنکچر آسا فٹیڈا۔ (۵ بوند) ٹنکچر سنکونا (۱۵ بوند) سپرٹ کلورا فارم (۱۰ بوند) کیمفر واٹر (۱۰ اونس) صبح و شام ایسی ایک خوراک پلاویں +

اگر دماغ میں خراش ہو۔ برومائیڈ آف پٹاسیم (۱۰ گرین) ٹنکچر ایکونائیٹ (۳ قطرہ) کیمفر واٹر ($\frac{1}{2}$ اونس) صبح و شام پلانا + (باقی آئندہ)

مجربات القدما گیلانی نے لکھا ہے کہ صداع حار مادی میں پہلے مادے کا تنقیہ گل بنفشہ۔ تربد۔ رب السوس۔ سقمونیا۔ گل سرخ کی گولیوں سے کریں۔ اس کے بعد کسی مسکن دوا کا جیسے صندلین۔ انزروت۔ اجوائن خراسانی۔ افیون زعفران۔ ضماد پیشانی پر کریں اور سبوس گندم۔ خطمی۔ بنفشہ پانی میں پکا کر پاشویہ کریں +

ترکیب تریاق فاروق ۔ یونانیوں کے نزدیک اس تریاق کی مانند کوئی دوا نہیں شیخ داؤد انطاکی نے لکھا ہے کہ اندروماخس۔ اقلیدس۔ فیثاغورس۔ فراقلیس۔ مارنیوس اور جالینوس جیسے مشہور زمانہ راس رئیس الحکما نے قرناً بعد قرنٍ سو برس کے عرصے میں بڑے اہتمام اور سعی سے اس نسخہ کو تکمیل اور اتمام تک پہنچایا تھا جس کا اصل نسخہ (دیکھو حاشیہ حکیم حاذق نمبر ۲ جلد ۱) اور بنانے کی ترکیب مع خواص ادویہ یہ ہے:۔ شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ قرص اسقیل جو تریاق فاروق میں داخل ہے زہروں کے لئے بھی فائدہ دیتا اور ضیق النفس اور استسقا کے لئے بھی مفید ہے اور اس قرص میں ایک یہ بھی خاصیت ہے کہ اس کے کھانے سے آنتوں کے کیڑے مر جاتے ہیں:۔ اسقیل بریاں (اس کو ڈاکٹری میں اسکوئل یا سِلاّ کہتے ہیں انگریزی دوا فروشوں کے ہاں عمدہ اور خالص سفوف کی ہوئی بکتی ہے) لے کر اس کے برابر آرد کرسنہ (مٹر کا آٹا) ملائیں اور شراب میں گوندھ کر قرص بنائیں قرص افعی جو اس تریاق میں داخل ہے اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے جس سانپ کا سر کے نزدیک والا حصہ باریک ہو اور وہ حرکت میں پھرتیلا ہو اور اس کی چار کچلیاں ہوں جن دنوں سورج برج حمل میں ہوتا ہے

طبی دنیا کی خبریں

تپ دق کے علاج کا نیا طریق برلن کے ایک ڈاکٹر جیکب صاحب نے دریافت کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے کوکین کے استعمال سے بیمار کے نرخرے اور حنجرہ کی نلی اور حلق کو سخت کیا جاتا ہے اور پھر ربڑ کی ایک نلی پھیپھڑوں میں اتاری جاتی ہے اور اس کے ذریعے ٹیوبر کیولن پھیپھڑوں میں داخل کیا جاتا ہے اور ڈاکٹر صاحب کا دعوےٰ ہے کہ اس طور سے چھ سات ہفتے کے اندر مرض کے تمام اجرام مر جاتے ہیں +

ڈاکٹر ڈنبر جو ہمبرگ کے انسٹیٹیوٹ آف ہائی غ جن سے تعلق رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہے فیور جو ایک قسم کا بخار ہے اور بعض گھاسوں مثلاً ریگ ویڈ اور گولڈن راڈ کے پھولوں کی دھول سے پیدا ہوتا ہے انہوں نے اس تپ کے دور کرنے کے لئے جلد کے نیچے پچکاری کرنے والی دوا ایجاد کی ہے یہ پچکاری اُنہوں نے ایک قسم کے زہر سے جسے ٹوکسل بومنیں کہتے ہیں تیار کی ہے ڈاکٹر صاحب نے اس زہر کی کئی خوراک پچکاری کے ذریعے ایک بچھیڑے کے جسم کے اندر داخل کر دیں اور جب زہر کا اثر خون میں ہو گیا تو انہوں نے چند چھٹانک خون اُس کی رگ کاٹ کر نکال لیا اور اُس خون کو ایک بند برتن میں ۲۴ گھنٹے تک رکھا رہنے دیا جب خون کے ذرّے تہ نشین ہو گئے اور پانی اوپر رہ گیا تو اسے نکال لیا اور پچکاری کے ذریعے اُن لوگوں کے جسم میں داخل کیا جن کو ہے فیور تھا اس سے ان لوگوں کو صحت ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ بعض گھاسوں کی دھول میں میوکس ممبرین (لعابدار جھلی) میں جلن پیدا کر دینے کی خاصیت ہوتی ہے یہ دھول ہوا کے ذریعے انسان کی آنکھ۔ ناک۔ اور منہ کے اندر پہنچ جاتی ہے اور جب یہ میوکس ممبرین میں سرائت کر جاتی ہے تو انسان کو کثرت سے چھینکیں آنے لگتی ہیں اور آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے اور آخر کار ہے فیور ہو جاتا ہے اکثر یہ مرض تعلیم یافتہ لوگوں۔ مسافروں یا اُن باجہ بجانے والوں کو جو منہ سے باجا بجاتے ہیں ہو جاتا ہے +

فرانس کے ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ چرٹ میں پانچ چیزیں ایسی مخلوط ہوتی ہیں جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ اول تمباکو کا زہر جو اُس کے تیل میں ہوتا ہے۔ دوسرے اُس چیز کا اثر جو اُس کے اوپر لپٹا ہوا ہوتا ہے تیسرے سنکھیا جو اس غرض سے ملایا جاتا ہے کہ دھواں سفید نکلے چوتھا قلمی شورہ جس سے یہ مد نظر ہوتا ہے کہ تمباکو گر نہ پڑے پانچویں افیون تاکہ پینے کے ساتھ ہی دماغ میں اثر پہنچ جائے +

امید ہے
حاذق حکیم
ور ڈاکٹر صاحبان
ور دیگر معزز
ناظرین مجھے
وقتاً فوقتاً
س رسالہ کی
ترقی اور کامیابی
کے لئے مفید
مشورے دیتے
اور تدابیر
بتلاتے رہینگے
اگر کہیں غلطی
ہوئی ہو تو
اُس سے
دوستانہ طریقے
پر مجھے آگاہ
فرماوینگے جس
سے میں اُن
کا ہمیشہ شکر
گذار رہونگا +
"ایڈیٹر"

آب برگ شفتالو برگ نیم کی علیحدہ علیحدہ نسوار دینا یا پانی میں اُبال کر ناک میں پچکاری کرنا۔ دیگر آب برگ شفتالو آب پیچ توت اور افسنتین۔ شیح ارمنی (نبات السنتونین یعنی سنٹونین جو ایک مشہور انگریزی دوا قاتل کرم ہے۔ وہ اسی بوٹی سے جس کا نام عربی میں شیح ہے جوہر کے طور پر نکالی جاتی ہے) کو جوش دیکر اُس کا پانی ناک میں ٹپکانا۔ صرف ملون کو پانی میں گھس کر ناک میں ڈالنا بھی مفید ہے۔ دیگر ہینگ اور کافور کی نسوار یا ان کو قدرے روغنگل میں حل کر کے ناک میں ٹپکانا۔ مصبر اور پوست ریٹھہ کی نسوار۔ آب حنظل تازہ ملون ملاکر یا کوڑ فلفلین۔ قند سفید ملاکر نسوار دینا مجرب ہے۔

حاذق الملک حکیم الامۃ حضرت قبلہ امام مولانا علامہ حکیم **نورالدین** صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی بیاض میں ہے۔ کہ نکچھکنی ۱ ماشہ۔ مرداسنگ ۴ سرخ۔ کافور ۴ سرخ۔ ملون ۴ سرخ۔ بابڑنگ ۴ سرخ۔ پوست ریٹھہ ۴ سرخ۔ نوشادر ۴ سرخ پارہ ۴ سرخ کی نسوار دینا۔ **دیگر**۔ کچور۔ مغز تخم املی زیرہ سفید دانہ الائچی کلاں کی نسوار یا اونٹ کی لید شیر آگ میں ۷ دفعہ مدبر کر کے نسوار دینے سے کیڑے مرجاتے ہیں اور تخم شرینہ سیاہ بکری کے پتہ میں خشک کر کے نسوار دینے سے کیڑے نہیں ہوتے **مطب**۔ تارپین ناک میں ٹپکاؤ۔ اور کاربالک لوشن کی پچکاری کرو۔ ناک کی بدبو دور ہو کر کیڑے مر جائینگے۔ **دیگر**۔ شربت افسنتین بلاؤ ملون اور افسنتین کی نسوار دو۔ آب برگ نیم اور روغن بادام باہم ملاکر ناک میں ٹپکاؤ کیڑوں کی وجہ سے جو درد سر ہوگا اس کو اس سے فوراً تسکین ہوگی۔ اور سارے کیڑے نکل پڑینگے اس کے ساتھ پیشانی پر آڑو کے پتوں کا ضماد بھی کرو۔

۱۶۔ **صداع شرکی**۔ **اسباب**۔ معدہ اور رحم کی خرابی مراق مثانہ امعا اور جگر کی خرابی دل اور گردوں میں کسی مرض کی موجودگی۔ ہاتھ پاؤں کی خرابی شرائین صُلب کی خرابی۔ آتشک کان کی ہڈی یا سر کے کسی حصے کی ہڈی کی خرابی یا دانتوں کی خرابی **علامات** ہر ایک عضو جس میں کہ پہلے بیماری موجود ہو اور پھر اُس کے بعد اس مرض کی ترقی اور تنزل کے ساتھ سر درد کا موجود ہونا یا کم و بیش ہونا وابستہ ہو اسکی بڑی علامت ہے۔ خرابی معدہ اور رحم کے باعث درد ہو تو تالو پر درد ہوتا ہے پھر سر کے پیچھے چلا جاتا ہے۔ معدہ اور رحم کا علاج کرو یعنی معدہ کی خرابی کا امراض معدہ میں اور رحم کی خرابی کا امراض رحم میں جو مرض ہو اس کا علاج کرو لیکن دماغ کی تقویت اُن امراض کے علاج میں بھی ملحوظ رکھو۔ گردوں کی خرابی کے باعث درد سر ہو تو موخر سر پر درد زیادہ ہوتا ہے مراق مثانہ اور امعا میں مقدم سر میں درد ہوتا ہے جگر کی خرابی میں دائیں طرف اور طحال میں بائیں طرف درد ہوتا ہے ہاتھ پاؤں کی خرابی میں چیونٹیاں رینگتی معلوم ہوتی ہیں آتشک سے درد خاص جگہ پکڑتا ہے اور بہت تھوڑی محدود جگہ ہوتا ہے اور مدت تک رہتا ہے۔

علاج سبب دور کریں اور خراب دانت اور خراب ہڈی کو نکال دیں اگر معدہ کے سبب سے ہو اور موسم گرم ہو تو اس صورت میں گلاب ایکپاؤ لیموں دو عدد اور مصری ۵ تولہ سب کو ملاکر اُبال لو جب وہ کسی قدر غلیظ ہو جاوے تو استعمال کرو یا رب انارین ہمراہ طباشیر دو اگر قبض ہو تو گلاب ۱۰ تولہ۔ عرق سونف ۵ تولہ شکر تری ۲ تولہ اُبال کر پیو نرم اور ٹھنڈی غذا کھاؤ۔ اور اگر بوجہ سردی معدہ کے ہو اور ڈکار ترش اور بدہضمی موجود ہو تو اس صورت میں انوشدارو چھ سات ماشہ یا ۹ ماشہ ہمراہ شربت موتیا یا شربت چنبہ دو۔ دیگر سرد مزاجوں میں انیسون ۲ ماشہ زیرہ ۱ ماشہ۔ عود ۴ رتی۔ دارچینی ۱ رتی لقمہ پر ڈال کر دو۔ یا ہمراہ عرق پودینہ ۶ تولہ کے استعمال کرو اور غذا میں

ادرک کا استعمال کرو۔

فایدہ۔ بعض صورتوں میں معدی سر درد میں قے بڑی مفید ہوتی ہے۔ مگر پہلے سکنجبین اور گرم پانی قے کے لئے پلالو۔ پھر گشنیز ہمراہ گلاب و سکنجبین دو۔ بشرطیکہ موسم گرم ہو اور اگر موسم سرد ہو تو گرم پانی کے ہمراہ اپیکا کوانا بقدر ۴ رتی یا انٹی مونی بقدر ایک رتی کے دیکر قے کرا دو اور اس کے بعد گلاب۔ الائچی اور مصری ملاکر معدہ کو تقویت دو اگر خون بدن میں بہت ہو تو فصد کرو پھر املی آلو بخارا شربت انار ملاکر دو لیکن واضح رہے۔ کہ صرف خون کی کثرت دردِ سر پیدا نہیں کرتی البتہ اُس صورت میں کہ خون اس مقدار تک زائد ہو جائے کہ کام دماغی میں خلل پیدا کرے تو پھر علاج مناسب ہے۔ اگر صفرا کی شدت ہو تو املی۔ آلو بخارا کو ہمراہ اطریفل گشنیز دیں۔ ایسے بیماروں میں انار سیب بھی داکھ غذا سے پہلے اور بعد خوب فائدہ دیتے ہیں ایسے بیماروں کو اگر اسہال ہوں تو طباشیر ہمراہ رب بہی و سیب یا طباشیر الائچی مربہ بہی کے ہمراہ اور اس کے ساتھ شربت حب الآس ۳ تولہ پلاویں۔

دیگر۔ اگر بلغم ہو تو تخم ترب کو جوش دے کر نمک ڈال کر قے کرا دو یا وہی نسخہ اپیکا کوانا یا انٹی مونی والا استعمال کراؤ اگر آرام ہو جاوے تو فبہا ورنہ ذیل کا منضج دے کر حب ایارج سے دماغ کو پاک کرو۔ منضج یہ ہے۔ گلو خشک ۳ ماشہ۔ عنب الثعلب ۳ ماشہ۔ اسطوخودوس ۴ ماشہ۔ بنفشہ ۷ ماشہ۔ گلقند ۲ تولہ۔ اصل السوس ۴ ماشہ مصری ۲ تولہ۔ جوش دے کر صاف کر کے ۹ روز تک پلاؤ۔ سوداوی لوگوں میں معجون نجاح ہمراہ شربت اسطوخودوس کے دو یا پاؤ بھر دودھ کو سرکہ کسی قدر ڈال کر پھاڑ لو اور چھان کر مصری ملاکر ہمراہ معجون نجاح دو یا ہمراہ شربت افتیمون کے دو۔ نوشادر دس رتی۔ آیوڈائڈ آف پٹاسیم پانچ رتی سینمن آئل ایک قطرہ سپرٹ کلوروفارم دس قطرے پانی ایک اونس ملاکر پلاویں۔ کلورک ایتھر یا سپرٹ کلوروفارم تیس تیس قطرے کی مقدار میں دینا بھی مسکن معدہ مخرج ریاح اور دافع تشنج ہے۔

رحم کی شرکت کے باعث جو سر درد ہوگا وہ یا تو اس وجہ سے ہوگا کہ خون حیض کا بند رہے اور دو چار ماہ تک نہ آوے اور حمل بھی نہ ہو یا بے ترتیب خون حیض کا آوے یا خون نہایت غلیظ آوے یا اس وجہ سے کہ رحم کمزور ہو گیا ہے اور کمزوری اس کی یا تو اس لئے ہے کہ خون حیض کا بہت سا جاری ہو گیا یا خون قبل از وقت آتا ہے اور بندش ہونے کے وقت سے کئی دن زاید گذرتے ہوئے بھی جاری رہتا ہے یا رحم میں کسی قسم کا تفرق اتصال ہو یا پھوڑا یا سرطان یا ورم یا سوزش پائی جائے ان سب صورتوں میں علاج مرض موجودہ کا کرتے ہیں اور دماغ کی تقویت کی رعایت کریں۔ مراق میں افسنتین اسرخ گدھی کے دودھ کے ہمراہ دیں۔ یا افسنتین ۵ ماشہ۔ گل سرخ ۳ ماشہ۔ گل گاؤزبان ۳ ماشہ۔ عود ۲ ماشہ مصطگی ۲ ماشہ الائچی خورد ۱ ماشہ۔ طباشیر ۱ ماشہ۔ ہمراہ شربت صندل یا شربت سیب کے دیں۔ مصطگی اور روغن گل پیٹ پر لگائیں۔ یا بنفشہ۔ مکو۔ گلاب کے پھول۔ گلخیرا کوٹ کر دو تولے گھی ملاکر پکا لیں اور پیٹ پر ضماد کریں۔

اختناق الرحم کی وجہ سے درد سر ہو تو اس کی بڑی جڑھ معدہ کی کمزوری یا نخاع یا رحم کی خرابی ہے۔ نوشادر خالص ۱۰ اسرخ پانی میں حل کر کے چند بار پلاؤ آدھی رتی ہینگ خالص کا استعمال بھی بہت مفید ہے۔ دیگر۔ مشک۔ ہینگ اور کافور کی گولی بناکر دو۔ جگر کی خرابی اور قبض میں ایویہ خطائی اسرخ

پوڈوفلین ۱/۲ گرین۔ ہائیو سائمس پ گرین کی گولی بناکر رات کو کھلادو یا ریوند ۳ ماشہ کی گلیسرین میں ۲ گولیاں بناکر دیں اور ایک گولی رات کو کھلایا کریں۔ دیگر۔ نائٹرو میوریٹک ایسڈ کے پانچ قطرے ٹنکچر کلمبا ایک ڈرام۔ پانی ایک اونس ملاکر پلاویں۔ ہاتھ پاؤں کی خرابی سے جو درد ہو اس میں پاشویہ کریں اور درد کے وقت پاؤں کو بن ران تک باندھ دیں۔ اور کف پا پر روغن خیری ملیں اور ان گولیوں سے بدن کا تنقیہ کریں۔ صبر حب النیل۔ غاریقون پونے دو دو ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ بسفائج سات سات رتی۔ شحم حنظل۔ سقمونیا ساڑھے تین تین رتی کی گولی عرق سونف میں بناویں۔ اور دماغ کی تقویت کے لئے مربہ آملہ مربہ ہلیلہ گلقند اور روغن بادام کا استعمال کریں۔ اگر آتشک کی وجہ سے درد ہو تو آیوڈائڈ آف پٹاسیم ۵ رتی ہمراہ جوشاندہ عشبہ مغربی ایک چھٹانک کے پلادیں۔ دیگر۔ کنگی سیاہ ایک ماشہ۔ مرچ سیاہ ۴ ماشہ۔ ان دونوں کو باریک پیسکر گلاب میں نخود کے برابر گولیاں بناویں اور ٹھنڈے پانی کے ہمراہ ایک گولی کھلاویں۔ دیگر عرق چوب چینی ۳ تولہ پلاویں "پاؤ بھر چوب چینی عمدہ لے کر تین سیر گلاب ڈال کر عرق بقدر ڈیڑھ سیر کے کھینچ لیں" +

۱۷۔ **صداع ضربی**۔ اگر پردہ پھٹ جائے تو بیمار بیہوش ہو جاتا ہے یا اگر بیہوش نہ ہو تو درد ایسا ہوتا ہے کہ گویا کوئی سوراخ کر رہا ہے اور سوئیاں چبھتی معلوم ہوتی ہیں اور آنسو زیادہ آتے ہیں اگر دماغ کو ضرب پہنچے تو حواس کند ہو جاتے ہیں اور ناک میں رطوبت ہو جاتی ہے۔ اگر دماغ ہل جائے تو کسل اور سر بھاری معلوم ہوتا ہے حواس بیکار ہو جاتے ہیں اور ممکن ہے کہ سکتہ کی طرح بے حس ہو جائے۔ **علاج** پرانے طبیب کہتے ہیں کہ قبل از ورم باسلیق (سرارو) یا قیفال (ہفت اندام) کا فصد کرو۔ پھر کندھوں کے درمیان پیٹھ پر سینگیاں لگواؤ پھر حقنہ کرو۔ اور قبض کو کھولے رکھو۔

حاذق الملک حکیم الامتہ حضرت قبلہ ام علامہ حکیم مولوی نورالدین صاحب مدظلہ العالی کی بیاض میں ہے کہ "ہلدوا ایک لکڑی زرد رنگ کی پہاڑ میں ہوتی ہے" اس کی چھیل کی گولی بناکر دودھ یا مرغ کے شوربے کے ساتھ دینی مجرب ہے۔ اگر زخم ہووے تو زخم کو شراب سے دھوکر مصبر۔ خون سیاوشان "دم الاخوین" ثمر ببول کا سفوف دھوڑ دیں۔ آرد مسو گل آنار گل ارمنی۔ پھٹکڑی۔ میدہ سک کا پیشانی پر ضماد کریں۔ **مطب** ہمارا تجربہ ہے کہ مومیائی کھلانے اور شراب کی ٹکور کرنے سے اگر ضرب خفیف ہو تو ضرور فائدہ ہوتا ہے اگر چوٹ سے خون رواں ہو تو مرہم عیسے لگاویں اور خوشبوئیں سنگھائیں + **فائدہ** اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو ڈاکٹروں کی طرف رجوع کریں۔ **غذا**۔ مونگ۔ پالک۔ مسور۔ انڈے مرغ کا شوربا ماء الشعیر دیں۔ جن کا دماغ ہل گیا ہو ان کو غذا کے طور پر مرغی کا دماغ (بھیجہ) کھلاویں +

۱۸۔ **صداع جماعی**۔ بعد جماع سر درد ہونا۔ **اسباب** ضعف دماغ اس کا بڑا بھاری باعث ہے پٹھوں کی کمزوری جماع میں منی کا بہت نکل جانا۔ پُری معدہ میں اکثر جماع کرنا یا بھوک کی حالت میں جماع کرنا یا جلاب لینے کے بعد قبل اس کے کہ طبیعت بحال ہو جماع کرنا یا خونِ بواسیر کثرت سے جاری ہونے کی حالت میں۔ یا ایک آدھ روز بعد جبکہ ابھی قوت بحال نہ ہو جماع کرنا **فایدہ** یہ مرض اکثر عورتوں کو بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ پہلے ہی ضعیف الدماغ ہوتی ہیں اگر عورتوں میں

خون حیض کی کثرت یا نفاس کا خون کثیر خارج ہو یا ہے اور اس کے بعد جماع کا اتفاق ہو تو انہیں فوراً ہی درد سر پیدا ہو جاتا ہے
علامات جماع کے بعد سخت ضعف عائد ہونا۔ بیمار کا دل گھٹنے لگنا اور جو اسباب کہ اوپر لکھے جا چکے ہیں ان کا موجود ہونا۔
علاج۔ معجون لبوب۔ ماءُاللحم۔ مفرح یاقوتی۔ مفرح عنبری۔ مربہ گاجر۔ مربہ ثعلب مصری کھلاؤ۔ جواہر مہرہ۔ دواءُالمسک خمیرہ گاؤزبان عنبری دو۔ تازہ تازہ دودھ پلاؤ۔ بکرے کے خصیوں کا نچوڑ (پانی)۔ شیرہ بادام اور الائچی خورد مصری ڈال کر پیؤ۔ تقویت اعصاب کے لئے مشک و عنبر و جند بیدستر مساوی الوزن لیکر ایک رتی کی گولی بنا کر کھلاؤ۔ اور جب عورتوں میں کثرت حیض و نفاس کی صورت ہو تو انہیں یہ دوا بنا کر دو:۔ آرد مونگ بریاں۔ آرد نخود بریاں۔ آرد موٹھ بریاں۔ آرد ماش بریاں۔ کتیرا۔ رواگندم ایک ایک تولہ روغن زرد آدھ پاؤ۔ گھی میں سب کو علیحدہ علیحدہ بھون لیں اور سوائے کتیرا کے کہ اس کو کوٹنے کے بغیر ہی ڈالنا چاہئے ڈالکر قند سفید ہموزن بعد میں ملاویں اگر معدہ درست ہو تو دودھ کے ہمراہ دیں ورنہ ایسا ہی کھلادیں۔ **غذا**۔ دودھ۔ مکھن۔ مغز گوسفند بریاں۔ چڑیاں۔ چوزے۔ انڈے۔ گوشت بڑہ

معجون لبوب (گرم مزاجوں کے لئے) مغز تخم کدو۔ مغز تخم تربوز۔ مغز تخم خیارین۔ مغز تخم خربوزہ۔ مغز فندق۔ تخم کاہو۔ کتیرا۔ نشاستہ۔ صمغ عربی۔ شقاقل مصری۔ پوست اسپغول۔ بہیدانہ۔ ثعلب مصری۔ نیلوفر۔ تخم نیلوفر۔ گاؤزبان۔ تخم گاؤزبان مغز گشنیز۔ طباشیر۔ خشخاش۔ تخم کاسنی۔ ورق نقرہ۔ مروارید۔ مشک۔ مصری سہ چند خوراک ۳ ماشہ +
ماءُاللحم۔ جو اس مرض میں مجرب ہے۔ چوب چینی ۱۰ تولہ۔ دارچینی۔ صندل سفید۔ گل گاؤزبان۔ بادرنجبویہ۔ تخم بادرنجبویہ۔ تخم شاہترہ۔ برگ شاہترہ۔ تودریین۔ ابریشم خام۔ بسفائج۔ پوست ترنج۔ ۵-۵ تولہ۔ قاقلین۔ بہمنین چھ چھ تولہ۔ عود خام۔ ساذج ہندی ۳-۳ تولہ افتیمون۔ کاکشی۔ پوست ہلیلہ سبز بیس بیس تولہ۔ زرنب۔ فرنجمشک دو دو تولہ۔ سنبل الطیب ۴ تولہ مجیٹھ۔ ہلیلہ سیاہ۔ پوست بلیلہ دس دس تولہ سب کو عرق گلاب۔ عرق صندل عرق کاسنی تین تین سیر میں بھگو دیں۔ شیرہ مغز تخم قرطم۔ شیرہ مغز تخم خربوزہ و مغز تربوز و مغز کدو و مغز خیارین ان سب کا شیرہ۔ عرق گندر تین میں نکالیں اور سب کو ملا کر اخیر میں مرغ جوان ۲۰ عدد کی یخنی شامل کرکے زعفران اصلی ایک تولہ کستوری ۳ ماشہ کی پوٹلی عرقچین میں باندھ کر دس سیر عرق نکالیں۔ خوراک ۵ تولہ + مفرح یاقوتی۔ مفرح عنبری کا نسخہ بیاض مرہم عیسےٰ کے شروع میں دیکھو۔ جواہر مہرہ۔ دواءُالمسک کا نسخہ امراض قلب میں آئیگا۔
خمیرہ گاؤزبان عنبری:۔ گاؤزبان ۱۰ ماشہ۔ گل گاؤزبان گشنیز مقشر۔ ابریشم مقرض۔ بہمن سفید۔ صندل سفید تخم بالنگو۔ تخم فرنجمشک ۱-۱ تولہ ۲ سیر پانی میں رات کو تر کریں صبح جوش دیں جب پانی تیسرا حصہ رہ جائے یعنی ۱۰ چھٹانک رہ جائے تو دواؤں کو صاف کرکے نچوڑ لیں مصری ایک سیر شہد سفید ایک پاؤ ملا کر قوام کریں اور اخیر قوام کے عنبر اشہب پونے دو ماشہ گلاب کیوڑہ اور بید مشک میں حل کرکے ڈال دیں ورق طلا اور نقرہ ایک دفتری اس میں ملا کر خوب حل کریں اگر مروارید یاقوت زمرد۔ زہر مہرہ تودریین۔ بہمن سرخ۔ گل اسطوخودوس۔ تخم بادرنجبویہ۔ جدوار۔ عود صلیب بھی ملاویں

عصابہ

تعریف۔ یہ درد ابرو پر ہوتا ہے۔ بعض وقت دائیں کنپٹی دہنی آنکھ یا پیشانی پر اور اکثر صبح کے وقت جس وقت کہ بیمار بستر سے اٹھے شروع ہوتا ہے اور دوپہر تک رہتا ہے اور بعد دوپہر کے کم ہونا شروع ہوتا ہے اور رات کو بالکل نہیں ہوتا مگر پھر دوسری صبح شروع ہو جاتا ہے۔ عصابہ کا درد ہمیشہ چڑپڑی سے لے کر ناک کی حد تک ایک ہی طرف کی پیشانی اور ابرو اور آنکھ کی چھت کے اوپر کے چھپر میں ہوتا ہے۔
اسباب۔ صفرا۔ بلغم۔ خون کا رقیق ہو جانا عصبی خرابی کمزوری۔ سردی خون کی کمی امعاء کی خرابی و امراض اعضائے بول۔ آتشک۔ **علاج** کنپٹی پر جونکیں لگوائیں مگر پہلے گلقند بنفشہ مربہ ہلیلہ روغن بادام یا گلاب او شیر خشت سے رفع قبض کرلیں۔ طباشیر زعفران۔ افیون۔ شیر زنان اور روغن گل میں حل کرکے ناک میں کھینچیں دیگر۔ سندھور کو کاغذ پر مل دیں اور اس کی بتی بنا کر آگ سے سلگائیں اور اس کا دھواں جس طرف درد ہو ناک کے ذریعے زور سے اندر کھینچیں اور افاقہ کیوقت کونین وغیرہ ادویہ نوبت کے روکنے والی کھلاویں دیگر ۲ رتی نوشادر پانی میں حل کرکے

جہاں نزلہ رقیق ہو وہاں حب شفا اس جوشاندہ کے ہمراہ عنب الثعلب ۲ ماشہ گل گاوزبان ۲ ماشہ۔ پرسیاوشاں ۲ ماشہ کا جوشاندہ شیرہ عناب بہدانہ اور ملٹھی کا لعاب ڈال کر دیں کبھی سونف الائچی یا دام گھوٹ کر حب شفا کے ہمراہ

فائدہ امیروں میں کباب اور پلاؤ جو کم روغن ہو اور جس کے بعد پانی نہ پئیں اور حریرہ یعنی دودھی بناکر پینا علے العموم مفید ہے۔

عوام الناس میں نزلہ کا ایک یہ بھی علاج ہے کہ دن بھر بھو کا پیاسا رہے اور رات کو چار پانچ ماشہ یا زیادہ سے زیادہ ۷ ماشہ قلمی شورہ پھنکا کر پانی پلاتے ہیں اس سے بھی نزلہ دور ہو جاتا ہے۔

اجواین خراسانی عقرقرحا۔ گشنیز۔ گل انار۔ پوست (کوکنار) کے جوشاندہ سے غرغرہ کرانے سے بھی نزلہ رک جاتا ہے۔ دیگر افیون۔ اجواین خراسانی۔ کتیرا۔ اشق۔ لونگ۔ صمغ عربی۔ سفیدی بیضہ مرغ میں ملاکر کاغذی ابناکر کنپٹی پر ضماد کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے خشخاش اور ڈوڈہ پوست کو مسور کے پانی میں پکاکر اس سے غرغرہ کرنا بھی مفید ہے۔

نوٹ :- جو مادہ دماغ سے ناک کیطرف اترتا ہو اور رقیق ہوتا ہے اسکا نام زکام ہے اور جو حلق کی طرف گرتا ہی اسکا نام نزلہ ہے۔ اور زکام اگرچہ گرم ہو سر کو ڈھانپ رکھیں اور ٹھنڈی ہوائیں جانے سے بچنا چاہیے۔ اور اگرچہ بہت پیاس ہو برف اور یخ کا ٹھنڈا پانی نہ پینا چاہیے۔ زکام والے کو نہانا بھی مضر ہے۔

غذا :- چوزہ۔ بٹیر چڑیاں۔ نخود آب اور ک بشیر برنج بیضہ۔ کباب۔ پلاؤ کم مرغن اگر حریرہ یعنے دودھی پلانی ہو تو نشاستہ خشخاش۔ آرد نخود۔ مغز بیہ دانہ۔ بادام۔ مغز کدو شک۔ زعفران کی دودھی بناکر دو۔

نوٹ :- طبیبوں نے نزلہ اور زکام کو ام الامراض کے نام سے موسوم کیا ہے۔ کیونکہ اگر انسداد نہ کیا جائے تو آل کار بڑی بڑی سخت بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ زکام نزلہ اگر دیر تک رہیں تو پھیپھڑا ماؤف ہو جاتا ہے اگر زکام کے ساتھ لازمی بخار بھی ہو جائے تو دق کی سی صورت ہو جاتی ہے۔ اسکا علاج دو طرح پر ہے جب نزلہ یا زکام موجود ہو۔ دوسرا جب بیمار اس مرض کے عود کرنیکا عادی ہو گیا ہو۔ یعنے اس کو بار بار یہ مرض ہو۔ انگریزی دوائیوں میں سب سے عمدہ دوا ٹنکچر کمفر کو ہے اگر اس کے بیس بیس قطرے ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے پئے جائیں تو زکام فوراً ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس دوا کو دن بھر میں ۳۰ یا ۴۰ ڈرام سے زیادہ نہ پینا چاہیے۔ ایک ڈرام ساٹھ بوند کا ہوتا ہے۔ دیگر ۳ گرین ڈوورس پوڈر اور ۵ گرین سیلی سیلیٹ بھی نہایت مفید ہے۔ آیوڈائیڈ آف پٹاسیم ایک ایک رتی دو دو گھنٹوں کے بعد پانی میں گھول کر پینے سے نزلہ فوراً رک جاتا ہے۔ اگر خراش ایک دفعہ موقوف ہو کر پھر معلوم ہونے لگے تو از سر نو پھر اسی دوائی کا استعمال کرایا جائے شق ثانی میں جبکہ زکام یا نزلہ بار بار عود کرتا ہو تو جس وقت زکام موجود نہ ہو اس وقت برشعشا ابو البرکات یا حب شفا یا سجلہ اور کونین کی گولی یا ڈوورس پوڈر یا فیلو سیرپ پیا کریں یا لانیکوار اسٹر کلنیا ۵ قطرے مارفیا ۲ گرین پانی ایک اونس دن میں دو بار استعمال کرنا چاہیے اور ہفتہ عشرہ میں دو تین شاتوں کے درمیان دو دس گرو دس خشک

فائدہ :- جب چہرہ یا ناک یا گلے کو ذرا بھی سرد ہوا ناگوار معلوم ہو تو ان اعضاء کے محفوظ اور گرم رکھنے کے لئے گلوبند اور گرم رومال کا استعمال ضروری ہے - سردی کے ایام میں پاؤں کو ہمیشہ جرابوں سے گرم رکھو -

۴- صداع سددی :- دماغ کی وریدوں یا اُن پردوں کی رگوں میں جو دماغ کے اندر ہیں غلیظ خلطیں بند ہو جائیں اور وہ درد سر کا باعث ہوں تو اسکو صداع سددی کہتے ہیں -

تعریف :- انسان مثلاً نہانے میں سستی کرے بدن کی صفائی کپڑوں کی صفائی میں سستی کرے یا مسہل وغیرہ کی عادت کو ترک کر دے یا بہت کھانا کھائے اور ریاضت نہ کرے تو اکثر یہ مرض پیدا ہوتا ہے -

علاج :- اگر بلغم غلیظ ہو یا لیسدار ہو یا سودا غلیظ ہو تو اسکو لطیف کیا جائے اور منضج ادویہ کے ساتھ تنقیح کیا جائے یعنے مسامون کو کھولا جائے مثلاً گرم پانی ڈالنے گلخن کرنا لیپ کرنے وغیرہ سے - دیگر شربت زوفا - انیسوں دو یا ندفا دہماہہ بسفائج - افتیموں کا جوشاندہ گلقند ملا کر پلاؤ - تاکہ گاڑھے خلط رقیق ہو کر بہ نکلیں اور سدہ کھل جائے - پھر اسکو مسہل دیکر نکال دیں - حب شبیار تنقیہ دماغ کے لئے نہایت مجرب ہیں - اور غرغرہ اور چھینکیں لانے والی ادویہ بھی فائدہ مند ہیں - سودا کی زیادتی میں مار انجبین کراؤ - گرم پانی سے مسام کھولنے ہوں یا ضماد کرنا ہو تو تنقیہ کے بعد کرو - کثرت خون میں جونک لگاؤ فصد کرو - پچھنے لگاؤ - اگر گرمی ہو تو املی آلو بخارا کا آب زلال لیکر ترنجبین اور شیر خشت ملا کر پلاؤ -

۵- صداع ذکائی :- **تعریف :-** جو نازک مزاج آدمیوں کو ذرہ سی بدبو یا خوشبو سے درد سر ہونے لگتا ہے - اسکو صداع ذکائی کہتے ہیں -

علاج :- شیرہ کاہو ۴ ماشہ - شیرہ خشخاش ۴ ماشہ ہمراہ شربت خشخاش ۲ تولہ پلاؤ آب تربوز ۱ تولہ ہمراہ شربت خشخاش دو - دیگر روغن خشخاش سر پر ملو - دیگر پوست خشخاش افیون بھنگ - اجوائن خراسانی کا ضماد پیشانی پر کرو - دیگر گرم پانی سر پر ڈالنے سے بھی بعض وقت فائدہ ہوتا ہے -

غذا :- ہریسہ سری پائے اوجھری مچھلی شیرخوار بکرے کے گوشت کا شوربا - ستو کھلانا -

۶- صداع دودی :- **تعریف :-** دماغ میں کیڑے پیدا ہونے کی وجہ سے جو درد سر ہوتا ہے اسکو صداع دودی کہتے ہیں :- **اسباب :-** ناک کے کیڑوں کی وجہ سے درد ہوتا ہے - جب بہت سا مواد غلیظ بدبودار سر کے گرد دماغ کے پردوں کے نزدیک پیدا ہوتا ہے اسوقت دماغ میں کرم پیدا ہو جاتے ہیں :- **علامت :-** اسمیں ناک کی جڑھ سوج جاتی ہے اور خون پتلا نکلتا اور ناک سے بدبو کا آنا اور خارش ناک کی جڑھ میں ہوتی ہے - اور ناک کی خاص شکل ہو جاتی ہے -

علاج :- حب ایارج سے دماغ کا تنقیہ کرو - تاکہ بدبودار مادہ کہ جس سے کرم پیدا ہوئے ہیں نکل جائے - اور حب ایارج کی نسوار دو - دیگر افسنتین - قسط - رسوت - مصبر توت کی جڑھ کا پانی

صرع:- (مرگی) صرع اس بیماری کو کہتے ہیں جسمیں دفعتاً بیہوشی طاری ہو۔ اور اعصاب متشنج کے تشنج اور سانس لینے کے منفذ کے بند ہونیسے اعصاب اختیاری بے اختیاری سے پھڑکنے لگیں۔ اور کبھی سانس بالکل بند ہوجائے۔ اس بیماری کا مریض اکثر پاگل ہوجاتا ہے اور وہ یادداشت اسکا حافظہ جاتا رہتا ہے۔ اور اسمیں تیزی اور چستی نہیں رہتی۔ اور ایسی مردہ دلی اسپر چھا جاتی ہے جو اسکو دنیا کے باقاعدہ کاروبار سے معذور کردیتی ہے۔ اکثر مریض کو بدہضمی بھی اکثر ہوجاتی ہے اور تمام قوتے جسمانی میں ضعف اور ناتوانی گھر کرجاتی ہے۔ جسکی وجہ سے مصروع کے چہرہ سے دائمی نقاہت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ **علامات:-** اکثر یہی ایسا ہوتا ہے کہ مریض دفعتاً چیخ مارکر بیہوش ہوجاتا ہے اور گرکر ہاتھ پاؤں مارنے لگتا ہے۔ یا تو بیمار اس مرض میں دفعتاً مبتلا ہوجاتا ہے یا تھوڑے عرصہ پہلے اسکو خبر ہوجاتی ہے کہ اب نوبت آنے والی ہے۔ اور تب بیہوش اور بیطاقت ہوجاتا ہے۔ کھڑا ہو تو دفعتاً زور سے چیخ مارکر زمین پر گر پڑتا ہے۔ اور ہاتھ پاؤں مارنے لگتا ہے۔ چہرہ خوفناک ہوجاتا ہے۔ تیوری چڑھ جاتی ہے۔ آنکھیں پتھرانے لگتی ہیں۔ یا سیاہی آنکھ اوپر کے پپوٹوں کے اندر چلی جاتی ہے۔ اور سفیدی نظر آتی ہے پتلیاں پھیلی رہتی ہیں۔ اور انپر روشنی کا اثر نہیں ہوتا۔ مٹھیاں سخت بندھ جاتی ہیں۔ دم مشکل سے لیا جاتا ہے۔ قلب تیزی سے دھڑکتا ہے۔ سر کی رگیں خون سے پُر ہوجاتی ہیں۔ اور چہرہ نیلگوں ہوجاتا ہے منہ سے کف جاری ہوجاتا ہے۔ دانتی لگ جاتی ہے۔ دانت کے درمیان لب یا زبان آجائے تو زخمی ہوجاتی ہے۔ پیشاب یا پاخانہ یا منی نکل پڑتی ہے۔ چند منٹ تک یہ نوبت رہکر موقوف ہوجاتی ہے۔ اکثر مریض بے حرکت و بےحس ہوکر ایسا پڑا رہتا ہے کہ گویا نہایت خواب میں ہے یہ حالت رفتہ رفتہ گذرجاتی ہے بعض دفعہ نوبتیں پے بہ پے ہوتی رہتی ہیں۔ مرض کی اس حالت کو صرع شدید سے موسوم کرتے ہیں۔ اور جب نوبت اس بیماری کی خفیف ہوتی ہے تو اسکی اکثر علامتیں یہ ہوتی ہیں کہ تھوڑے عرصہ کے لئے بیمار کا سر گھومنے لگتا ہے اور وہ بیہوش ہوجاتا ہے

وہ علامات جن سے خبر ہوجاتی ہے کہ اب مرگی کی نوبت آنیوالی ہے۔ مثلاً کسی بیمار کو نوبت کے شروع ہونے سے پہلے دردسر ہوتا ہے یا دل گرا جاتا ہے۔ کسی کو مختلف رنگ کے دائرے نظر آتے ہیں۔ چنگاریاں اڑتی سی دکھلاتی دیتی ہیں اور گاہے گاہے شکلیں بھی نظر آتی ہیں۔ اور بعض مریضوں کو کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اور کسی کے ناک میں بدبو معلوم ہوتی ہے۔ اور کسی کی زبان کا ذائقہ نوبت سے پیشتر تلخ ہوجاتا ہے۔ اور بعض وقت نوبت سے پہلے اچھے طور پر نیند نہیں آتی۔ یا بعض دفعہ طبیعت خواہ نخواہ خوف کھا جاتی ہے یا دل دھڑکنے لگتا ہے یا مفاصل سرد ہوجاتے ہیں یا فم معدہ کا مقام پھڑکنے لگتا ہے یا قے ہوتی ہے اور کبھی بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ یا پاؤں کے کسی حصے سے ایک قسم کا درد یا سردی معلوم ہوکر بتدریج اوپر کو چڑھتی جاتی ہے۔ اور جب سر تک پہنچ جاتی ہے۔ تب بیمار بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے۔ اور کبھی بغیر ظاہر ہوئے کسی علامت کے یہی مرگی کی نوبت ہوجایا کرتی ہے

ایڈیٹران اخبارات آپس میں

نہایت افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ دنیا میں اگر کچھ نا[...] حسد بغض اور حرص [...] خود غرضی وغ[...] وغیرہ اخلاق رذیلہ [...] اس وقت د[...] ہیں اور ہمدردی [...] شفقت فیاضی وغیرہ اوصاف حمیدہ اندنوں عنقا [...] و مفقود ہوچکے ہیں۔ اور عالم ر[...] نود خلائق ہوچکا [...] ہے کہ یہ زمانہ ایک اصلاح کا محتاج ہے [...] لیکن بدقسمتی سے چند بنام نہاد مصلح بھی نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اگرچہ وہ ریفارمر اور [...] اصلاح بے تعدا[...] اور کئی قسم کی خر[...] کے لئے مختلف طر[...] یہ دور کرنے کا دع[...] کررہے ہیں لیکن ہمارے زیر تحریر آج [...]

اور نوبتوں کے وقفہ میں بھی بڑا اختلاف ہوتا ہے۔ چنانچہ کبھی تو رات کو اور کبھی دن کو اور کبھی خواب میں بھی مرگی کی نوبت ہو جایا کرتی ہے اور بعض دفعہ تو ایسا ہوتا ہے کہ ایک دن کے اندر کئی دفعہ متواتر نوبتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور بعض اوقات مہینوں یا برسوں میں کوئی نوبت ہو جایا کرتی ہے۔ اور اکثر جس وقت مرگی پڑتی ہے۔ تو یہ نوبت تین یا پانچ یا آٹھ منٹ تک رہتی ہے

اسباب:- والدین۔ یا کسی رشتہ دار سے اس مرض کا ورثہ حاصل کرنا۔ جام مغز یا اسکے پردوں کا التہاب۔ کھوپری کی بیماریاں۔ دانتوں کا نکلنا۔ کثرت جماع اور جلق۔ (باقی حاوی)

ہماری پاکٹ بک کی یادداشتیں

آئی واٹر:- کوکین ہائیڈرو کلوریٹ ایک گرین۔ زنک کلورائیڈ ۲ گرین۔ آب مقطر ایک اونس کے دو تین قطرے آنکھ میں ڈالنا دھند۔ دھلکہ۔ سرخی۔ کیچلی آنکھوں کے سامنے کا اندھیرا پلکوں کے اندر دانے و سرخی۔ آشوب چشم۔ جالا پھولا۔ ککرے وغیرہ کے لئے نہایت مجرب ہے۔

ماءاللحمی حلوا:- زردی بیضہ ۲۰۰ عدد۔ روغن گاؤ ۲ سیر۔ نشاستہ آدھ سیر۔ گوشت چوزہ مرغ ایک سیر۔ چینی دو سیر۔ پہلے نشاستہ کو گھی میں بھون لیں۔ اور پھر گوشت چوزہ مرغ کو گھی میں تل کر ہاون دستہ میں اس قدر کوٹیں کہ وہ باریک ہو جاوے۔ اور پھر زردی بیضہ میں چینی ملاکر اس کو اس قدر پھینٹیں۔ کہ چینی حل ہو جائے پھر باقیماندہ گھی مع نشاستہ تیار شدہ کے ملاکر پکائیں۔ جب حلوا تیار ہو جائے تو اوس میں سب کے پیچھے گوشت بریاں ملا دیں۔ خوراک ۲ تولہ

یاقوت احمر۔ زمرّد اخضر اور مشک عنبر کی گولیاں:- عنبر۔ مشک۔ یاقوت۔ مروارید۔ زعفران۔ جدوار۔ دارچینی۔ جوز بویا۔ لونگ۔ سقنقور۔ زنجبیل۔ کشتہ طلا۔ مساوی الوزن لیکر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی۔ ہمراہ شیر۔ عجیب بہی گولیاں ہیں۔

عرق شفاء:- گل نیلوفر۔ آدھ سیر۔ گاؤزبان ایک پاؤ۔ گل گاؤزبان آدھ پاؤ۔ پوست بیخ کاسنی آدھ پاؤ۔ تخم کاسنی آدھ پاؤ۔ عناب آدھ سیر۔ گل سرخ آدھ پاؤ۔ گل غافث آدھ پاؤ۔ منقا ایک پاؤ ہردو الائچی ۵-۵ تولہ۔ خس ایک پاؤ۔ گلو تازہ کوفتہ ڈیڑھ سیر۔ گل بنفشہ آدھ پاؤ۔ عنب الثعلب آدھ پاؤ۔ بیٹھا وزنی ۲ سیر۔ کدو دراز دو عدد۔ تخم خیارین کوفتہ ایک پاؤ۔ کاہو ۵ تولہ۔ دھیمی آنچ پر پانچ سیر عرق نکالیں۔ یہ عرق برائے بخار کے لئے نہایت مجرب ہے۔

سُرمہ:- شورہ قلمی ۵ تولہ۔ پارہ ۱۰ تولہ۔ لوہے چون ۱۰ تولہ۔ سرمہ قندھاری ۲۰ تولہ۔ جست ۵ تولہ۔ کوزہ گلی میں ڈال کر گلحکمت کرکے ایک من اوپلوں کی تیز آگ دیں۔ پھر نکالکر عرق گلاب میں کھرل کرکے سرمہ بنائیں۔

منجن:- مازو۔ پھلی کیکر۔ ہلیلہ سیاہ۔ گیرو۔ سنگ جراحت۔ چھوٹی الائچی۔ چورہ طباشیر۔ مرجان سوختہ مساوی الوزن ملاکر باریک پیسکر دانتوں پر ملیں۔ ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔

سرعت انزال اور کثرت احتلام میں:- خبث الحدید کہنہ صد سالہ مدبر ہمراہ ثمر زرم مغیلاں اور مغز تخم تمر ہندی ملاکر کھانا نہایت مفید اور مجرب ہے۔

صرف ایک ہی سم کرکے مصلح ہیں دوسرے دل سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ اور وہ ہیں ایڈیٹران طبی اخبارات۔ چونکہ یہ ایک طبی رسالہ ہے اسلئے ایڈیٹران اخبارات طبی کے متعلق بھی ہم کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ ناظرین اخبارات طبی خیال فرماتے ہونگے کہ ان اخبارات کے ایڈیٹر یہ ہمیشہ اپنی بے تعصبی اور راستبازی کا ڈنکا اپنی اخباروں میں بجاتے رہتے ہیں اور ایکدوسرے کو خصوصاً اور پبلک کو عموماً بھی مشورہ دیتے رہتے ہیں کہ باہم ہمدردی اختیار کرو۔ ملک کا بھلا کرنے اور قوم کی بہتری کے لئے سعی کرنے اور اپنا آرام اور اپنا مال اور اپنی جان بھی قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔ اور

[illegible]

مختلف ڈاکٹروں اور حکیموں کے مجربات

...حکیم ڈاکٹر احمل حسین صاحب احمدی خریدار نمبر ۱۳۱۹
...ہ:- دخان کندر - دخان شیردار - دانہ خرا سوختہ -
...پیلی - زعفران - سنگ بصری مغسول - خرمہرہ زرد
تخم سرس - صدف سوختہ - سفیدہ کاشغری - سرمہ
...غہانی - زبد البحر - کافور - شورہ قلمی - اقلیمیا طلا
بیضہ مرغ - کتھہ سفید - برگ نیم - کشتہ جست
...ہ عرق بادیان وگلاب میں کھرل کر کے سرمہ بنائیں
...اض - دھند - غبار - جالا - پھولا وغیرہ کو مفید ہے

اطریفل مقوی دماغ:- قشور ہلیلہ جات ثلاثہ -
ہلیلہ سیاہ - آملہ دو دو تولے تخم گشنیز - تخم کاہو -
بادیان - قاقلتین - طباشیر - اسطوخودوس -
تخم خرفہ - گل سرخ - گاؤزبان - کتیرہ - تخم خطمی -
ہر ایک تولہ - بادام مقشر - مغز تخم کدو - مغز تخم تربوز
مغز تخم خربوزہ - مغز تخم خیارین - خشخاش سفید پانچ
پانچ تولے - ورق نقرہ ایکدفتری - عسل مصفی ایک حصہ
نبات سفید دو حصہ - خوراک ایک تولہ -

سرمہ دیگر:- برائے امراض چشم - سفیدہ کاشغری
...ست کشتہ - زنگار - افیم - زعفران - سمندر جھاگ
...دتی - سنگ بصری - کشتہ بیضہ - در گلاب ...
...دہ سرمہ تیار سازند

معجون مبہی مقوی:- اذاراقی مدبر تولہ مغز نارجیل
تولہ - تخم سرپالی تولہ - گاؤزبان تولہ - گل پستہ ۶ ماشہ
صمغ ڈھاک ۱۰ ماشہ - کمرکس تولہ - تخم کرفس ۹ ماشہ
صندل سفید تولہ - کافور ۲ ماشہ - ست سلاجیت تولہ
ست گلو تولہ - جدوار ۹ ماشہ - عود ترکی تولہ - سنبل الطیب تولہ
مربہ بہی ۸ تولہ - مربہ آملہ ۸ تولہ - الائچی خرد تولہ - ابریشم مقرض
تولہ - آب انار ۲۰ تولہ - عرق کیوڑہ ۴ تولہ - بید مشک ... تولہ

گلاب ۲ تولہ - عنبر ۱ ماشہ - ورق نقرہ ایکدفتری - ورق طلا ۲۰
مغز بادام ۴ تولہ - مغز تربوز ۴ تولہ - گلقند ۵ تولہ -
خمیرہ صندل سادہ ۱۰ تولہ - عرق گاؤزبان ۸ تولہ
مصری دو چند - معجون بنائیں خوراک ۱ تولہ -

شربت منضج خون:- عشبہ ۵ تولہ - چوب چینی ۵ تولہ -
ابریشم ۵ تولہ - منڈی معہ برگ و بار و بیخ ۱۰ تولہ -
مکوہ معہ برگ و بار و بیخ ۸ تولہ - گل نیلوفر ۵ تولہ -
بنفشہ ۵ تولہ - بسفائج ۵ تولہ - عناب ۵۰ دانہ - سرپھوکا
۵ تولہ - شاہترہ ۵ تولہ - گل گاؤزبان تولہ - گاؤزبان
۵ تولہ - بوپھلی - برادہ شیشم ۸ تولہ - صندلین ۱۰ تولہ
پوست بیخ سرس ۵ تولہ - نبات سفید ایک سیر
شربت بنا دیں - نہایت مصفی خون و دافع آتشک
و فساد خون وغیرہ ہے -

پٹی برائے مجلوق:- از حکیم غلام حسنین صاحب کنتوری -
زعفران ایک ماشہ - گھونگچی سفید ایک ماشہ - عاقرقرحا
۱ ماشہ - سپھوکر مول ۲ ماشہ - سرپالی ۲ ماشہ - مغز جمالگوٹہ ۹ دانہ
باریک کر کے بقدر ضرورت سفیدی بیضہ مرغ میں ملا کر
موٹے کپڑے پر لگا کر عضو مخصوص پر چسپاں کریں
اور تین روز رہنے دیں -

نسخہ جات بواسیر از شرح یوسفی:- حل از حکیم نور محمد صاحب
خریدار نمبر ۱۱۳۳ - نسخہ اول:- سم الفار مدبر تولہ - دیوند
۳ ماشہ - ہلدی ۱ ماشہ سفوف بنا کر مسوں پر لگائیں -
نسخہ دوم:- پوست درخت کیکر ایک پاؤ - بھنگ تولہ
برگ تماکو تولہ - افیم ۶ ماشہ - یا پوست ۷ عدد - پوست
بیخ کنار دشتی نیم پاؤ - اکاس بیل تولہ جوش دیکر اس کے
پانی سے استنجا کراؤ - نسخہ سوم:- بھنگ ۲ تولہ - ہلدی
۲ تولہ - پیاز تراشیدہ ۵ ماشہ - بھنگ اور ہلدی کو باریک

سوال وجواب

سوال نمبر ۱- آپنے تحریر فرمایا کہ سردی کا تپ اگر باری سے آوے کافور پہلے کھلایا جاوے۔ باری ترک جاویگی اسکی کیا وجہ ہے بلغمی تپ کو کافور کس وجہ سے فائدہ دیتا ہے۔

۲- اس بستی میں دیمک بہت ہے ہر قسم کے اسباب وچھت مکانات بہت جلد خراب کر دیتی ہے اسکے لئے خصوصًا اور عام حشرات الارض مثل سانپ بچھو چوہا وغیرہ کیلئے عمومًا کوئی جامع تجویز مہربانی ہو۔ چوہوں نے ایسا تنگ کیا ہے کہ اگر ایک ہفتہ تک سم الفار نہ رکھا جاوے تو دکان میں بہت اسباب خراب کر دیتے ہیں۔

۳- خاکسار کا ایک بھائی بعمر تخمینًا پچاس برس بعارضہ امراض ذیل بیمار ہے ہر چند علاج معالجہ کئے بغیر چند روزہ یا چند ماہ تخفیف نہیں ہوئی سودا غیر طبعی بہت غالب ضعف باہ اسماک لبصار کثرت احتلام وغیرہ وغیرہ۔

۴- روغن تخم پنبہ دانہ وزردی بیضہ کا جو بغیر آگ کے نکل آوے آسان ترکیب درکار ہے۔ حکیم محمد علی از بستی پیام

جواب ۱- آپنے سردی کے لفظ پر غلطی کھائی ہے سردی سے مراد لرزہ ہے جسکو عربی میں قشعریرہ کہتے ہیں اور یہ تپ صفراوی ہوتا ہے باری سے آتا ہے اور سردی لگ کر چڑھتا ہے۔ طب یونانی میں اسکو غب دایرہ کہتے ہیں اور ڈاکٹری میں انٹرے ٹنٹ نام رکھتے ہیں۔

۲- میرے نزدیک دیمک کیلئے روغن تارپین عمدہ ہے اور حشرات الارض کے دور کرنے کیلئے کافور کا جلانا مفید ہے۔ چوہے تو بغیر سم الفار یا بلی یا پنجرہ موش گیر کے دور کرنے کی مجرب ترکیب یاد نہیں۔

۳- آپ اپنے بھائی کو نسخہ ذیل بنا کر کھلائیں اور پھر اطلاع دیں۔ گل سرخ۔ عاقرقرحا۔ سعد کوفی۔ قرنفل سنبل۔ مصطگی۔ زرنباد۔ زعفران۔ جوز بوا۔ قاقلیتی

ہر ایک ۲ تولہ قند سفید ۲۰ تولہ۔ شہد خالص پہلے قند کو عرق گلاب میں حل کرکے شہد میں بعد تمام ادویہ سائیدہ کرکے قوام میں ملالیں ایک تولہ صبح وشام۔

۴- روغن پنبہ دانہ بغیر آگ کے نکل سکتا پنبہ دانہ نکالکر اگر زیادہ وزن ہو تو کوہلو مشین میں نکال لیں چار پانچ روپیہ سیر سکتی ہے۔ روغن بادام روغن کدو۔ روغن وغیرہ اسمیں نکال لیا جاتا ہے۔ باقی دو بغیر آگ کے نکالنے کی ترکیب یاد نہیں

بجواب سوال خریدار ۱۳۱۶ مسٹر ایے لیموہ کی بیماری اور پتھری کے براہ قے خارج ہونیکی بابت ارسال فرمایا ہے اسکی ماہیت یہ ہے کہ جو کچھ وہ نکلا ہے اور وہی درد کا باعث تھی یا یوں سمجھ لیں کہ درد وجود ہے۔ لیکن اسکے خارج ہو جانے سے یہ لازم اب ہمیشہ کیلئے بیماری رفع ہو گئی ہے اور پھر درد کا دورہ نہ ہوگا۔ بلکہ جبتک اس پتھری بندہ ہو تبتک بیماری نہیں جا سکتی۔ اس بیمار علاج کے اندراج کا یہ کالم متحمل نہیں ہو سکتا الامراض کے کالم میں اسکو مفصل ذکر کیا جائیگا اسقدر کافی ہو جو ذیل میں لکھا جاتا ہے اس بیمار انگریزی میں گال اسٹون۔ عربی میں حصاۃ الکبد۔ سنگ مرارہ۔ ہندی میں پت اشمری ہے اسکی جگہ خصوصًا مرارہ یعنے پتہ ہے۔ جیسا کہ گردہ وغیرہ میں پتھری پیدا ہوتی ہے ویسی یہاں بھی اور یہ براستہ پیشاب اور پاخانہ اور قے کے خارج اور اسکی درد کی وجہ یہ ہے کہ جبتک پتھری پتہ میں درد نہیں ہوتا۔ لیکن جب صفرا کی نالیوں

حقیقت قرآن مجید
عارف اور اسکی صداقت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دست کے زبردست دلائل
مخالفین اسلام کو اعتراض
شافی جواب دیکھنا چاہیں

ریویو آف
ریلیجنز
قادیان
ضلع گورداسپور

انگریزی
اردو میں ماہوار شائع
ہے اور صدہا کا بیان
امریکا اور جاپان
اشاعت اسلام کی
مفت بھیجی جاتی ہیں

سالانہ
اردو دو روپیہ (۲)
انگریزی چار روپیہ
نمونہ کا پرچہ اردو
انگریزی نہر

...قسم کا زین ساز
...شوز وغیرہ
مشہور ہے ضرورت
...ذیل پتہ سے
...یا فہرست طلب فرماکر
المشتہر
جان علی سوداگر
کانپور

تپ دِق

استادوں اور طلباء کے لئے ہدایات۔ جو گورنمنٹ پنجاب کی منظوری سے جاری کی گئیں۔

تپ دِق ایک ایسی بیماری ہے۔ جس سے بہت سے لوگ مرجاتے ہیں۔ اس لئے اس کو روکنے کے واسطے تم سے جو کچھ ہو کرنا چاہئے۔ یہ ایسی بیماری ہے۔ کہ ایک شخص سے دوسرے شخص کو ہو جاتی ہے۔ ایسی بہت تدبیریں ہیں۔ جن سے تم اس بیماری سے بچ سکتے ہو۔ اور اگر تمہارے پر اس کا اثر ہو جائے۔ تو پھر اچھے ہو سکتے ہو۔

اوّل تم یہ جاننے کی کوشش کروگے۔ کہ اگر تم کو یا تمہارے کسی ساتھی کو یہ بیماری ہو جائے۔ تو تم کس طرح پہچان سکتے ہو۔ جس شخص کو تپ دق ہو جائے۔ اس کو کھانسی ہوتی ہے۔ اور زرد بلغم تھوک نکلتی ہے۔ جس میں کبھی کبھی خون ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس کو کسی قدر بخار بھی ہوتا ہے۔ اور اس کا جسم پتلا ہو جاتا ہے۔

یہ بیماری کیسے پھیلتی ہے؟ جس شخص کو یہ بیماری ہوتی ہے۔ اس کو کھانسی ہوتی ہے۔ اور اس کی تھوک کے چھوٹے چھوٹے ریزے جن میں اس بیماری کے تخم ہوتے ہیں۔ کھانسی کے ذریعہ ہوا میں مل جاتے ہیں۔ اور پھر کسی ایسے شخص کے اندر سانس کے ساتھ جا سکتے ہیں۔ جو دو یا تین فٹ کے فاصلہ پر ہو۔ یا ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کسی قدر تھوک فرش یا دیوار یا کپڑوں پر گرائی جاتی ہے۔ اور وہاں خشک ہو کر اس کے چھوٹے چھوٹے ریزے ہو جاتے ہیں۔ جو ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور پھر سانس کے ساتھ دوسرے شخص کے پھیپھڑوں میں چلے جاتے ہیں۔

اب تم یہ پوچھوگے۔ کہ اس کا کیا باعث ہے۔ کہ ہر شخص کو یہ بیماری نہیں ہو جاتی۔ یہ خوش قسمتی کی بات ہے۔ کہ جب انسان کا جسم تندرست ہو۔ اور بہت سی تازہ ہوا سانس کے ذریعہ اندر جائے۔ تو پھر یہ بیماری پھیپھڑوں میں مشکل سے جڑ پکڑ سکتی ہے۔

اس بیماری کا جسم کے دوسرے حصّوں پر بھی اثر ہوتا ہے۔ لیکن وہاں سے وہ باہر نہیں نکل سکتی۔ اس لئے دوسرے اشخاص پر اس کا اثر ہونا اغلب نہیں ہے۔ اور اس لئے اس کے زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہم یہ بتا چکے ہیں۔ کہ یہ بیماری کس طرح ہوتی ہے۔ اور کس طرح سے پھیلتی ہے۔ اور اب بتاتے ہیں۔ کہ یہ کس طریق پر رُک سکتی ہے ×

ہم ابھی دیکھ چکے ہیں۔ کہ کھانسی اور تھوک کے ذریعہ اس قسم کی بیماری پھیلتی ہے اس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ ہم دوائی سے کھانسی کم کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن کھانسی کے ہی جسم اس بیماری کے تخم کو باہر نکالنے کی کوشش کرتا ہے پس ہم کو چاہیئے کہ اس بیماری کا علاج کرنے کی کوشش کریں۔ سب سے اچھا طریق اس کے لئے یہ ہے کہ عمدہ غذا خصوصاً گھی اور دودھ کثرت سے دیا جائے ×

ساتھ ہی بہت سی تازہ ہوا بھی سانس کے ذریعہ اندر پہنچانی چاہیئے گھر سے تازہ ہوا باہر بکثرت ملتی ہے اس لئے بیمار شخص کو کھلی ہوا میں نہ صرف دن کے وقت بلکہ رات کو بھی رہنا چاہیئے۔ اگر بارش ہوتی ہو یا سرد ہوا چلتی ہو۔ تو بارش سے بچنے کے لئے چھت کے نیچے جسم کو رکھنا چاہیئے۔ اور سرد ہوا سے بچنے کے لئے کسی دیوار یا دیگر ایسی چیز کی آڑ لینی چاہیئے۔ اور موٹے اونی کپڑے پہننے چاہئیں ×

جب کسی ایسے شخص کو جو تپ دق میں مبتلا ہو کسی کمرہ میں رہنا ہو۔ تو وہاں بڑی بڑی کھڑکیاں ہونی چاہئیں۔ تاکہ بہت سی تازہ ہوا اندر آسکے۔ اگر کمرہ کی طرف سے بارش یا ٹھنڈی ہوا آتی ہو۔ تو صرف اُس طرف کی کھڑکی کو بند کر دینا چاہیئے ×

اب تم جان گئے کہ بیمار شخص کو امداد دینے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ اور ابھی تمہیں یہ جاننا باقی ہے۔ کہ کیا تدبیر کرنی چاہیئے۔ کہ بیمار شخص دوسرے میں بیماری نہ پھیلائے ×

چونکہ اس بیماری کا بیج کھانسی میں ہے۔ اس لئے کھانسی کے وقت منہ کے آگے ہاتھ یا رومال رکھ لینا چاہیئے ×

اس بیماری کا تخم تھوک میں بھی ہوتا ہے۔ اسلئے فرش یا دیواروں پر نہیں تھوکنا چاہیئے بلکہ ایک چھوٹے سے پیالہ میں یا ایک کپڑے کے ٹکڑے میں تھوک ڈالنی چاہیئے۔ اور دن کو اُبلتے ہوئے گرم پانی سے صاف کرنا چاہیئے۔ پیالہ میں جس قدر تھوک ہو۔ یا تو اُس کو جلانا چاہیئے۔ یا زمین میں دفن کر دینا چاہیئے۔ اس طرح بیماری کا بیج دوسرے اشخاص کے جسموں میں اثر نہیں کرتا ×

آخرکار تین باتیں ایسی ہیں۔ جو تم کو نہیں بھولنی چاہئیں ×

(۱) دن رات تازہ ہوا میں سانس لو ×

(۲) کھانسی کے وقت مُنہ کو ڈھانپ لو ×

(۳) فرش یا دیواروں پر نہ تھوکو ×